



Pakistanipoint

**Waqar
Azeem**

جلد حقوق بحق ادارہ محفوظ ہے

تمام کردار۔ واقعات
مقامات فرضی ہیں۔ مطابقت محض
اتفاقہ ہوگی جس کا مصنف، پبلشر
یا پرنٹر ذمہ دار نہ ہوگا

مصنف و پبلشر ————— قدوس خاں فریدی

مشیر خاص ————— ایچ آر شفیع الہ آبادی

سرکوشن مینجر ————— عبدالرؤف خان

پیشکار ————— اقبال آزاد

سرورق ————— شمس

پرنٹر ————— دیبازی پریس لاہور

پتی بات

قارئین کرام ————— آداب

عمران کی تلاش بیشب خدمت ہے جیسا کہ نام سے ظاہر ہے مجرموں نے
سب سے پہلے اپنا حدف عمران کو بنایا تاکہ عمران کو ختم کر نیکی بعد کھلم کھلا
جرمانہ کاروائیاں کر سکیں لہذا انہوں نے عمران کو بھاری قیدوں کے میں پہلے اپنے
ساتھ ملا نا چاہا لیکن جب وہ اس کام کیلئے رضامند نہ ہوا تو گریڈ بموں کے
ذریعہ اس کے ٹیسٹروسمیک پر چھے اڑا دیئے۔

پھر جب سرحدی محاذ پر عمران کی تلاش ہسپتال پنجابی نو مجرموں نے
انتہائی درد کی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہسپتال کی عمارت کو بھی ٹائم بموں کے ذریعے
اڑا دیا جس کے بلے میں سینکڑوں زیر علاج مریض اور معالجہ دے کر دئے اور
شہر کے تقریباً ہر گھر میں صف ماتم بچھ گئی اور نرے کی بات یہ ہے کہ اتنے
مظالم کے باوجود مجرموں کے کسی غمہ افسران بلا کے ساتھ وہ گرفتار شدہ عمارت
کی تعمیر اور نرے والوں کے لواحقین کی مراد کیلئے ایک مخیر اور شریف شہری
کی صورت میں کوڑوں پرے کی شکل میں عطیات دیتا رہا۔
کیا مجرم کا شریف اور مخیر شہری والا جہر و پختہ کر کے قانون کے ماتھے
اس تک پہنچ سکے یا وہ ہمیشہ قانون کو دھوکا دیتا رہا۔

یہ سب کچھ معلوم کرنے کیلئے نادل ہذا کا مطالعہ فرمانے کے بعد اپنی قیمتی
آراء سے ضرور نوائے۔ آپ کے تہق مشوروں کا منتظر۔

خانہ آفیدی

علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

عمرِ حیات کی آئینہ پیش کش

جولہ کی دہائی

نہان آفریدی

قیمت — آٹھ روپے

آفریدی پبلی کیشنز بمبائے اقبال آباد لاہور

Pakistanipoint

شہری منگاموں سے دور ساحل سمندر کے قریب ایک پر فضا سے مقام پر واقع کیفے رین لوکا ماحول عمران کو کچھ اس قدر پسند آیا تھا کہ وہ اس کیفے میں گزشتہ تین روز سے بلاناغہ مقررہ وقت پر پہنچ رہا تھا۔ جبکہ عمران جیسے چھلی طبیعت کے مالک انسان کے لئے ایک گھنٹہ بھی کسی بات پر قائم رہنا مشکل تھا۔

آج تیسرے روز بھی جب وہ کیفے میں داخل ہوا تو اس نے حسبِ عادت پہلے تو کاؤنٹر گراں کی طرف دیکھ کر بندر کی طرح دانتوں کی نمائش کی اور پھر رکوع کے سے انداز میں جھکتے ہوئے تین مرتبہ ہاتھ ہلا کر فرشی سلام جھار دیا اور پھر ہال پر طائرانہ نظر ڈالی تو وہ ریڈبلٹ خاتون حسبِ سابق اپنی مخصوص میز کے قریب بیٹھی نظر آئی اور عمران کا چہرہ یوں کھل اٹھا جیسے اسے قارون کا خزانہ مل گیا ہو اس نے ایک لمحہ کے لئے سوچا اور پھر اپنی مخصوص میز کی

جانب جلنے کی بجائے اس خاتون کی میز قریب جا کر نہایت مہذب انداز میں بولا -

مس - اگر اجازت ہو تو

ابھی اس کا جملہ پورا بھی نہ ہوا تھا کہ خاتون نے کچھ ایسی نظروں سے اس کی طرف دیکھا جن میں کم از کم بیزاری تو ہرگز نہ تھی اور پھر چند لمحے مسلسل گھورنے کے بعد سریلی سی آواز میں بولی -
تشریف رکھئے -

اس کے بولنے سے عمران کو ایسا محسوس ہوا جیسے اس کے کانوں میں شہد ڈال دیا گیا ہو اور اس نے گرنے کے سے انداز میں کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا -

اگر آپ بڑا محسوس نہ کریں تو میں یہ کہوں گا کہ آپ کی آواز آپ کی شکل سے بھی زیادہ خوبصورت ہے -

یہ بات تو عمران بھی جانتا تھا کہ اپنی تعریف کو کوئی بھی انسان برا محسوس نہیں کرتا اور پھر خواتین کی تو بات ہی کچھ اور ہے جو خود کو کم عمر اور خوبصورت کہلوانے کے چکر میں جو کچھ بھی کر گزریں کم ہے اس لئے اس نے یہ الفاظ محض تکلفاً ہی استعمال کئے تھے جن کے جواب میں اس خاتون کے چہرے کی سرخی مزید گہری ہو گئی اور اس نے پُرسرت لہجہ میں کہا عورتوں کو بیوقوف بنانا تم مردوں کے بایں ماتھ کا کھیل ہے -
تو یہ کریں محترمہ بھلا میں خدا کس طرح ہو سکتا ہوں بنانے والا تو خدا ہے

ہے انسان تو صرف اس کی صناعی کی تعریف کر سکتا ہے۔

عمران کے اس جواب پر خاتون بری طرح جھنیپ گئی اور اس نے جھنیپ مٹانے کے لئے ادھر ادھر دیکھا لیکن عمران کی تیز نظر میں اس بات کو بھانیپ گئیں۔ کہ جھنیپ والا معاملہ تو محض ایکٹنگ تھی دراصل اس نے اپنے ساتھیوں کو کوئی مخصوص اشارہ کیا تھا۔ جنہیں عمران دیکھ تو نہ سکا تھا۔ البتہ خاتون کی ایکٹنگ کی قلعی کھل گئی تھی۔

عمران صاحب کیا آپ اس کیفے میں مستقل طور پر آتے ہیں۔

آ..... آپ..... کو..... مم..... میرا..... نام مجھے تو یہ بھی معلوم ہے کہ آپ کام کیا کرتے ہیں اور میں صرف آپ کی ہی وجہ سے اس کیفے میں آ رہی ہوں۔

ارے یہ تو میری خوش قسمتی ہے کہ کوئی خوبصورت خاتون میری مفلسی سے واقف ہونے کے باوجود.....

چھوڑیے عمران صاحب یہ مفلسی کوئی مستقل چیز نہیں اگر آپ چاہیں تو چند ہی روز میں کوٹھیوں اور کاروں کے مالک بن سکتے ہیں خاتون نے فطیح کلامی کرنے ہوئے کہا تو عمران نے حیرت زدہ نظروں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔
بھلا وہ کس طرح۔

مجھے معلوم ہے کہ آپ بہترین قسم کے سراغرساں ہیں۔
ارے نہیں مس..... مس..... مس۔

عمران نے یوں مس مس کی گردان شروع کر دی جیسے کسی گھسے پٹے ریکارڈ کی جھری میں سوئی پھنس گئی ہو تو خاتون نے مسکرا کر کہا۔
مس ناز۔

بہت خوبصورت نام ہے آپ کی شکل سے بھی زیادہ خوبصورت۔
ہاں تو میں کہہ رہا تھا کہ میں اتنا اچھا سراغزساں تو نہیں البتہ پیٹ بھرنے کی خاطر گزارہ کر لیتا ہوں لیکن آپ یہ بتائیں کہ میں مالدار کس طرح بن سکتا ہوں۔

یہ نسخہ میں آپ کو کل بتاؤں گی۔ اور اگر آپ رضا مند ہوئے تو ایڈوائس کے طور پر کچھ رقم بھی آپ کو کل ہی مل جائے گی۔ . . .
اور پھر ویٹر کو کافی کا سامان لئے اپنی میز کی طرف آتے دیکھ کر ناز ایک دم خاموش ہو گئی جب ویٹر سامان رکھ کر چلا گیا تو اس نے اپنا پیٹ دباتے ہوئے کہا۔

عمران صاحب آپ کو فی بنا میں ذرا ٹوسلیٹ تک جانا چاہتی ہو اور پھر عمران کا کوئی جواب سنے بغیر ہی وہ اپنی کرسی سے اٹھ کر تیزی سے ادھر بڑھ گئی جہر باتھ روم وغیرہ بنے ہوئے تھے عمران اس اچانک ضرورت پر چونکا تو ضرور تھا لیکن بغاہر کوئی خاص نوٹس لئے بغیر کوئی تیار کرنے میں مصروف ہو گیا۔

خاتون لیٹرین سے جلد ہی نکلنے کے بعد اس ٹیلیفون کی جانب بڑھ

گئی جو پبلک کے استعمال کے لئے تھا۔ اور پھر نمبر ڈائل کرنے کے چند ہی لمحے بعد دوسری جانب سے ایک خوفناک سی آواز سنائی دی۔
ٹائیگر سپیکنگ۔

ٹائیگر شاید خصوصی نشان تھا اس لئے خاتون نے نہایت مؤدبانہ انداز میں کہا۔

باس میں ناز بول رہی ہوں — واقعی وہ شخص عمران ہی ہے۔
ٹھیک ہے جس طرح بھی ممکن ہو اس کا کام تمام کر دو۔
باس میرا خیال ہے کہ اگر وہ ہماری پارٹی میں شامل ہو جائے تو بہت کام کا آدمی ثابت ہو سکتا ہے اور میں اسے رضا مند کرنے میں کسی حد تک کامیاب بھی ہو چکی ہوں۔

ناز بیوقوف مت بنو میں عمران کو خوب اچھی طرح جانتا ہوں وہ کبھی بھی رضا مند نہیں ہو گا اور اس کی زندگی ہمارے لئے بے حد نقصان دہ ثابت ہو گی۔ اس ملک میں ناکام ہونے والی تمام سازشوں کا ذمہ دار عمران ہی ہوتا ہے۔ چونکہ ہر پارٹی اسے ساتھ ملانے کے چکر میں رہتی ہے۔ اور یہ شاطر انسان عین وقت پر ان لوگوں کو ناکامی سے دوچار کر دیتا ہے اس لئے میں اسے زندہ رکھنے والا رسک ہرگز نہیں لے سکتا جب تک یہ زندہ رہے گا ہمارے سر پر خطرے کی تلوار لٹکتی رہے گی۔

اب چونکہ تم نے اس سے کل کا وعدہ کیا ہے اگر وہ تمہارے اس وعدے سے مطمئن ہو کر چلا جاتا ہے تو اس معاملہ پر نظر ثانی کر لے

کی ہمارے لئے کچھ کنجائش ہے اور اگر تمہارا بیچا کرتا ہے تو بغیر کچھ سوچے سمجھے اسے ختم کر دو اب سے تقریباً ایک گھنٹہ بعد تم مالے کر بارڈر کی طرف روانہ ہو گے اگر یہ تمہارا بیچا کرتا ہو بارڈر کے قریب پہنچ جاتا ہے۔ تو یہ تمہارے لئے بہترین موقع ہو گا کل کے اخبار اس کے متعلق یہی لکھیں گے کہ کوئی معلوم شخص تا جائزہ طور پر بارڈر کو اس کرتا ہو بارڈر پولیس کے ہاتھوں مارا گیا یوں بھی یہ پراسیوٹک جاسوس قسم کے لوگ کچھ نیک شہرت کے مالک نہیں ہوتے اس لئے اس کی لاش کو کسی نے پہچان بھی لیا تو ہمارے لئے اور بھی زیادہ بہتر ہو گا کیونکہ پولیس اس کے دیگر ساتھیوں کے پیچھے لگ جائے گی اس طرح جو کام ہم نے کرنا ہے یہاں کی پولیس انجام دے گی بس تم نے کسی باڈر جو کسی کے قریب اس طریقہ پر ہنگامہ کرتا ہے کہ جو کسی اگر مکمل طور پر تباہ نہ بھی ہو تو کچھ آدمی ضرور مریں تاکہ پولیس عمران وغیرہ کو امکانگ کا خطرناک گروہ قرار دیتی ہوئی اس کے ساتھیوں کا نا طبقہ بند کرنے اس طرح ہمیں یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ اس شاعر انسان کے مانند کہاں تک ہیں تاکہ جو لوگ پولیس سے بچ جائیں انہیں ہم ٹھکانے لگا کر پوری طرح مطمئن ہو جائیں۔

گو کہ ناز کا دل تو نہ چاہ رہا تھا۔ کہ اتنے اچھے انسان کو ختم کیا جائے لیکن باس کی حکم عدولی کی شکل میں اسے اپنی نہایت ہی بھیاں تک قسم کی موز نظر آرہی تھی اس لئے اس نے مردہ سے لہجہ میں کہا۔
اوکے باس ایسا ہی ہو گا۔

اور پھر ریسور کر ٹیل پر رکھ کر اپنی میز کی جانب چل دی ایک میز کے قریب سے گزرتے ہوئے جس کے گرد دو کرسی جسم کے شخص بیٹھے ہوئے تھے۔ اپنے ہاتھ میں دبا کاغذ کا ایک پڑھ کر ادا اور جب وہ ان سے ذرا آگے لڑکھائی تو ان میں سے ایک شخص نے چہرہ صاف کرتے ہوئے اپنا رومال اس طریقہ سے نیچے گرا دیا جسے شخص اتفاق میں کہا جاسکتا تھا اور پھر جھک کر رومال کے ساتھ ہی وہ کاغذ کا پڑھ بھی اٹھایا جس پر ناز نے چند نقلوں میں باس کا پیغام لکھا تھا۔

چونکہ ٹیلیفون بوتھ کچھ ایسے زاویے پر تھا کہ عمران اپنی میز سے نہ دیکھ سکتا تھا اس لئے ناز کے جانے کے بعد ہی وہ اپنی سیٹ سے اٹھ کر سلسلے والی میز کے قریب گیا اور وہاں سے اخبار اٹھا کر اپنی سیٹ پر واپس گیا گو کہ اس کام میں چند لمحے ہی لگے تھے لیکن ان لمحات میں اس نے ناز و فون پر کسی سے بات کرتے دیکھ لیا تھا اور پھر اس کی تیر نظروں نے وہ کاغذ بھی دیکھ لیا جسے رومال کے ذریعہ اٹھا یا گیا تھا۔

عمران صاحب مجھے زیادہ دیر تو نہیں ہوئی۔

ناز نے کسی پر بیٹھے ہوئے مسکرا کر پوچھا۔

محترمہ میں جانتا ہوں کہ لیٹرین میں جانے کے بعد دیر سویر ہو ہی جاتی ہے۔

عمران کے اس جواب پر ناز نے گہری نظروں سے اس کے چہرے

طرف دیکھا جو اس وقت اسے بہت ہی پیارا لگ رہا تھا اور پھر اس کے ایک باریک ہونٹوں سے ایک سرد سی آہ نکل گئی جسے اس نے فوراً کوئی

کے کپ میں چھپایا البتہ وہ دل ہی دل میں دعا مانگ رہی تھی کہ وہ کم از کم آزاد
ان کا تعاقب نہ کرے۔

اچھا ناز صاحبہ ٹانگ کافی ہو چکا ہے اس لئے اب مجھے اجازت دے
اگر زندگی رہی تو کل اسی جگہ مفصل بات چیت ہوگی عمران کے ان جملوں پر
ناز نے دل ہی دل میں سوچا کاش ایسا ہی ہو اور وہ کل تمہاری زندگی میں ضرور
آئے ویسے اسے اس بات پر خوشی محسوس ہو رہی تھی کہ عمران ان سے پہلے
جار رہے اس طرح ان کے تعاقب والا خطرہ تو ختم ہو رہا تھا۔



تقریباً ایک گھنٹہ بعد ناز کیفے سے نکلی اب وہ تنہا نہیں تھی بلکہ
 کے ساتھ دو مرد بھی تھے ناز نے ایک جیب کا اسیرنگ سنبھالا اور
 اس میں سے ایک ناز کی برابر اور دوسرا کچھلی سیٹ پر بیٹھ گیا ابھی جیب
 کی گئی تھی کہ عمران اپنی ٹو سیٹر کھتیاں روشن کئے بغیر جیب کے پیچھے
 گیا اور دونوں گاڑیاں مناسب فاصلہ سے مین روڈ پر دوڑنے لگیں ابھی انہوں
 گاڑی ہی فاصلہ طے کیا تھا کہ --- عمران کو ایک ٹرک نظر آیا جس کا
 یوں اٹھا ہوا تھا جیسے کوئی ٹیکنیکل خرابی پیدا ہو گئی ہو اور پھر یکدم
 کی رفتار کم ہونے لگی اور جب وہ ٹرک کے قریب پہنچ کر رک
 پلی سیٹ پر بیٹھا مرد جیب سے اترا اور ٹرک کا بونٹ بند کر کے اس
 رنگ سنبھال لیا ۔

عمران ان کے درمیان ہونے والی گفتگو تو نہ سن سکتا تھا البتہ

جیپ کی لائٹ اون ہونے کی وجہ سے ان کی تمام حرکات دیکھ رہا تھا مرد نے ٹرک کا اسپیئرنگ سنبھالنے کے بعد چند لمحے مختلف سمتوں کو چیک کیا اور پھر سلف و باکراجن اسٹارٹ کرنے کے بعد ٹرک کو آگے کی طرف چلا دیا اب اس کا رخ بارڈر کی طرف تھا اور جیپ اس کے پیچھے اس کی نگرانی کر رہی تھی۔

چونکہ مین روڈ سے اترنے کے بعد نہایت ہی ناگوار سی کچی سڑک شروع ہو گئی تھی اور عمران جیپ کی بیک لائٹ کے سہارے ٹو سپیئر کو آگے بڑھا رہا تھا۔ کسی بھی حادثہ کے خطرے کے پیش نظر وہ ٹو سپیئر کو جیپ کے بہت زیادہ قریب لے آیا کیونکہ اسے یہ تسلی تھی کہ تاریکی کی وجہ سے جیپ والے اسے چند قدم کے فاصلے سے بھی نہیں دیکھ سکتے اب اسے یہ تو علم نہ تھا کہ جیپ میں اور بہت سی خوبیوں کے علاوہ ایک ایسا راز دارنا شیشہ سا لگا ہوا ہے جو بہت دود کی چیز کو اندھیرے میں بھی قریب کر کے دکھائی دیتا ہے۔

چونکہ تعاقب عمران کر رہا تھا جو سر اغر سانی میں اپنا ثانی نہ رکھتا تھا لہذا وہ ایسے زاویے سے جیپ اور ٹرک کے پیچھے جا رہا تھا کہ جیپ میں نصب اعلیٰ سامان جاسوسی کے باوجود جیپ والوں کو اس کو خبر نہ ہو سکی تھی پھر ایک موٹر مڑتے ہوئے جو ہنی نازکے برابر بیٹھے مرد نظر اپنے سامنے لگے راڈر نما آلہ پر پڑی اس نے چونکے ہوئے ناز سے معلوم ہوتا ہے ہمارا تعاقب کیا جا رہا ہے۔

اپنے ساتھی کے یہ الفاظ سن کر ناز چہرہ ایک دم مرجھا سا گیا اور اس کے لبوں سے ایک ہلکی سی آہ خارج ہو گئی کیونکہ وہ سمجھ چکی تھی کہ ان کا تعاقب کرنے والا یقیناً عمران ہو گا اور وہ اپنے ساتھی کو کوئی جواب دینے کی بجائے اس کے بچاؤ کے طریقہ پر غور کرنے لگی۔

چونکہ اس کی معمولی سی لغزش اسے اپنے گینگ کی نظروں میں مشکوک کر سکتی تھی اور غداری کی سزا کے خیال ہی سے اس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے اور اس نے بڑبڑانے کے سے انداز میں کہا۔

نہیں نہیں میں اپنی گینگ سے غداری نہیں کر سکتی اور اتنی بڑی دنیا میں جہاں کی دنیا کے علاوہ میرے لئے کہیں جگہ بھی تو نہیں ہے میں اس دنیا سے علیحدہ ہو کر کتنے دن زندہ رہ سکتی ہوں جبکہ میرے فرائض مجھے زندہ رہنے پر مجبور کر رہے ہیں۔ اگر عمران نے اپنے لئے موت کی راہیں منتخب کر لی ہیں تو میں کیا کر سکتی ہوں۔
نامہ یہ کیا کہہ رہی ہو۔

اس آواز پر ناز نے اپنے حواس درست کرتے ہوئے اپنے ساتھی کی طرف دیکھا تو اسے اپنی طرف حیرت سے دیکھنے پا کر ایک دم سنبھلتے ہوئے کہا۔

سہیل میرا خیال ہے کہ یہ وہی شخص عمران ہے جس سے کیفے میں ملاقات ہوئی تھی اور اس کے متعلق باس کچھ ہدایت تھی کہ اسے اپنے ساتھ ملائے کی کوشش کی جائے لیکن اس سرانغ ساں نے جو کام کیلئے

اس کے پیش نظر اسے ختم کرنا ضروری ہو گیا ہے۔ لیکن باس کی ہدایت کے مطابق ہمیں یہ ہنگامہ شمالی چوکی کے قریب کرنا ہوگا۔ کیونکہ شمالی چوکی والے بھی کسی قیمت پر ہمارے ساتھ ایگری ہونے کو تیار نہ ہو رہے ہیں اس طرح جتنے بھی آدمی ختم ہو جائیں ہمارے لئے بہتر اور ظاہر ہے کہ یہاں کی پولیس سراغ رساں عمران کی لاش کو دیکھ کر یہی سمجھے گی چوکی والوں کے ساتھ ان ہی لوگوں کی جھڑپ ہوئی ہے لہذا یہاں کی پولیس عمران کی لاش کی شناخت کے بعد اس کے ساتھیوں کے پیچھے لگ جائے گی اور اس طرح ہمیں اپنی من مانی کرنے کا وقت مل جائے گا۔

نازکے ساتھی نے جسے ناز نے سہیل کے نام سے مخاطب کیا تھا سنا اس کا مطلب یہ ہوا کہ ٹرک کو شمالی چوکی کی جانب موڑنا چاہیے۔
ہاں سہیل باس کا کچھ ایسا ہی آرڈر ہے۔
اوکے۔

سہیل نے یہ کہتے ہوئے جیپ کے ڈش بورڈ میں بنے۔ خاتون میں سے ایک مارتج اٹھائی اور اس پر لگا چھوٹا ساٹن سبز نشان کے سامنے گرے تین مرتبہ سبز لائیٹ مخصوص انداز میں ٹرک پر ڈالی تو ٹرک کی سپیڈ کم ہونی شروع ہو گئی اور پھر تھوڑا آگے جانے کے بعد جب ٹرک رک گیا تو ناز نے بھی جیپ روکی اور سہیل جیپ سے اتر کر ٹرک ڈرائیور کے پاس گیا اور اسے نئی ہدایات دے کر جب واپس جیپ میں آگیا فہم دونوں گاڑیاں

اگے چھپ چلنے لگیں تھوڑا فاصلہ طے کرنے کے بعد ہی ان کا سرخ تبدیل ہو گیا۔
 عمران اس بات پر حیران تو ضرور تھا لیکن معاملہ اس کی سمجھ میں نہ آ سکا تھا۔
 کچھ ہی دیر بعد ایک زبردست قسم کا دھماکہ ہوا عمران اس دھماکے کے
 متعلق سوچ ہی رہا تھا کہ ایک دھماکہ اور ہوا اور اسے ٹرک سے چند گز کے
 ایک سرحدی چوکی شعلوں کی لپیٹ میں نظر آئی کیونکہ ٹرک سے پھینکا جانے
 والا گرنیڈ عین چوکی پر گرا تھا۔ اور دوسرا چوکی سے ذرا ہٹ کر سوکھی کھاس
 پھونس اور سرکنڈوں میں گرا تھا اور دونوں طرف بلند ہوتے شعلے میں
 دیر کی چیز صاف نظر آرہی تھی چوکی کی جانب سے کوئی جوابی کارروائی نہ ہونے
 کی وجہ سے عمران سمجھ گیا تھا چوکی میں موجود سب ہی لوگ ختم ہو چکے ہیں۔
 زبردست روشنی کے پیش نظر اسے اپنے بھی دیکھے جانے کا خطرہ پیدا
 ہو گیا تھا کیونکہ وہ اس بات سے بے خبر تھا کہ وہ بہت پہلے چیک ہو
 چکا ہے اور بلکہ یہ سب تباہی اسی کی وجہ سے ہوئی ہے۔

ابھی وہ اپنے بچاؤ کے متعلق سوچ ہی رہا تھا کہ جیب سے ایک
 گرنیڈ اس کی طرف اچھال دیا گیا جو کہ اس کے قریب ہی پھٹا تھا اور
 سہیل اور ناز نے دیکھا کہ عمران کی ٹوسیٹر کے پرچے اڑ گئے ٹوسیٹر کے
 تے ہوئے ٹکڑوں کو دیکھ کر ناز کو اپنا دل بیٹھتا ہوا محسوس ہوا لیکن
 بچے فرائض اور ذمہ داریوں کے خیال کے تحت اس نے فوراً ہی خود کو
 چال دیا۔

اب ٹرک اور جیب کا رخ ایک دوسری — مدی چوکی کی

تھا جہاں سے چوکی والوں کی ملی جھکت سے ٹرک کے خفیہ تہہ خالوں میں چھپی
کر دڑوں روپے کی مالیت کی منشیات سرحد پار دوسرے ملک میں پہنچانی تھیں۔

ضروری اعلان

ادارہ کو خان آفریدی کے تحریر کردہ مندرجہ ذیل
ناول درکار ہیں جن صاحبان کے پاس یہ ناول ہوں،
وہ برائے کرم ایک ایک کتاب دی پی آر سال منہ مار کر
مشکور فرمائیں کتابوں کا پورا معاوضہ ادا کرنے کے علاوہ
نیا ایڈیشن شائع ہونے پر ایک ایک کتاب اعزازی
ارسال کی جائے گی۔

I	۳۔ اندھا شکار	I	۱۔ پیاسی روح
II	۴۔ شکار کی تلاش	II	۲۔ پیاسی روح

آفریدی پبلیکیشنز
غنف بلاک
علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

چوکی سے اٹھنے والے شعلے اتنے بلند تھے اتنے بلند تھے کہ ان کی روشنی تقریباً دس میل دور دوسری چوکی تک پہنچ رہی تھی۔ اور دوسری سرحدی چوکی کا عملہ یہ نہ سمجھ سکا تھا کہ یہ آگ کہاں لگی ہوئی بس یہی محسوس ہوتا تھا کہ ان سے تھوڑی ہی دور ہے لہذا حالات معلوم کرنے کے لئے کچھ ملہ روانہ کیا گیا۔ اور وہ عملہ آگ کے شعلوں کی رسہری میں اس بد نصیب چوکی تک پہنچا تو صبح ہو چکی تھی۔ جبکہ آسمان سے باتیں کرتے شعلوں نے ت میں بھی دن کا سماں پیدا کر رکھا تھا۔

آگ کا حال اس قدر تیز تھی کہ کسی کو چوکی کے قریب جانے کی ہمت نہ ہو رہی تھی اور قریب جانا خود کو ہلاک کرنے کے سوا کچھ نہ تھا۔ کیونکہ آنے والے تو سمجھ ہی چکے تھے کہ چوکی میں موجود — کوئی چیز بھی سلامت نہ رہی ہوگی۔

بتہ وہ ادھر ادھر پھیل کر اس آگ کی وجہ معلوم کرنے کی کوشش کر رہے

تھے اور دیکھا جائے تو یہ بھی ان کی ہمت ہی تھی۔ درنہ ہر طرف پھیلی آگ کی
تپش میلوں دور تک پہنچ رہی تھی اور ان جہنی شعلوں سے گھبرا کر پرندے بھی
اپنے گھونسلے خالی کر کے ادھر ادھر اڑ گئے تھے۔

ناگہاں ایک سپاہی کی نظر عمران کی زخموں سے چور لاش پر پڑی جسے
بارود اور شعلوں نے جھلسا کر رکھ دیا تھا گو کہ ان شعلوں سے لاش کو نہ کانا
عام انسان کے نزدیک جبکہ اپنی جان کا بھی خطرہ ہو کوئی عقلمندی تو نہ تھی۔
تاہم سرحدی چوکی کے محافظ یہ تو سمجھتے تھے کہ یہ لاش یووقت تفتیش کافی
معاون ثابت ہوگی گو کہ عمران کی لاش کے چاروں طرف آگ ہی آگ پھیلی
ہوئی تھی لیکن وہ کھڑے ہونے کی وجہ سے جل کر اکھ بن جانے سے
بچی ہوئی تھی۔

ریجنر کے سپاہی نے ایک لمحے کے لئے لاش کے چاروں طرف پھیلے شعلوں
کو خوفناک نظروں سے دیکھا اور سانپ کی زبان کی طرح لپکتے شعلوں کے
سلنے اسکی ہمت جواب دے گئی۔ لیکن پھر اپنے فرائض کا احساس کر کے
اس نے آنکھیں بند کیں اور شعلوں میں چھلانگ لگا دی اب یہ اتفاق ہی
نہا کہ وہ لاش کے عین اوپر کھڑے ہو گیا۔

چونکہ یہاں تک پہنچنے کی نسبت واپس جانا زیادہ مشکل تھا اور وہ
بھی ایک لاش کو اٹھا کر اس خیال ہی سے سپاہی کا پتہ پانی ہونے لگا۔
لیکن اب اس کے سامنے دو ہی راستے تھے باہر نکلنے کی ہمت کرنا یا
پھر اس کھڑے ہی میں چل کر اکھ ہو جانا ایک لمحے کے لئے اس نے یہ بھی

سوچا کہ لاش کو شعلوں ہی میں چھوڑ کر اپنی جان بچانے کی کوشش کرے حالانکہ یہ بھی اُسان تو نہ تھا لیکن اس کی غیرت اور جواں مہمتی نے گوارا نہ کیا کہ ایک انسان کی لاش کو شعلوں کے رحم و کرم پر چھوڑ کر خود نکل جائے لہذا اس نے لاش مشکل اٹھا کر کاندھے پر ڈالی اور منہ اور سر پر موٹا کپڑا لپیٹ کر شعلوں میں داخل ہو گیا کیونکہ کندھے پر وزن ہونے کی وجہ سے اب وہ چھلانگ تو رگا نہیں سکتا تھا۔

شعلوں میں داخل ہونے کے بعد اسے ایسا معلوم ہوا جیسے اس کے جسم کو اٹھا کر جہنم کے آخری خانہ میں چنیک دیا گیا ہو۔ لیکن اس نے ہمت نہ ہاری شاید اس کے اندر احساس ذمہ داری پوری طرح بیدار ہو گیا تھا۔ تبھی تو وہ آگ کے خوفناک سمندر سے باہر نکلنے میں کامیاب ہو گیا لیکن باہر آتے ہی اس کی تمام تہمت جواب دی گئی اور وہ معہ عمران کی لاش کے زمین پر گر کر بے ہوش ہو گیا۔

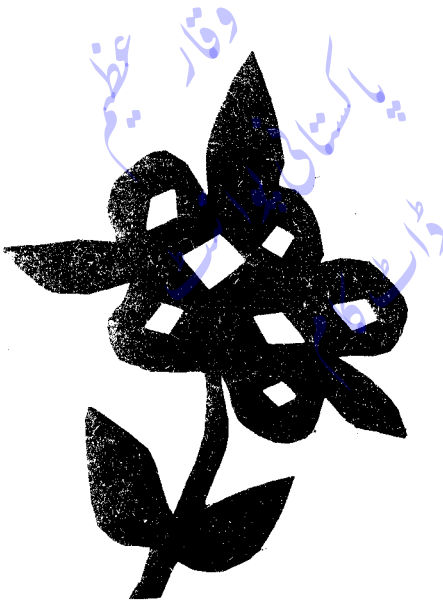
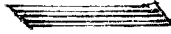
گو کہ جہاں وہ گرا تھا وہ جگہ خطرے کی حد سے باہر تو نہ تھی لیکن اس کے ساتھیوں نے اسے آگ سے باہر نکل کر گرتے دیکھ لیا تھا۔ اس لئے وہ دوڑتے ہوئے آگ سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ اس کے پاس پہنچے اور پھر ایک لمحہ ضائع کئے بغیر کچھ ان دونوں کو جیب میں ڈال کر طبی امداد کے لئے شہر کی طرف روانہ ہو گئے اور کچھ اطلاع دینے کے لئے اپنی چوکی کی جانب چونکہ ایک لاش کے سوا انہیں موقع سے اور کوئی چیز نہ مل سکی تھی بلکہ ہر نشان اور معہ عمارت کے چوکی کے پورے عملہ کو آگ نے جلا کر بھسم کر ڈالا تھا اس

لئے فیصلہ یہی کیا گیا کہ چوکی پر حملہ خطرناک قسم کے سمکڑوں نے کیا تھا اور وہ چوکی کے پورے محلے کو آگ کی نذر کرنے کے بعد اپنے ایک ساتھی کی لاش چھو کر فرار ہو گئے ہیں اس لئے اب ان کے لئے لاش نہایت ہی قیمتی چیز تھی لہذا لاش کا پوسٹ مارٹم کرنے کی بجائے اس کے زخموں کی ڈریننگ کر کے ہسپتال کے ایک بڑے سے ہال میں رکھ دی گئی تھی اور ریڈیو، ٹی وی کے ذریعہ اس بات کا اعلان بڑے زور شور سے شروع ہو گیا تھا کہ لوگ اس لاش کو پہچان کر اس کی نشاندہی کریں تاکہ یہ ورثہ کے حوالے کی جاسکے۔

لیکن اس اعلان میں سرحدی چوکی کا کوئی ذکر نہ تھا بلکہ چوکی کی تباہی کو تو مکمل طور پر ہیضہ دہانہ میں رکھا گیا تھا اعلان میں یہ الفاظ درج کئے جا رہے تھے کہ یہ لاش سڑک کے حادثہ کے نتیجے میں پولیس کو دستیاب ہوئی ہے کہ عمران کا جسم کئی جگہ سے جھلس گیا تھا لیکن چہرہ محفوظ تھا لہذا پورا جسم سفید چادر میں چھپا کر لوگوں کو صرف چہرہ ہی دکھایا جا رہا تھا اور سفید کپڑوں میں ملبوس پولیس والے لاش کی مکمل طور پر نگرانی کر رہے تھے۔

چونکہ یہ کیس تو بارڈر پولیس کا تھا لیکن حکام بالانے سول انتظامیہ کو منتقل کر دیا تھا اس لئے عمران کی لاش پولیس کی کسٹڈی میں تھی اور تمام دن اسے دیکھنے والوں کا اتنا تہ بندھا رہا تھا لیکن سفید کپڑوں میں منڈلانی پولیس اب تک کسی مشکوک چہرے کو ٹوٹ نہ کر سکی تھی اور جوں جوں وقت گزر رہا تھا پولیس والوں پر مایوسی چھاتی جا رہی تھی کیونکہ وہ زیادہ دیر لاش کو رکھ بھی نہ سکتے تھے۔ اور انہیں یہ بھی خوف تھا کہ لاش کو دفنانے کے

بعد پورا کیس ہی دفن ہو کر رہ جائے گا۔ جبکہ یہ کیس اتنا معمولی نہ تھا
کہ اسے نظر انداز یا فائلوں میں دفن کر دیا جاتا۔



نجانے کیوں ناز کو عمران سے ہمدردی سی ہو گئی تھی اس نے اپنے
 فرائض مجبور ہو کر اس ہمدردی کو دل کے کسی خانے میں دفن کر دیا تھا لیکن
 اپنے پیچھے پھینکے ہوئے گرنیڈوں کے نتیجہ میں ہولناک تباہی دیکھ کر اس
 کا دل لرز اٹھا تھا اور یہ لرزش سرحدی چوکی کی تباہی اور اس میں ختم ہونے
 والے سرحدی - - - - - میافظوں کے لئے نہیں
 تھی کیونکہ اس کا تعلق تو ایسے گروہ سے تھا جو معمولی معمولی غلطیوں پر اپنے ہی
 ساتھیوں کو نہایت ہی ہسیت ناک موت سے دوچار کر کے قہقہے لگایا کرتے
 تھے پھر دوسرے لوگوں کا تو ذکر ہی کیا یعنی موت و زندگی کا کھیل اس کے نزدیک
 ایک دلچسپ مشغلہ بن کر رہ گیا تھا۔

لیکن اس وقت اس کی تمام تر پریشانی عمران کے لئے تھی کیونکہ
 عمران کی ٹوسپیٹر کے ٹکڑے اڑتے ہوئے اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھے تھے۔
 اور اس ہولناک نظارہ پر اس کا دل بری طرح تڑپا تھا۔ چونکہ اس کے برابر والی
 سیٹ پر بیٹھا سہیل اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ اور پریشانی کو کافی دیر سے

سے نوٹ کر رہا تھا جب کافی فاصلہ طے کرنے کے بعد بھی ناز کی افسردگی میں فرق نہ آیا تو سہیل نے ٹھوس سے لہجہ میں کہا۔

نازیں دیکھ رہا ہوں کہ آج تم خلاف معمول افسردہ ہو حالانکہ انسانوں کی سہیل نے فخرہ مکمل کرنے کی بجائے اپنی نگاہیں ناز کے چہرے پر گاڑ دیں گویا بقایا لفظ اس نے زبان کی بجائے آنکھوں سے ادا کئے تو ناز قدرے چونک کر چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے تھکی تھکی سی آواز میں جواب دیا۔

سہیل میری خاموشی کا مطلب غلط نہ لو ہمیں اپنے اپنے کپڑے کے علاوہ کسی بھی چیز سے پیار یا دلچسپی نہیں ہاں تمہاری یہ بات درست ہے کہ انسانی زندگیوں سے کھیلنا ہمارا دلچسپ مشغلہ ہے لیکن تمہیں یہ بات تو تسلیم کرنی پڑے گی کہ کم از کم میں نے تو اتنا مہونا کھیل آج تک نہیں کھیلا اور تمہارا چہرہ بھی تیار رہا ہے کہ یہ حادثہ تمہاری زندگی میں بھی نیا ہی ہے۔

سہیل نے نازی ملزوم پہلو پر انگلی رکھ کر ناز کو چاہا تھا لیکن ناز بھی چالاکی اور ہوشیاری میں کچھ کم نہ تھی۔ اور پھر مجرموں کی صحبت میں بہت سے تجربے بھی حاصل کر چکی تھی اس لئے اس نے اپنی بوکھلاہٹ پر قابو پاتے ہوئے اٹھا سہیل پر ہی وار کر دیا اور چونکہ نفسیاتی وار تھا اس لئے واقعی سہیل کے چہرے پر پریشانی کے سلسلے لہرانے لگے اور وہ ان سالیوں کو چھپانے کے لئے ادھر ادھر دیکھنے لگا حالانکہ ناز کے کہنے سے پہلے سہیل کے چہرے پر پریشانی کا نشانہ بڑھ چکا تھا۔ اپنے اس نفسیاتی وار کو کامیاب پا کر ناز نے زبردستی مسکراتے ہوئے کہا

سہیل صاحب شرمندہ ہونے کی چنداں ضرورت نہیں کیونکہ ہم جبراً پیشہ ہونے کے ساتھ ساتھ انسان بھی تو ہیں بحرِ حال اب ہمیں اس حادثہ کو ذہن سے نکال کر اگلے اقدام کے متعلق سوچنا چاہی کیونکہ اپنی منزل قریب آگئی ہے۔

ناز کا اشارہ پا کر سہیل نے جیب کے باہر دیکھنا تو جانتی پہچانی راہیں انہیں خوش آمدید کہہ رہی تھیں پھر ٹرک میں سے تین مرتبہ سرخ لائٹ ٹھوڑی آگے واقع سرحدی چوکی پر ڈالی گئی تو جواب میں ادھر سے بھی تین مرتبہ سبز لائٹ ٹرک کی جانب پھینکی گئی جس کا مطلب تھا کہ معاملہ اڑکے ہے۔

لامٹوں کے ذریعے سگنلوں کے تبادلہ کے بعد ٹرک بائیں جانب گھوم گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد بارڈر لائن کے قریب کھڑے ایک ٹرک اور جیب کے پاس جا کر رک گیا ادھر سے بھی جیب اور ٹرک میں تین آدمی تھے لہذا دونوں سائیدوں کے پانچویں مردوں نے مل کر مالی ٹرک کے خفیہ تہ خانوں سے منتقل کرنا شروع کر دیا البتہ نازیباستور جیب کی اسٹینڈ سیٹ پر بیٹھی رہی یہ لوگ ادھر کا مال ادھر کرنے میں اس قدر ماہر تھے کہ پندرہ منٹ ہی میں اس کام سے فارغ ہو گئے تو ادھر کے ایک شخص نے جیب کے قریب آ کر تازہ ہی کے ملک کے کرنسی نوٹوں سے بھرا ہوا تھیلہ تازہ کے حوالے کرتے ہوئے کہا۔

میڈم اپنے مال کی فائینل رقم منبھال لیں۔

مسٹر ہمارا کاروبار ایسا ہے جو اعتبار پر چلتا ہے رقم یقیناً پوری ہوگی۔
اب آپ لوگ فوراً واپس روانہ ہو جائیں

ناز کا یہ جواب سن کر وہ شخص اپنی جیب کی جانب چل دیا اور پھر چند
لمحے بعد ہی وہ ٹرک اور جیب رات کی تاریکی میں گم ہو گئے تو جیپ تین
مرتبہ سبز لائٹ ڈالی گئی جواب میں ناز نے اپنے ہونٹوں پر کاروباری
سی مسٹراہٹ پھیلاتے ہوئے کہا -
یس - اپنا حصہ لے جائیں -

اور پھر حصہ کی شکل میں نوٹوں کی بہت سی گڈیاں لاسٹ ڈالنے والے
شخص کے ہاتھ میں پکڑے تھیلے میں منتقل ہو گئیں اور یہ یارڈر کا محاذ جس
پُر اسرار انداز میں آیا تھا - اپنی خدمت کا معاوضہ وصول کر کے اسی پر اسرار
انداز میں رات کی تاریکی میں مدغم ہو گیا - اس عرصہ میں ٹرک بھی واپس
مڑ کر رات کی تاریکی میں گم ہو چکا تھا - لہذا ناز نے بھی جیب واپس کی
اور راہوں کے نشیب و فراز سے گزرتی ہوئی اپنے سیٹ کو آرڈر بیچ گئی -
چونکہ گیٹ پر پہلے سے ایک آدمی منتظر تھا جس نے جیب کی آواز
سن کر گیٹ کھول دیا اور اسے نوٹوں کے تھیلے کو محفوظ مقام پر پہنچانے کا
آرڈر دے کر ناز اور سہیل آرام کرنے کی غرض سے اپنے اپنے کمروں میں داخل
ہو گئے -

چونکہ آج شب کے حادثہ نے ناز کو بے حد پریشان کر دیا تھا وہ جیب
بھی سونے کے لئے آنکھیں بند کرتی اسے اپنے چاروں طرف اگ ہی اگ

نظر آنے لگتی اور بھڑکتے ہوئے شعلوں کے درمیان وہ عمران کا پھوللا سا چہرہ دیکھ کر ایک دم آنکھیں کھول دیتی اس کشمکش میں کئی گھنٹے بیت گئے تو اس نے اپنے سرانے وکھی ٹیبل پر سے ایک شیشی اٹھائی اور اس میں سے تین گولیاں نکال کر پانی کے بغیر ہی اپنے پیٹ میں اتار لیں۔ خواب آور گولیاں زیادہ کھانے کی وجہ سے کچھ دیر تو اس کے جسم میں سخت بے چینی رہی اسے کمرے کی ہر چیز گھومتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی پھر آہستہ آہستہ یہ گردشیں تھمتی اور اس کی آنکھیں بند ہونے لگیں پھر کچھ ہی دیر بعد وہ سر پریشانی سے دامن چھڑا کر گہری نیند سو گئی۔

ایک ملازم کے جگانے پر وہ جاگی تو معلوم ہوا کہ ناصرت رات گز گئی ہے بلکہ دن بھی اپنی آخری منازل سے گزر رہا ہے خواب آور گولیوں کا اس کے ذہن پر اس وقت بھی کافی اثر تھا اور باوجود کوشش کے وہ آنکھیں پوری طرح نہیں کھول پا رہی تھی۔

میڈم باس آپ کا میننگ ہال میں انتظار کر رہے ہیں۔ ملازم سمجھ زبان سے نکلے ہوئے ان لفظوں میں کچھ ایسا اثر تھا کہ ناصرت اس نے پوری طرح آنکھیں کھول دیں بلکہ اچھل کر میڈم سے بھی نیچے کھڑ ہو گئی لیکن ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس کے پیچھے اس کے جسم کا وزن اٹھانے کے لئے تیار نہیں پیروں کی لرزش کے ساتھ ساتھ اس کا سر بھی بری طرح جھک رہا تھا تاہم چونکہ اسے اپنے مائیگر باس کا پیغام مل چکا تھا جو وہ سی حکم عدولی کی شکل میں واقعی مائیگر بن جاتا تھا اور غصہ کی حالت

منہ سے جھاگ اڑاتا ہوا جو سزائیں تجویز کرتا تھا ان کے متعلق سن کر
 ہی انسان کی چنجیں نکل جاتی تھیں لہذا اس نے خود کو سنبھالنے میں زیادہ دیر
 نہیں لگائی اور ملازم کو ایک گلاس پانی لانے کا کہہ کر جونہی میننگ ہال
 میں داخل ہوئی بڑی سی میز کے گرد کبھی کبھیوں پر اس کے باس کے
 علاوہ کیننگ کے بہت سے آدمی بیٹھے تھے جن میں سہیل بھی شامل تھا۔
 ناز ہمارا خیال ہے کہ تم خلاف معمول کچھ زیادہ ہی تھک گئی ہو۔

گوکہ باس نے اپنے لہجے میں کافی نرمی پیدا کر کے پوچھا تھا لیکن ناز
 ویہ بھی کسی خوشخوار درندے کی غراہٹ ہی محسوس ہوئی تھی اس نے چند
 لمحوں اپنے حواس پر قابو پانے کے بعد کہا۔

سر آپ صبح فزما رہے ہیں رات والی آتشزدگی نے میرے اعصاب پر
 کچھ عجیب ہی سا اثر کیا ہے۔

ناز ہم تمہاری اسی عادت سے خوش ہیں کہ تم کسی معاملہ میں جھوٹ
 سے کام نہیں لیتیں اب اگر تم اوٹے پٹانگ باتیں کر کے ہمیں ٹالنے
 کی کوشش کرتیں تو یہ یقیناً تمہارے لئے بہتر نہ ہوتا بحر حال ہم تمہارے
 اس جواب پر بہت خوش ہیں اور چاہتے ہیں کہ تمام ساتھیوں کے رویرو
 ت کے واقعات بیان کرو۔

ابھی باس نے یہاں تک ہی کہا تھا کہ ملازم پانی کا گلاس لے کر میننگ
 ہال میں داخل ہوا اور ناز نے اس کے ہاتھ سے گلاس لے کر ایک ہی سانس
 میں اپنے اندر ڈال لیا۔

میرا خیال ہے کہ اس وقت میڈم چائے کی ضرورت محسوس کر رہی

ہی۔

باس نے پانی لانے والے ملازم کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو ملازم کچھ کہنے کی بجائے تھوڑا سا جھکا اور پھر خالی کلاس اٹھا کر تیزی سے باہر نکل گیا۔ ملازم کے جانے کے بعد ناز نے ایک لمبا سا سانس لینے کے بعد رات کے واقعات بیان کرنے شروع کر دیے۔ باس نے تمام واقعات سننے کے بعد کہا۔

ناز چونکہ تم تمام دن سوتی۔ ہی ہو اس لئے ٹی وی اور ریڈیو سے بار بار نشر ہونے والا اعلان تو یقیناً نہ سن سکی ہو گی۔
شرمندہ ہوں مگر۔

اور تو۔۔۔ ناز اس میں شرمندگی کی کوئی بات نہیں بلکہ اچھا ہوا کہ تم نے فیملی پورے کوئی اسبہ تم ہسپتال جا کر یہ دیکھو گی کہ کیا وہ لاش کس کی ہے۔ اگر اعلان میں اس لاش کو ٹریفک کا حادثہ قرار دیا جا رہا ہے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ یہاں گی انتظامیہ والے سختہ طور پر اصل واقعات کو چھپا رہے ہیں اور وہ لاش عمران کی ہے چونکہ تم نے عمران کو زیادہ قریب سے دیکھا ہے اس لئے اسے پہچاننے کے لئے تمہیں ہسپتال بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔

باس نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد دوبارہ کہنا شروع کیا پہلے یہیں یہ تسلی کوئی ہے کہ وہ لاش واقعی عمران کی ہے اس کے بعد غور کیا جائے

تاکہ وہ انتظامیہ کے ہاتھ کیے آئی جیکہ تمہارے بیان کے مطابق اس کی ہڈیوں کی
بھی راکھ بن جانی چاہیے تھی۔

باس میں نے کچھ غلط نہیں کہا بلکہ واپسی پر ہم نے ان جہنمی شعلوں کو بہت
دور سے بھی یوں محسوس کیا تھا جیسے ہمارے قریب ہی آگ لگی ہوئی ہے۔
اصل چھوٹی بڑی جھاڑیوں اور دیال اور چڑ کے لمبے لمبے درختوں نے اس
وقت اس وقت اس آگ کو میلوں میں پھیلا دیا تھا آپ اس کی تصدیق سہیل سے
بھی کر سکتے ہیں۔

ناز تصدیق کی ضرورت تو تب ہونا جب مجھے تمہارے بیان پر شک ہو
تم جانتی ہو کہ تمہارے پاس کے ہاتھ اتنے لمبے ہیں جہاں کسی عام انسان کی
سوجھیں بھی نہیں پہنچ سکتیں اب تم ہسپتال جا کر اس لاش کے متعلق معلوم
روا کر وہ لاش واقعی عمران کی نکلی تو ہمیں یہ دیکھنا پڑے گا کہ یہ انتظامیہ کس
س طرح پہنچی اور پھر جب تک یہ بات معلوم نہ ہو جائے ہمیں مال کی سپلائی بھی
ماید روکتی پڑے۔ ویسے تو یہاں کے ہائی کمان اضرائی میں جو میرا اثر و رسوخ
ہے اس کے پیش نظر کوئی میری طرف آنکھ اٹھانے کی بھی جرأت نہیں کر سکتا۔
ہم میں احتیاط کے کسی پہلو کو بھی ہاتھ سے جانے نہیں دیتا۔

باس ہمارے پاس بے انتہا دولت اکٹھی ہو چکی ہے کیوں نہ ہم اس
ن جو کھوں کے کام کو چھوڑ کر کوئی مشرفہ دھند شروع کریں۔

ناز کے ان الفاظ پر ٹائٹیر نے ایک دم اپنی ریواننگ چیز کا رخ اس کی
طرف کیا اور ایک تزاخ کی آواز سے پورا حال گونج اٹھا۔

چونکہ نازکے چہرے پر طمانچہ اتنا جاندار اور خلاف توقع پڑا تھا کہ نازکری سمیت فرش پر ڈھیر ہو گئی اور لباس نے اسے زبردست مٹھو کر رسید کرتے ہوئے کہا بیوقوف لڑکی مجھے شرافت کا سبق دیتی ہے جانتی نہیں کہ اس دور میں شریف کہلانے والے زندگی بھر روٹی کے ایک ایک ٹکڑے کے لئے سسکتے رہتے ہیں تو خود اپنی حالت پر غور کر کہ ہمارے گروہ میں شامل ہونے سے پہلے تیری کیا حالت تھی۔ تو اپنی شرافت کے جنازے کو کاندھے پر اٹھائے کون لون سے دروازے اور دفتر میں نہیں گئی گس کام آئی تیری اعلیٰ تعلیم اور شرافت یہی نہ کہ تیری بوڑھی ماں دوا کے بغیر اڑیاں رگڑ رگڑ کر مر گئی تیرا بھٹا بھائی شب و روز کے فاقوں سے تنگ آ کر کہیں بھاگ گیا اور تو خود جب اس شرافت کے بوجھ کو کندھوں پر لا دے تین دن کی بھوک سڑک کے کنارے بے ہوش گڑ پڑی تو کس نام نہاد شریف نے تجھے سہارا دیا یہ تو تھمڑی خوش قسمتی تھی کہ میں ادھر سے گزر رہا تھا کہ تیری حالت پر رحم کھا کر تجھے اٹھالیا۔ ورنہ میونسپل کارپوریشن والے ہی تیری شرافت سمیت تیری لاش کو ڈک میں ڈال کر کہیں دفنیت کر دیتے اور اس ملک کے بننے والے سبھاشری لاش کو چیر بھاڑ کر نکالت کرتے۔

یاد کھارہوئے بھی کہیں مجھے شرافت کا دس دینا چاہیہا اس لاش پر سوچا
 کہی تو یہ۔۔۔ جو کچھ چاہا چاہوؤں سے چھید کر زخموں میں ٹپک

دون کا۔
 ہاں یہ کہنے کے بعد خاموش ہو گیا شاید وہ اپنے چہرے سے ہونٹے

جذبات پر قابو پانے کی کوشش کر رہا تھا تاہم کو چوٹ کافی لگ چکی تھی اس لئے وہ ابھی فرش پر سے نہ اٹھ سکی تھی اور ٹائیگر کے خوف سے کسی ساتھی نے بھی اسے سہارا دے کر اٹھانے کی کوشش نہ کی تھی ٹائیگر نے چند لمحے سرخ سرخ آنکھوں سے ناز کی طرف دیکھنے کے بعد دوبارہ کہا شروع کیا ۔

یہ بات تو بھی اچھی طرح جانتی ہے کہ یہاں کے بڑے بڑے نام نہاد شریفوں کا ایمان میری مٹھی میں ہے اور میری دولت کا کافی حصہ ان شریفوں کی تجویروں میں جاتا ہے اس لئے میں نہیں جانتا کہ یہ شرافت نام کا پرندہ کون سے جنگل یا آبادی میں رہتا ہے بس جس کا ہاتھ نا جائز کمائی تک نہیں پہنچتا وہی شریف ہے ورنہ یہاں کا چھوٹے سے چھوٹا کاندلا دروڑے سے بڑا افسر بھی نوٹ کھسوٹ میں لگا ہوا اور تو چلی ہے مجھے درس شرافت دینے بیوقوف لڑکی اگر میں بقول تیرے شریف بننے کی کوشش بھی کروں تو کیا وہ افسران جن کے بینک بیلنس میں محض میری وجہ سے اضافہ ہو رہا ہے ۔ مجھے شریف بننے دیں گے ٹائیگر کا لہجہ آہستہ آہستہ نارمل ہو رہا تھا ۔ اور پھر اس نے ایک دم ناز کی جانب دیکھتے ہوئے کہا ۔ میرا خیال ہے کہ تم چوٹ لگنے کی وجہ سے بیکار ہو چکی ہو اور بیکار ساتھیوں کی مجھے ہرگز ضرورت نہیں ۔

ناز اپنی اس زندگی سے اس قدر تنگ آچکی تھی کہ موت کو اس پر ترجیح دیتی تھی ۔ لیکن ٹائیگر کے ہاتھوں خوفناک موت جس کا وہ اشارہ مگر بھی چکا تھا ۔ ہرگز نہ مرنا چاہتی تھی ۔ اور اب ٹائیگر کے سرد سے

لہجے سے اس نے اندازہ کر لیا تھا کہ اگر اس نے اٹھنے میں ذرا ابھی دیر کی تو یہ درندہ صفت انسان اپنے لفظوں کو علی جامہ پہنانے سے ہرگز گریز نہ کرے گا لہذا وہ جھٹکے کے ساتھ یوں اٹھی جیسے اسے کوئی تکلیف نہ ہو اور چہرہ ٹائیگر کی جانب دیکھتے ہوئے التجائیہ لہجہ میں کہا۔

باس آپ نے واقعی سچ کہا کہ شرافت کی زندگی نے مجھے کیا دیا ہے۔

جب سے آپ کے زیر سایہ آئی ہوں عیش کر رہی ہوں۔ یقین کریں باس آئندہ کبھی میری زبان پر شرافت کا نام نہ آئے گا۔ سچ پوچھو تو آج آپ نے میری آنکھیں کھول دی ہیں ورنہ اس عیش و آرام میں پڑ کر میں ایک مرتبہ پھر اسی شرافت کے خواب دیکھنے لگی تھی۔ جس نے تباہی و بربادی کے سوا مجھے کچھ نہ دیا تھا۔

ٹائیگر نے چند لمحے غور سے ناز کے چہرے کی طرف دیکھا۔ کیونکہ وہ یہ یقین کرنا چاہتا تھا کہ ناز جو کچھ کہہ رہی ہے وہ اس کے دل کی آواز۔ یا محض اسے بیوقوف بنا رہی ہے لیکن چونکہ وہ چہرے کی شناخت میں بھی اسے ملکہ حاصل تھا اس لئے وہ سمجھ گیا تھا کہ اس وقت ناز کی زبان سے جو الفاظ ادا ہو رہے ہیں وہ اس کے دل کی گہرائیوں سے نکل رہے ہیں۔

لہذا اس نے چند لمحے اس کے چہرے کا جائزہ لینے کے بعد پوچھا۔

کیا اس وقت تم میں ہمت ہے کہ تم مہبتال جا سکو۔

بالکل باس میں اسی وقت جانے کے لئے تیار ہو۔

جیہاں کہ موت کے خوف نے ناز کے جسم سے تکلیف کا احساس

مٹا دیا تھا ورنہ حقیقت تو یہ ہے اس کے چہرے پر جلن سی ہو رہی تھی

جہاں ٹائیگر کی پانچوں انگلیوں کے نشان نمایاں نظر آرہے تھے اور ٹھوکر لگنے کی وجہ سے پسلیوں میں بھی سخت تکلیف تھی۔

ابھی باس کچھ کہنا ہی چاہتا تھا کہ ملازم چلے اور کچھ کھانے کی اشیاء لے کر مال میں داخل ہوا جب وہ سب چیزیں ٹیبل پر سجا کر مال سے باہر نکل گیا تو ٹائیگر نے ناز کی طرف پیار سے دیکھتے ہوئے نہایت ہی نمرم لہجہ میں کہا آؤ پہلے چائے پی لویں جانتا ہوں کہ تم کل شام کے بعد سے ماسوائے خواب اور گولیوں کے کچھ نہیں کھایا۔

نما اپنے باس کے اس انکشاف پر بری طرح چونک گئی اب اس بیمار کو یہ تو ہرگز معلوم نہ تھا کہ اس کا باس اس وقت اس کے کمرے میں گیا تھا جب وہ بے سدھ پڑی تھی اور اس کے قریب میز پر رکھی خواب اور گولیوں کی شنیشی دیکھ آیا تھا۔ اس کے بعد اس نے ملازم کو اسے بیدار کرنے کے لئے بھیجا تھا۔

نما اس بات پر حیران ہونے کی چنداں ضرورت نہیں کہ مجھے ان خواب اور گولیوں کا علم کس طرح ہوا میں تمہیں پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ میرے مانعہ بہت لمبے ہیں اور میرے پاس کچھ ایسی طاقتیں ہیں جن کی وجہ سے میں اپنی ٹیم کے تمام ممبران کے حالات سے آگاہ رہتا ہوں۔

آؤ اب آکر چائے پیو اور پھر ملکا سائیک اپ کرنے کے بعد ہسپتال کی طرف روانہ ہو جاؤ۔

ابھی یہ لوگ چلے سے فارغ بھی نہ ہوئے تھے کہ ایک سمارٹ سانو جوان

میٹنگ ہال میں داخل ہوا جب وہ نیپتے قدموں سے چلتا ہوا ایک خالی کرسی پر بیٹھ گیا تو ٹامیگر نے اس کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

کیا خبر لائے ہو سلیم۔

سر تمام افسران بالا جائے حادثہ پر پہنچ چکے ہیں گوکہ آگ بھی سرد ہو چکی ہے لیکن آگ کچھ اس خطرناک انداز میں پھیلی تھی کہ ہر چیز کو جلا کر راکھ کر دیا ہے اس لئے وہاں سے کسی انسان کے زندہ بچ نکلنے کے متعلق تو سوچا بھی نہیں جاسکتا۔

ہوں۔۔۔ اس بات کا فیصلہ تو اس لاش کو دیکھنے کے بعد ہی کہا جاسکتا ہے۔

ٹامیگر فہمی سی ہوں کہنے کے بعد بڑبڑایا جیسے اپنے آپ سے مخاطب ہو اور پھر ایک دم ناز کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

مس ناز اب میں تمہارے پردگرام میں کچھ تبدیلی کرنا چاہتا ہوں وہ یہ کہ اگر وہ لاش عمران کی ہو تو تم نے ہسپتال کے اس وارڈ کو نام بول کے ذریعے اڑانا ہے تاکہ ایک طرف پولیس آگ کے مجرموں کو تلاش کرے تو دوسری طرف ہسپتال کیس میں ملوث مجرموں کی تلاش میں ماری ماری پھرے ویسے مجھے یقین ہو چلا ہے کہ وہ لاش عمران ہی کی ہوگی عام انسان کے لئے پولیس کو اس قدر اعلانات کی چنداں ضرورت نہ تھی۔ دراصل پولیس کو جس انسان پر بھی شک ہو گیا کہ اس نے لاش

کو پہچان لیا ہے اسی سے اپنی تفتیش کا سلسلہ شروع کرے گی لاش کو بمبوں سے اڑا دینے کا ہمیں یہ فائدہ پہنچے گا پولیس پریشان ہو جائے گی۔ چونکہ چوکی والے واقع کو تو یہاں کی انتظامیہ عوام کی نظروں سے چھپا لیتے لیکن ہسپتال والے حادثہ کو چھپانے میں انتظامیہ ہرگز کامیاب نہ ہو سکے گی۔ لیکن جناب یہاں کی پولیس یہ نہیں سمجھے گی کہ جن مجرموں نے چوکی کو تباہ کیا ہے انہوں نے لاش کو ختم کرنے کے لئے یہ خوفناک ڈرامہ گھیلنا ہے۔

ضرور سمجھے گی لیکن اس سے ہماری صحت پر کیا اثر پڑے گا بلکہ ہمیں تو یہ فائدہ ہو گا کہ انتظامیہ کی پریشانیوں میں اضافہ کرنے کے لئے عوام بھی میدان عمل میں آجائیں گے۔ اور پولیس اس قدر الجھ کر رہ جائے گی کہ ہمیں بے دھڑک اپنی من مانی کرنے کا موقع مل جائے گا۔ ادھر ہم عوام میں خوف و ہراس پھیلا کر انہیں انتظامیہ کے مزید خلاف کرنے کی کوشش کریں گے۔ ملک میں جتنی امتری ہو اتنا ہی ہم جیسے لوگوں کے لئے بہتر ہوتا ہے۔ کیونکہ اس صورت میں مال بھی ارزاں نرخوں پر ملتا ہے۔

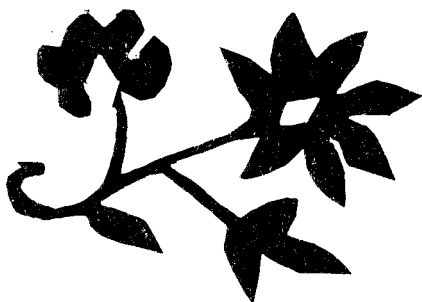
ٹائیکر نے سہیلی کی بات کا جواب دینے کے بعد ناز کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا

مس ناز تمہیں میرے اس فیصلے سے کوئی اختلاف ہو تو رائے دیں کیونکہ یہ تو تم جانتی ہو کہ میں تمہاری رائے کو بہت زیادہ اہمیت دیتا ہوں لیکن پھر وہی شرافت اور انسانی ہمدردی والا قصہ نہ شروع کر دینا کہ

صاحب ہسپتال میں بہت سے بیگناہ اور مریض لوگوں کی جانیں ضائع ہوں گی
کیونکہ یہ بات انسان کی فطرت میں شامل ہے کہ انسان نے انسانوں ہی کی
کھوپڑیوں کے گھل تعمیر کر کے ترقی کی ہے۔

چونکہ تاز کے ذہن سے ہمدردی اور شرافت کی باتیں نکل چکی
تھیں اس لئے اس نے چائے کا خالی کپ میز پر رکھتے ہوئے کہا۔
جناب مجھے کوئی اختلاف نہیں صیبا آپ چاہتے ہیں ویسا
ہی ہوگا۔

ٹھیک ہے اس مشن میں بھی سہیل ہی تمہارے ساتھ جائے گا۔
نم لوگوں نے مختلف وارڈوں کے کونوں کھدروں میں چار ٹائم بم چھپانے ہیں۔
ان پر ٹائم محل وقوع کے لحاظ سے نکس کرنا ہے۔ یعنی ٹائم بموں کے چھپنے
سے پہلے تمہیں ہسپتال کی عمارت سے کم از کم آدھا فرلانگ دور پہنچ جانا
چاہیئے۔





عمران کو لاپتہ ہوئے چوبیس گھنٹے سے زیادہ وقت گزر چکا تھا۔
 اس لئے بلیک زیرو سمیت پریشان تھا کیونکہ عمران جہاں بھی ہوتا تھا۔
 بلیک زیرو کو حالات سے ضرور آگاہ کر دیا کرتا تھا۔ ادھر سر سلطان
 بھی عمران کا معلوم کرنے کے لئے کئی مرتبہ فلیٹ اور دانش منزل فون
 کر چکے تھے اور سر سلطان کے ٹیلیفونوں نے بلیک زیرو کو مزید پریشان کر دیا
 تھا اور وہ سوچ رہا تھا کہ عمران کا کہاں پتہ کرے آخر سوچتے سوچتے اس کا ذہن
 ٹی وی اور ریڈیو سے نشتر ہونے والے اعلان کی طرف گیا تو اس نے سوچا
 کہ کیوں نہ ہسپتال جا کر پتہ کرے ممکن ہے عمران اسی لاش کے چکر میں ہو اور
 اس کے ذہن کے مطابق اس کی سوچ کچھ غلط بھی نہ تھی کیونکہ یہ اعلان اتنی مرتبہ
 نشتر ہو چکا تھا کہ ملک کے کونے کونے میں پھیل گیا ہو گا پھر عمران کا اس سے

بے خبر رہنا کس طرح ممکن تھا اور معاملہ بھی اس قدر اہم تھا کہ عمران کا وہاں ہونا بہت ضروری تھا۔

چونکہ رات کے سائے کافی گہرے ہو چکے تھے۔ اس لئے بلیک زیرو دانش منزل سے باہر نکلا اور ٹیکسی کے ذریعے ہسپتال کی جانب روانہ ہو گیا۔ وہ اس وقت ایکسٹروالے ٹریڈ مارک یعنی سیاہ نقاب سے آزاد تھا بلکہ سیاہ نقاب تو وہ اس وقت استعمال کرتا تھا جب بحیثیت ایکسٹروالے سے سیکرٹ سروس ممبران کے سامنے جانا ہوتا تھا۔ اس نے کچھ سوچ کر پہلے ٹیلیفون بوتھ کے قریب ٹیکسی رکوائی اور سب سے پہلے عمران کے فلیٹ کے نمبر ڈائل کئے تو فوری ہی سلیمان کی کمزوری آواز سنائی دی تو بلیک زیرو نے جو لیا کے لہجہ میں پوچھا۔

سلیمان کیا بات ہے آج تو بہت جلد سیر اٹھایا۔

مم..... میم صاحب میں نے آج ٹیلیفون کچن میں اپنے بستر کے قریب ہی رکھ لیا ہے۔

کیوں؟

دیکھو نا صاحب کل سے غائب ہیں معلوم کرنے والوں کی کالوں پر کالیں آرہی ہیں اور سلطان صاحب کی کال کا تو اسی طرح اعتبار نہیں جس طرح موت کا لوٹی اعتبار نہیں تھا سچانے کس وقت آجائے اور میم صاحب بار بار چھوٹے صاحب کے کمرے کے چار لگا لگا کر تو میرے گھٹنوں میں دردمند ہو گیا ہے۔

لیکن سلیمان تم اپنے صاحب کے کمرے میں بھی تو لیٹ سکتے ہو بھلا کچن میں فون رکھ کر لیٹنے کی کونسی تمک ہے۔

ہائے..... ہائے..... میم صاحب ایسی منحوس بات منہ سے مت نکالیں خدا نخواستہ چھوٹے صاحب کو کیا ہو گیا ہے جو میں ان کی درانت کا حصے دار بنا ہوا ان کے کمرے پر قبضہ جالوں میرا تو یہ فیصلہ ہے کہ صاحب کے مرنے کے بعد بھی ان کے کمرے پر قبضہ نہیں کروں گا بلکہ اس کمرے کو ہمیشہ مقفل رکھا کروں گا۔ جس میں داخلے کی اجازت صرف آپ کو ہوگی.... میرے منہ میں خاک آج میں کسی باتیں کرنے لگا ہوں مریں میرے صاحب کے دشمن یا رقیب میرا مقصد ہے کہ کچن میں لٹنے کا ایک یہ بھی فائدہ ہے کہ جب بھی چھوٹے صاحب گھر آئیں گے میں بستر سے نکل کر کل دوپہر کا پکا ہوا کھانا فوراً گرم کر کے ان کے سامنے رکھ دوں گا۔

اس کا مطلب ہے تمہارے صاحب کل دوپہر سے غائب ہیں۔ نہیں میم صاحب دوپہر سے کافی پہلے کے غائب ہیں۔ یوں کہنا چاہیے کہ صبح اور دوپہر کے درمیان کے غائب ہیں ویسے آپ کو زیادہ فکر نہیں کرنی چاہیے پھر رہے ہوں گے۔ کہیں آوارہ لونڈیوں کی پیسنے کی بو سونگتے ہوئے جب اکتا کر..... وہ واپس آئیں گے سب سے پہلے آپ کو ان کی آمد کی اطلاع دوں گا اور آپ نے انہیں اتنی جھاڑ پلانی ہے بقنا صاحب نے اپنی ماں کا دودھ بھی نہ پیا ہو۔

ٹھیک ہے سلیمان ایسا ہی ہوگا۔ اب تم آرام کرو۔
بلیک زیر ویم کہنے کے بعد فون بند کر کے ٹیلیفون بوتھ سے باہر نکل آیا

دراصل سلیمان کو فون کرنے سے مقصد یہ تھا عمران کے متعلق تازی معلومات ہو جائیں کہ آیا واقعی وہ اب تک واپس نہیں آیا دوسرے یہ بھی صحیح پتہ چل جلد کہ وہ کب سے فلیٹ سے غائب ہے۔

ہسپتال پہنچنے کے بعد بلیک زید نے میٹر دیکھے بغیر ہی پچاس روپے کا نوٹ ڈھائیور کی جانب اچھا اور تیز تیز قدموں سے چلتا ہوا۔ عمارت میں داخل ہو گیا۔ اور پھر مطلوبہ وارڈ تلاش کرنے میں اسے زیادہ دیر نہیں لگی گوکہ دن بھر اس کمرے میں لوگوں کا تانتا بندھا رہا تھا لیکن اس وقت بالکل سکون تھا صرف دو آدمی ہسپتال کی وردی میں دروازے سے باہر بیٹھے اذنگھر رہے تھے۔ اور اندر لاش سے ذرا ہٹ کر لاش کو دیکھنے والوں کو چیک کر رہے تھے افسان پر بھی تھکاوٹ کی وجہ سے غنودگی سی طاری تھی۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ اب سوئے کہ تب سوئے۔

جونہی بلیک زید لاش کے قریب پہنچا اس کا چہرہ دیکھ کر اس کی چیخ نکلتے نکلتے رہ گئی اور اسے پورا کمرہ گھومتا ہوا محسوس ہونے لگا اس کے پیر اس قدر لرز رہے تھے کہ اگر وہ فوراً قریبی دیوار کا سہارا نہ لیتا تو یقیناً فرش پر ڈھیر ہو جاتا۔ یہ بہتر ہوا کہ لاش کے محافظوں کے ذہنوں اور آنکھوں پر نیند کا خمار تھا ورنہ وہ پہلی نظر ہی میں اندازہ کر لیتے کہ اس شخص کا لاش سے قریبی تعلق ہے۔

عمران صاحب آپ تو کہا کرتے تھے کہ اب تک وہ گولی ہی ایجاد نہیں ہوئی جو میرے جسم کو چھو سکے لیکن آپ کا چہرہ دیکھ کر تو ایسا معلوم ہوتا

ہے کہ بہت سی گولیاں ایجاد ہو چکی ہیں میں سمجھتا ہوں کہ وہ کتنی منحوس گولیاں ہوں گی جنہوں نے قوم کا بہترین سہارا چھین لیا ہے آپ کے بغیر نصرت دانش منزل اور ملیٹ ویرانی ہو جائے گا بلکہ یہ پورا ملک ہی ویران ہو جائے گا اور پھر اس معصوم سی لڑکی جو لیا اور جوزف کو منحوس خبر کس طرح سناؤں گا جنہوں نے آپ کی محبت میں گرفتار ہو کر اپنے ملکوں کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے چھوڑ دیا ہے۔ مجھے خطرہ ہے کہ یہ منحوس خبر سن کر جو لیا کا مارٹ فیل اور جوزف ماضی کا وہی وحشی نہ بن جائے۔

بلیک زیرو کے لبوں سے یہ لفظ سسکاری کے انداز میں نکل رہے تھے۔ لیکن اس کا تعلق ایسی ڈیپارٹمنٹ سے تھا جہاں مرنے والوں پر زیادہ رونے کا وقت نہیں تھا بلکہ رو یا بھی موقع و محل دیکھ کر جاتا تھا۔ اب اس کے سامنے مسئلہ لاش لے جانے والا تھا یہ تو وہ بھی جانتا تھا ہسپتال کا عملہ اسے اس طرح لاش نہیں لے جانے دے گا جبکہ بطور ضمانت وہ اپنی شناخت بھی پیش نہ کر سکتا تھا پھر اس کا خیال سر سلطان کی طرف پہنچ گیا اور اس نے سوچا کہ سر سلطان کو یقیناً اب تک اس سانحہ کی خبر نہیں ہوگی ورنہ عمران حبسی عظیم ہستی کی لاش یوں بے یار و مددگار نہ پڑی رہتی بلکہ اوہ سر سلطان کو فون کرنے کی غرض سے جونہی کمرے سے باہر نکلنے لگا دروازے میں ایک خوبصورت خاتون سے ٹکرا گیا یہ خاتون ناز ہی تھی جس کے پیچھے چند قدم کے فاصلہ پر سہیلی لیکن بلیک زیرو اس قدر پریشان اور غلبت میں تھا کہ خاتون یا مرد کی طرف دیکھے یا معذرت کئے بغیر تیز قدم اٹھاتا ہوا

ہسپتال میں موجود میک کال آفس کی جانب بڑھ گیا اور رسیور اٹھانے پر معلوم ہوا کہ ٹیلیفون ڈیڑھ گھنٹہ اس نے رسیور کرڈیل پر بیٹھا اور دوڑنے کے اسے انداز میں ہسپتال سے باہر نکلنے کے بعد سب سے پہلے نظر آنے والے ٹیلیفون بوتھ میں گھس گیا۔

ممبر ڈائل کرتے وقت اس کی انگلیاں بری طرح لرز رہی تھی اور اسے خطرہ تھا کہ وہ صحیح ممبر ڈائل نہیں کر سکے جبکہ اس کیلئے ایک ایک لمحہ بے قیمتی تھا۔ لہذا اس نے نہایت احتیاط سے ممبر ڈائل کئے اور یہ اس کی خوش قسمتی تھی کہ بیل کی دوسری آواز پر ہی دوسری جانب سے رسیور اٹھائے جانے کے بعد خود سر سلطان کی آواز سنائی دی تو اس نے ہانپتی ہوئی آواز میں کہ جناب میں بلیک زیریو بول رہا ہوں آج آپ دن بھر ایک لاش کا اعلان تو سنتے ہی رہے ہوں گے۔

ظاہر میں ایک جائے حادثہ پر گیا ہوا تھا عمران کی کمی بہت بری طرح محسوس ہوئی کیا آپ عمران واپس آگیا ہے۔
نہیں جناب اب عمران صاحب کبھی واپس نہیں آئیں گے۔

بلیک زیریو کی آنکھوں سے آنسو پھلک پڑے جنہیں وہ اب تک بشکل ہی ضبط کئے ہوئے تھا۔ اور اس بات کا اندازہ سر سلطان کو بھی اس کی آواز سے ہو گیا تھا اس لئے انہوں نے تقریباً چھپتے ہوئے پوچھا۔

ظاہر کیا بک رہے ہو۔
سر سلطان جیسے نثریف اور بردبار قسم کے انسان کا ایسا ٹھنڈا ہوا اس بار

آئینہ دار تھا کہ وہ اپنے آپ میں بیٹھا ہے ہیں۔

صبح عرض کر رہا ہوں جناب اور سب سے زیادہ دکھ کی بات یہ ہے کہ یہ منخوس خبر مجھے سنائی پڑی ہے۔
طارق تم کہنا کیا چاہتے ہو۔

سرسلطان کے لہجے میں وہ پہلے والی کرخشگی تو نہیں رہی تھی لیکن لڑشیں اور طاری تھی۔

جناب وہ لاش جس کے متعلق بار بار اعلان کیا جا رہا ہے۔ عمران جناب
یہ ہے جو نہایت ہی کمپرسی کی حالت میں بے یار و مددگار پڑی تماشہ اہل نظر
نی ہوئی ہے۔

طاہر۔۔۔۔۔

دوسری جانب سے سرسلطان کی ایک زیر دست چیخ سنائی دی اور
اس کے ساتھ ہی رسیور گرنے کی آواز اگر سرسلطان فوراً قریبی دیوار کا سہارا
لے کر کرسی پر بیٹھ نہ جائے تو یقیناً زمین پر گر جاتے۔

رسیور گرنے کی آواز کے ساتھ ہی ٹیلیفون بے جان ہو گیا تو بلیک زیرو
بجائیت ایکسٹو جو لیا کو یہ منخوس خبر سنانے کے بعد اسے ہدایت کی کہ وہ
سب لوگ ہسپتال پہنچ جائیں لیکن وارڈ کے اندر جانے کی صرف جو لیا کو اجازت
تھی بلیک زیرو نے اس بات کا اندازہ کئے بغیر کہ اس منخوس خبر سے جو لیا پر

گزری رسیور کریڈل پر بیٹھا اور ٹیلیفون بوتھ سے باہر نکل کر ہسپتال کی جانب
گرنے لگا۔ ابھی وہ ہسپتال کی عمارت سے کچھ فاصلہ پر ہی تھا کہ یکے بعد دیگرے
تین قسم کے چار دھماکے ہوئے جن کے نتیجے میں ہسپتال کی عمارت روائی کے
س کی طرح اڑنے لگی

اور وہ حصہ تو مکمل طور پر لمبے کے ڈھیر میں تبدیل ہو گیا جس حصہ میں عمران آ
لاش پڑی تھی۔ چونکہ بلیک زیرو فوراً دونوں ہاتھوں سے کان دبا کر
پریسٹ گیا تھا ورنہ کوئی ہوا میں اڑتی ہوئی چیز اس کا بھی کام تمام کر چکا
ہوتی ورنہ پہلے ٹائم بموں کے اور اس کے بعد عمارت کے گرنے کے دھماکوں
سے اس کے کانوں کے پردے تو ضرور پھٹ جائے۔

ہسپتال اور اس کے ارد گرد کے علاقوں میں قیامت کا سماں تھا
ملبے میں دب گئے تھے ان کا تو پرسان حال کون ہونا تھا جبکہ زخمی ہونے
والوں کی چیخ و پکار نے آسمان سر پر اٹھا رکھا تھا۔ اگر کسی میں سوچنے کا ش
تھا تو وہ یہی سوچ رہا تھا کہ زیرو دستِ قسم کا زلزلہ آیا ہے جس نے پوری زی
کو تہہ و بالا کو کے رکھ دیا ہے جب دھماکوں کی آوازیں کم ہوئیں تو بلیک ز
جو تہی مٹرک پر سے اٹھا اسے سامنے سے سر سلطان کی گاڑی آتی نظر آئی
سلطان نے بھی خستہ حال سے بلیک زیرو کو دُعا ہی سے دیکھ لیا
اس لئے انہوں نے اس کے قریب آ کر اتنی زور سے بریک لگا لی کہ بلیا
زیرو اچھل کر پیش و حواس کی دنیا میں آ گیا اور سر سلطان نے جھٹی پھٹی ت
سے ہسپتال کی تباہ حالی عمارت کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا۔
طاہر یہ سب کیا ہے۔

اور ابھی بلیک زیرو نے جواب دینے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ
سے پہلے جولیا کی ٹیکسی ان کے قریب رکی اور پھر کیے بعد دیکر سے دوسر
سیکڑ مہر کی ٹیکسیاں آ کر رکنے لگیں تو بلیک زیرو آہستہ آہستہ قدم

ایک دیوار کی آڑ میں ہو گیا اور پھر اپنی جیب سے سیاہ نقاب نکال کر چہرے پر لٹکانے کے بعد ایک لمبا سا چکر کاٹ کر ان کے سامنے آیا تو تمام ممبران سیکرٹ سروس ایک دم مودب ہو گئے لیکن جولیا کی پوزیشن میں کوئی فرق نہ آیا تو بلیک زیرو نے ایکسٹو کی بھرائی آواز میں اسے مخاطب کیا اور کوئی جواب نہ پا کر جونہی بلیک زیرو نے اسے جھنجھوڑنا چاہا تو ہاتھ لگاتے ہی وہ کٹی ہوئی شٹاخ کی طرف زمین پر ڈھیر ہو گئی چونکہ تنویر بھی وہاں موجود تھا اور اسے شاید عمران کی موت کا اتنا صدمہ نہیں ہوا تھا۔ جتنا جولیا کی حالت سے ہوا لہذا وہ اور صفدر دوڑ کر جولیا کو سنبھالنے لگے تو بلیک زیرو نے مخصوص بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

جولیا کو صدمہ کی وجہ سے سکتہ ہو گیا ہے آپ لوگ اسے دانش منزل لے جا کر آرام پہنچائیں اور اگر ہو سکے تو رولانے کی کوشش کریں۔ اگر اس کے آنسو بہ گئے تو حالت سنبھل جائے گی۔ ورنہ اس حالت میں اس کی موت بھی واقع ہو سکتی ہے۔ ہمارے لئے تو عمران کی موت ہی کا صدمہ بہت ہے اور سب سے زیادہ دکھ اس بات کا ہے کہ دشمنوں نے اس کی لاش بھی ہمارے ہاتھ نہیں لگنے دی۔ سیکرٹ سروس ممبران کے روانہ ہو جانے کے بعد بلیک زیرو نے سیاہ نقاب اتار کر جیب میں ڈال لیا کیونکہ اب بہت سے لوگ اور بلکہ قریبی چوکیوں سے پولیس کا عملہ بھی موقع پر پہنچتا شروع ہو گیا تھا اس لئے وہ لمبا سا سیاہ سوئڈ لٹکائے سب کی نظروں میں تماشہ نہیں بننا چاہتا تھا۔

طاہر بیٹے میری سمجھ میں تو کچھ نہیں آ رہا کہ اب ہمیں کیا کرنا چاہیے
 کیونکہ عمران کی موت نے تو میری کمر ہی توڑ کر رکھ دی ہے اور یہ غم بھی
 ساتھ کھائے جا رہا ہے کہ میرے عزیز ترین دوست رحمن صاحب
 اس بڑھاپے میں اپنے جواں سال اور عظیم بیٹے کی اتنی خوفناک موت کی
 طرح برداشت کریں گے

جناب درندہ صفت مجرموں نے صرف عمران صاحب کی لاش کو گم کر
 کے لئے کتنے بیگناہ مریضوں کو زندہ لیے کے ڈھیر میں دفن کر دیا ہے ا
 کا یہ نامانہ اقدام بین الاقوامی قوانین کے بھی خلاف ہے کیونکہ مریضوں
 تو جنگ کے دوران بھی کوئی ظالم سے ظالم ملک بھی تکلیف نہیں پہنچا سکتا
 اگر مجرم ہاتھ لگ جائیں تو انہیں درختوں سے اٹا لٹکا کر تیروں سے جھج
 کر کے مرچوں کا لیپ کیا جائے۔

طاہر کیا تم عمران کے بغیر اتنا بڑا کا نامہ انجام دے لو گے اور میرا
 ہے کہ اتنا ظلم کرنے والے مجرم معمولی حیثیت کے ہرگز نہیں ہوں گے بلکہ
 خیال ہے کہ بارڈر پر آگ لگنا اور ہسپتال کی تباہی ایک ہی کہانی کے دو
 حصے ہیں۔

بلیک زیرو ایک لمحہ کے لئے بھول گیا تھا کہ عمران اب اس دنیا میں
 ہے سر سلطان کے یہ الفاظ سن کر وہ ایک دم حقیقت کی طرف لوٹ آ یا
 اس تلخ حقیقت کا احساس ہوتے ہی اس کی آنکھوں سے آنسو بہ نکلے او
 سی دیر میں لوگ ادھر ادھر بے سمٹ کر اس کے گرد جمع ہو گئے کیونکہ بلیک

کے خاموش آنسوؤں کو زبان مل گئی تھی۔ اور وہ دھاڑیں مار مار کر رو رہا تھا۔ یوں تو وہاں رونے والا صرف بلیک زیرو ہی تھا بلکہ اور بہت سے لوگ جن کے عزیز واقارب ہسپتال میں زیر علاج تھے رو رہے تھے لیکن بلیک زیرو کی گریہ میں ایسا درد تھا کہ پتھروں نے بھی آنسو بہانا شروع کر دیئے تھے۔

بلیک زیرو کے اس طرح رونے سے سرسلطان مزید پریشان ہو گئے۔ لیکن انہوں نے اسے خاموش کرانے کی کوشش نہیں کی کیونکہ ان کا خیال تھا کہ آنسوؤں کے ذریعے اسے اپنے دل کا غبار نکال لینا چاہیے۔ ورنہ ہو سکتا ہے کہ اس کا انجام بھی غم کی وجہ سے جویا جیسا ہی ہو۔ اور جب دل کا غبار آنسوؤں کے ذریعہ کافی مدت تک نکل گیا تو بلیک زیرو نے خود ہی رونابند کر کے کمزوری آواز میں سرسلطان سے کہا۔

جناب اب میں چلتا ہوں کیونکہ جویا کی بھی خبر گیری کرنی ہے اور مجھے خطرہ ہے کہ جب یہ منحوس خبر جوزف کو ملے گی اس کی حالت جو ایسا سے بھی زیادہ خراب ہو جائے گی۔ اور اگر اس پر وحشت سوار ہو گئی تو اسے سنبھالنا مشکل ہو جائے گا۔ یہاں تو یوں بھی اب میرا کوئی کام نہیں کیونکہ مجرم تو اپنا کام کر کے بنانے کب کے فراہم ہو چکے ہوں گے۔ اب تو انتظامیہ کا کام رہ گیا ہے۔ کہ قلعہ کی کھدائی کرا کے اس مہانمہ کی خانہ پری کرے۔

=====

گر نینڈ سیدھا ٹوسٹر پر ہی گرا تھا اب پیلچہ بات ہے کہ گر نینڈ کے
 کرنے سے صرف ایک لمحہ پہلے اس نے اپنی چھٹی صص کے اشارہ پر ایک طرف
 چھلانگ لگا دی تھی ورنہ ٹوسٹر کے ساتھ اس کے جسم کے ٹکڑے بھی فضا
 میں بکھر کر رہ جاتے! ہم زخمی وہ اب بھی بری طرح ہوا تھا جبکہ کھڈنے
 اس کے لئے مورچے کا کام کیا تھا جس میں وہ لڑھکتا ہوا اتفاقہ طور پر
 گر گیا تھا اور پھر شدید ضربات کی وجہ سے فوراً بے ہوش ہو گیا تھا اور
 اور اس کھڈنے ہی اسے آگ سے بھی کافی مدت تک محفوظ رکھا تھا ورنہ جس
 خوفناک انداز میں آگ اس کے چاروں طرف پھیلی ہوئی تھی وہ تو ایک
 منٹ میں اس کی ہڈیوں کی راکھ بنا سکتی تھی۔ اور پھر قریب چوکی کے محاذ
 فرشتہ رحمت بن کر وہاں پہنچ گئے اور ایک جوائی اپنی جان پر کھیل کر
 اسے آسمان سے باتیں کرنے کے شغلوں سے نکال لیا۔

پھر جب اسے ہسپتال میں لے جایا جا رہا تھا تو وہ ہوش میں آ گیا اور اپنے سے جانے والوں کی باتیں سن کر اتنی ابتر حالت کے باوجود اس کے ذہن نے یہ سکیم تیار کر لی کہ اب اسے اپنے آپ کو مردہ ہی ثابت کرنا چاہیے تاکہ مجرم اس کی طرف سے مطمئن ہو جائیں کیونکہ یہ تو اسے نماز کی زبانی معلوم ہو ہی گیا تھا کہ مجرم اس کے متعلق کچھ زیادہ ہی معلومات رکھتے ہیں لہذا اس نے اپنی سکیم پر عمل پیرا ہونے کے لئے اپنے لانگ کوٹ کی جیب سے بالکل اپنی جلد سے میچ کرتے دستانے نکال کر اپنے بازوؤں پر چڑھائے تاکہ نبض کی رفتار معلوم نہ ہو سکے یعنی جو بھی اس کی نبض پر انگلی رکھے یہ محسوس کرے کہ نبض بند ہو چکی ہے سانس روکنے کا عمل تو وہ پہلے ہی جانتا تھا جس کے تحت ضرورت پڑنے پر کئی گھنٹے سانس کو باہر نکلنے کی بجائے اندر ہی اندر تبدیل کر سکتا تھا۔ چونکہ انسانی زندگی کا دو ہی باتوں سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے اور یہ دونوں مسئلے اس نے بڑی آسانی سے کنٹرول کر لئے تھے جس کی وجہ سے کوئی بھی ڈاکٹر اسے زندہ ثابت نہ کر سکتا تھا۔

یعنی دنیا کے آٹھویں عجوبے عمران دی گریٹ نے خستہ حالی کے باوجود اپنی معمولی سی حرکت سے ڈاکٹری کی بڑی بڑی ڈگریوں کو شرمندہ کر کے رکھ دیا تھا۔ کیونکہ جب اسے ہسپتال میں پہنچایا گیا تو وہ ہلکی ہلکی سانس لے رہا تھا جس کی وجہ سے ڈاکٹروں نے اس کی مرہم پٹی کی تھی لیکن زخموں کی ڈریننگ کے فوراً بعد اس نے اپنی گردن ایک طرف کوڑھلکا کر سانس

روک لی تھی اور تمام ڈاکٹروں نے اسے متفقہ طور پر مردہ قرار دے دیا تھا۔ اور انٹظامیہ نے اسے شناخت کرنے کے اعلانات شروع کر دیا۔ تھے۔ اور یہ اعلانات وہ ساتھ والے کمرے میں موجود ڈی وی کے ذریعہ سن کر دل ہی دل میں مسکارتا تھا سانس روکنے والا عمل اسے اسی وقت تک کرتا پڑا تھا جب تک وہ ڈاکٹروں کی کسٹڈی میں رہا جس کی مدت بہت کم تھی۔ اب وہ مردہ خانے کے ایک کیمبل میں لیٹا آہستہ آہستہ سانس بھی لے رہا تھا۔ اور آنکھوں کے گوشوں سے چوری چوری کمرے میں آنے والے لوگوں کو دیکھ بھی رہا تھا لیکن پورا دن گزر جانے کے بعد کوئی نشنا سا شکل نظر نہ آئی تو اس کی امید بیاں میں تبدیل ہونے لگی اور اس نے فیصلہ کر لیا کہ جو بھی اس کے نگران غافل ہوئے وہ رات کی تاریکی سے فائدہ اٹھاتا ہو اور فرار ہو جائے گا کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ ڈاکٹر لوگ آپریشن کی میز پر پہنچا کر اس کے زندہ جسم کا پوسٹ مارٹم ہی نہ کر ڈالیں اور ہر جگہ اور خاص طور پر بیاں کی مشرت نے اسے سخت بے چین کر رکھا تھا اور اس کی یہ مجبوری تھی کہ وہ مردہ تھا اور مردہ کسی سے کوئی چیز طلب کر نہیں سکتا۔ آخر اللہ اللہ کر کے رات گئے اسے بلیک زیرو کا چہرہ نظر آیا تو اس کے دل میں چلچلیاں سی چھوٹنے لگیں اور اسے ایسا محسوس ہوا جیسے مدت کی پھیر سی مجبورہ کی شکل دیکھ لی ہو اسے بیاں نے اس قدر بے چین کر رکھا تھا کہ اس نے اپنی سیکم کے خلاف بلیک زیرو سے پانی مانگنا چاہا لیکن بلیک زیرو اس کی زبان ہٹنے سے پہلے ہی سر سلطان سے رابطہ قائم کرنے کے لئے کمرے

سے نکل گیا اور پھر چند ہی لمحے بعد ناز کا جانا پہچانا چہرہ اس کی نظروں کے سامنے
 تھا۔ اور عمران دل ہی دل میں سوچ رہا تھا کہ

سے تھا انتظار جس کا وہ شاہکار آگیا

ناز اور سہیلی چند منٹ اس کے قریب ٹھہرے اور پھر یہ تسلی کرنے کے
 بعد کہ واقعی لاش عمران ہی کی ہے واپس جانے کئے جو نہی دروازہ سے
 باہر نکلے عمران نے اپنے ادھر ادھر لگے تکیے کمرے کے نیچے بیٹھ کر بیٹھے اور
 اپنی نگرانی کرنے والوں کی غنودگی سے فائدہ اٹھانا ہوا بیڑے سے اتر کر آہستہ
 آہستہ قدم اٹھاتا کمرے سے نکلا اور پھر اپنی ہمت کے مطابق ہسپتال کے
 بیرونی گیٹ کی جانب بڑھنے لگا۔ چونکہ اس کا خیال تھا کہ ان دونوں کا
 رخ بھی یقیناً اسی طرف ہو گا لیکن ابھی وہ گیٹ سے کافی ادھر ہی تھا کہ
 دو دوڑتے ہوئے سائے اس کے قریب سے گزر گئے چونکہ ہسپتال کے اس
 حصہ میں روشنی برائے نام ہی تھی ادویوں بھی یہ سائے کچھ زیادہ ہی جلدی میں
 معلوم ہوتے تھے۔ اس لئے وہ عمران کو تو نہ پہچان سکے البتہ عمران نے انہیں

بھوک، پاس اور زخموں کی وجہ سے عمران کے جسم میں اس قدر کمزوری
 آچکی تھی کہ وہ باوجود کوشش کے ان لوگوں کا ساتھ نہ دے سکا اور وہ دوڑتے
 ہوئے گیٹ پر پہنچ گئے لیکن گیٹ پر موجود چوکیدار نے انہیں مشکوک حالت
 میں دوڑتے دیکھ کر فوراً گیٹ بند کر کے خطرے کی سیٹیاں بجانی شروع کر
 دیں چونکہ ان لوگوں کے پاس وقت بہت کم تھا اس لئے ناز نے چوکیدار کو انداز
 پہنچنے سے پہلے ہی اپنی بریزر سے ننھا سا سائیلنسر لگا دیا اور نکال کر چوکیدار

کے دل کا نشانہ لے کر فائر کر دیا چونکہ گولی بہت قریب سے چلائی گئی تھی۔ اس لئے جو کیدار کسی قسم کی آواز نہ کالے بغیر ہی زمین پر گر کر چند لمحوں میں ٹھنڈا ہو گیا ادھر سہیل نے دروازہ کھول دیا تھا لہذا دونوں دوڑنے کی ہی سہی حالت میں بالکل نکل گئے۔ چونکہ ان لوگوں کو چند لمحہ گیٹ پر رکن پڑ گیا تھا اس لئے عمران نے ان لمحات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے درمیانی فاصلہ کافی حد تک کم کر لیا اور پھر ان کے پیچھے دوڑتا ہوا وہاں تک پہنچ گیا جہاں ان کی گاڑی کھڑی تھی وہ لوگ نہایت عجل سے جیپ میں سوار ہو کر ایک طرف کو روانہ ہو گئے۔ عمران اس خونی جیپ کو بھی خوب اچھی طرح پہچانتا تھا۔ اور ابھی وہ ٹیکسی کی تلاش میں ادھر ادھر دیکھ ہی رہا تھا کہ ایک ہولناک دھماکہ کی وجہ سے زمین لرز اٹھی اور وہ جہاں کھڑا تھا۔ اپنے دونوں کان دبا کر وہیں گر گیا۔

پھر یکے بعد دیگرے تین دھماکے اور ہوئے اور نتیجہ میں ناصرف ہسپتال کی عمارت کا بہت سا حصہ جلنے کے ڈھیر میں تبدیل ہو گیا بلکہ کچھ ٹائم بموں اور کچھ برقی تاریں ٹوٹ جانے کی وجہ سے چند لمحوں ہی میں ہسپتال سے شعلے اٹھنے لگے گوکہ برقی تاریں ٹوٹ جانے کی وجہ سے بجلی کی سپلائی تو بند ہو گئی تھی لیکن ہسپتال سے بلند ہونے والے شعلوں نے نہ صرف ہسپتال بلکہ قرب و جوار کے علاقوں کو بھی پوری طرح منوا کر رکھا تھا اور باوجود سخت سردی کے اس آگ کی تپش دور دور تک پہنچ رہی تھی اس لئے ہسپتال کے قریب جانا تو کسی طرح بھی ممکن نہ رہا تھا۔

ابھی عمران سڑک کی ایک سائیڈ پر ایک بڑے درخت کے نیچے لیٹا تھا۔

یونکہ دوڑنے کی وجہ سے اس کے زخموں میں اٹھنے والی ٹیسیں اسے
 لٹکا ہونے کی اجازت ہی نہ دے رہی تھیں کہ سر سلطان کی گاڑی اس کے
 زریب آکر رک کی اور پھر اس کی نظروں کے سامنے ایک فلم سی چلتے لگی اور
 بلیک زیرو کے پھوٹ کر رونے۔ تک کے مناظر اس کی نظروں کے سامنے
 سے گزر گئے اور پھر وہ لٹکھڑاتے قدموں سے آگے کی جانب بڑھنے لگا چونکہ
 زریب کیٹ کے خوفناک سائروں کی آواز پر گزرتے لمحے کے ساتھ ساتھ اس کے
 زریب سے قریب تر ہوتی جا رہی تھی۔ اس لئے اس نے سوچا کہ جب تک !
 اتر بلیک کی گاڑیاں گزرنے جاویں سڑک پر کسی ٹیکسی رکشہ کا ملنا ناممکن ہے۔
 ہ ایک لمحہ بھی ضائع نہیں کرنا چاہتا تھا۔ کیونکہ اسے خود سے زیادہ جو لیا
 خیال تھا جو بے ہوشی کی حالت میں اس کی نظروں کے سامنے سے جا ٹھی
 لی تھی۔ اس لئے وہ لٹکھڑاتے قدموں سے آگے بڑھتا رہا۔

گوکہ وہ خود کو ناپا کر کے بلیک زیرو اور سر سلطان سے مدد حاصل کر سکتا
 تھا۔ لیکن اسے خطرہ تھا کہ اتنے بہت سے لوگوں کے درمیان مجرموں کے
 دمی بھی ضرور ہوں گے اور سر سلطان یا بلیک زیرو کی زبان سے نکلا ہوا
 فظ بنا بنا یا کھیل بگاڑ دے کیونکہ وہ یہ تو فیصلہ کر ہی چکا تھا کہ مجرموں کی
 گرفتاری تک کسی حالت میں بھی خود کو مجرم پر نظر نہیں پھرنے دے گا



پاکستان کا وقت

رات کے بارہ بجے کا عمل ہو گا جب ایک ٹیکسی دانش منزل کے دریا منے رکی اور ڈرائیور نے باہر نکل کر کال بیل کے بٹن پر انگلی رکھ دی۔ چند لمحے ٹرن کی آواز کے بعد گیٹ میں سے چھوٹے دروازے کی کھلنے کی آواز سن کر ڈرائیور نے سوچ سمجھ کر انگلی اٹھا لی تو جوزف نے پہلے ریوالور والا ہاتھ باہر نکال کر اچھڑا دیا۔ سچی سچی کہہ دوں گا کہ نہایت مؤدب انداز میں پوچھا۔ کون ہے بھائی اس وقت جوزف کا لہجہ نہایت ہی تھکا ہوا تھا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ کافی دیر تک روتا رہا ہے۔

کیونکہ ٹیکسی کی تیلیاں بند تھیں اور وہ کھڑی بھی قدرے تاریکی میں تھی اس لئے جوزف کو ٹیکسی کا تو لیس ہو کر سہی نظر آ رہا تھا۔ البتہ ڈرائیور گیٹ کی روشنی میں ہونے کی وجہ سے پوری طرح نظر آ گیا تھا لیکن ڈرائیور کے بولنے سے پہلے ہی ٹیکسی میں سے آواز آئی۔

بھائی کالے دیو کیا دروازہ نہیں کھولو گے۔

بھب..... بھوت..... باس کا بھوت۔

جوزف نے آواز پہچان کر بھوت۔ بھوت چنچتے ہوئے دروازہ بند کر لیا۔ لیکن دروازے پر کھڑا ڈرائیور ٹیکسی میں بیٹھا عمران جوزف کے بھوت بھوت کے نعرے سن رہے تھے جوزف کے خوفزدہ ہو کر دروازہ بند کرنے سے عمران یہ بھی سمجھ چکا تھا کہ اب کم از کم جوزف تو ہرگز دروازہ نہ کھولے گا۔ کیونکہ عمران یہ جانتا تھا کہ یہ افریقہ کا جنگلی اگر دنیا میں کسی چیز سے ڈرتا ہے۔ تو وہ ہے بھوت حالانکہ اس کی اپنی شکل بھوت سے بھی زیادہ خوفناک تھی جو رات کی تاریکی میں اور بھی خوفناک ہو جاتی تھی۔

چونکہ عمران کی زخموں میں درد اور پیاس کی وجہ سے بری حالت نہورہی تھی۔ اس لئے وہ جلد از جلد گیٹ کھلوانا چاہتا تھا لیکن جوزف کی آواز سے اندازہ ہوتا تھا کہ وہ گیٹ سے کافی دور جا چکا ہے۔ پھر جوزف کی بھوت۔ بھوت کی چیخوں میں کئی آوازیں گڈمڈ ہو کر رہ گئیں۔ جن میں بلیک زیرو کی بحیثیت ایکٹو اور جوہیا کی آواز نمایاں تھی۔ جوزف یہ کیا بد تمیزی ہے۔ اب تمہیں خواب میں بھی بھوت نظر آنے لگے ہیں۔

بلیک زیرو نے ایکٹو کی بھرائی ہوئی آواز میں جوزف کو ڈانٹا تو جوزف سے لرزاتی ہوئی آواز میں کہا۔

سر.... سر۔ باہر ایک کار میں باس کا بھوت بیٹھا تھا۔ بھوت

نظر نہیں آتے نا؟ اس لئے مجھے اس کی شکل تو نظر نہیں آئی البتہ آواز سنائی دے گی ہے جو ہر طرح باس کی تھی۔

سر— عمران صاحب کے غم نے جوزف کے ذہن پر بہت برا اثر ڈالا ہے اس لئے آپ اسے معاف کر دیں میں باہر نکل کر دیکھتی ہوں کہ معاملہ کیا ہے۔

نہیں جو لیا تم سب لوگ یہی ٹھہرو معاملے کا میں پتہ لگاتا ہوں سر۔ اس ملک کے لئے آپ کی جان بہت قیمتی ہے جبکہ دشمنوں نے قدم قدم پر اپنی سفاکی کا جان بچھا رکھا ہے۔
جو لیا میں تم سے زیادہ جانتا ہوں کہ مجھے کیا کرتا ہے وہ معاملہ جا کا تو ہر انسان کی جان قیمتی ہوتی ہے۔

بلکہ زبرد اپنا سیاہ نقاب ہوا میں لہراتا ہوا گیٹ کی جانب بڑھ گیا لیکن آج اس کے لہجے میں وہ پہلے والی کی کڑھکی نہیں تھی البتہ زبرد پرستور قائم تھا چونکہ تمام سیکرٹ ممبران گیٹ کے قریب آچکے تھے۔ لیکن اکیٹو کے اس دو ٹوک جواب کے بعد کسی کو مزید کچھ کہنے کی جرات نہ ہوئی۔ اس دوران میں عمران بھی ٹیکسی سے نکل کر گیٹ کے قریب آچکا تھا لیکن اس کی ٹانگیں بالکل جواب دے گئی تھیں شاید اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ اب اپنے آپ کو محفوظ سمجھ رہا تھا۔ وزیر نے پہلے تو اس نے اسی حالت میں کشا ہی سفر پیدل کیا تھا۔ اور وہ بھی تقریباً دوڑتے ہوئے لیکن ٹیکسی میں سوار ہوتے ہی اس کی ہمت جواب دے گئی تھی اور دانش منزل کے

پر پہنچ کر تو اس میں ملنے کی جرات بھی نہ رہی تھی اس لئے وہ چاہتا تھا کہ
ان کو اندر لے جائے لیکن جوزف کی بیوقوفی کی وجہ سے ایک نیا سنگامہ
راہ ہو گیا تھا جبکہ اس پر ایک ایک لمحہ بھاری گزر رہا تھا۔

آخر تنگ آ کر وہ یکسی سے نکلنے کے بعد جوں توں گیٹ پر پہنچا اور پھر
ہی بلیک زیرو نے گیٹ کھولا وہ چکر اکر زمین پر ڈھیر ہو گیا۔
چونکہ بلیک زیرو گرتے ہوئے عمران کی شکل دیکھ چکا تھا اور چند گھنٹے
پہلے ہی اس نے ہسپتال میں اسے اسی حالت میں دیکھا تھا۔ اس لئے
ٹٹ پر ہلکی روشنی ہونے کے باوجود وہ اسے پہچان گیا اور اس کے
جوں سے حیرت میں ڈوبی ہوئی آواز نکلی۔

عمران -

چونکہ ایکسٹو کی یہ آواز تمام ممبروں نے سُن لی تھی اس لئے انہیں اپنے
جیسٹو کی بصارت پر شک ہونے لگا کیونکہ کچھ ہی دیر پہلے تو اسی ایکسٹو کی
زبانی انہیں معلوم ہوا تھا کہ عمران کی لاش ہسپتال کے بلے میں دب کر
رہ گئی ہے۔

جولیا یہ عمران ہے اسے فوراً اٹھا کر آپریشن تھٹر میں لے چلو۔

سر..... سر..... یہ..... یہ

جولیا یہ تو مجھے بھی معلوم نہیں لیکن میں جوزف کی طرح اتنی موٹی عقل
سہا مالک بھی نہیں کہ آنکھوں دیکھی اور کانوں سنی کو جھٹلا کر ایک نئی راہ نکالوں
فے السمال ہمارے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ یہ عمران ہے یہ معجزہ کس طرح ہوا

اس کے متعلق عمران ہی کچھ بتا سکے گا۔

بلیک زیرکویہ کہتے ہوئے پورا گیٹ کھول دیا چونکہ جوزف بھی

گیٹ کی طرف دیکھتا ہوا سب باتیں سنا رہا تھا پھر جونہی بلیک زیرک نے گیٹ کھول
اس نے اپنی جگہ سے چھلانگ لگائی اور اپنے بھاری بھرکم جسم کے ساتھ صوب
کے سروں پر سے گزرتا ہوا جویا اور بلکہ بلیک نے رو سے بھی تنگے ہوش پڑے
تک پہنچ گیا اور دوسرے لمحے اسے کانٹھے پر ڈال کر آپریشن تھیٹر کی
جانب دوڑنے لگا۔

بلیک زیرک نے آپریشن تھیٹر کی تیز روشنی میں یہ اناڑہ لگاتے ہوئے

کہ عمران کی اس وقت بے ہوشی کی وجہ زخموں کی تکلیف سے زیادہ جسمانی
کمزوری ہے۔ الماری سے گلوکوز کی ایک بوتل نکالی کہ اس کے بازو میں
لگا دی اور ایک بڑی سی بوتل سے ایک دو ایک چھوٹی بوتل

میں ڈال کر جویا کو حکم دیا کہ وہ قطرہ قطرہ عمران کے منہ میں ٹپکاتی رہے
ابھی گلوکوز کی آدھی بوتل ہی عمران کے جسم میں گئی تھی کہ اس نے ایک

آنکھیں کھول کر جویا کے افسردہ سے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ خدا
تیرا شکر ہے کہ تو نے اپنے بندوں سے جو جنت میں حوروں کا وعدہ کیا تو
وہ پورا کر دیا اب میں اس کو چھوڑ کر کبھی دنیا میں واپس نہیں جاؤں گا خواہ
میں جرائم پیشہ لوگوں کی پوری طرح اجارا داری ہو جائے۔

عمران تم نے ہم لوگوں کو صبر آزمائے گھڑیوں سے گزارا۔

جویا نے نہایت بہرے لہجہ میں کہا تو عمران نے ایک کرسی پر بیٹھ کر

کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

جنت کی حور کسی نیک بندے کی انتظار میں صبر آزاں گھڑیوں سے گزرتا ہی پڑتا ہے۔ لیکن جنت میں یہ موت کا فرشتہ کہاں سے آگیا۔

عمران تمہاری زندگی پر میں پوری ٹیم کی جانب سے مبارکباد دیتا ہوں۔

جناب ٹیم کی جانب سے مبارکباد یا گلوکوز کی آدھی بوتل میرے جسم کو پوری لرح توانائی تو نہیں پہنچا سکتی جبکہ میں کچھ کھائے پئے تقریباً پچیس گھنٹے موت کے فرشتوں سے برد آزار ماہوں ایک مرتبہ تو انہوں نے مجھے اٹھا کر جہنم کے شعلوں میں پھینک دیا تھا۔ پھر کچھ رحم دل فرشتوں نے مجھے وہاں سے نکال دیا۔

چند آج شام کا کھانا کسی نے بھی نہ کھایا تھا اور اب عمران کو سلنے زندہ پا کر سب کی بھوک بیدار ہو گئی تھی۔ اس لئے ایکسٹونے صفدر کو حکم دیا کہ وہ چھوٹی گاڑی میں جوزف کو ہمراہ لے جاکر بازار سے سامان خورد و نوش لے آئے۔

جو خوف کا دل تو نہ چاہ رہا تھا کہ وہ عمران سے ایک لمحہ کے لئے بھی

لمبیدہ ہو لیکن عمران کے اشارہ پر بلیک زیرو یہ آرڈر دینے کے بعد پالمبا سانقاب ہلاتا ہوا اپنے کمرے میں چلا گیا تو جوزف کو مجبوراً عمران سے لمبیدہ ہو کر صفدر کے ہمراہ جاتا پڑا۔

عمران کی موت کے غم اور پھر زندگی کی خوشی نے جو لیا کو ہر طرف سے بیگانہ رکھا تھا اگر کوئی اور وقت ہوتا تو وہ ایکسٹو کو اتنی دیر تک اپنے اس قدر ریب پا کر خوشی سے پھولی نہ سماتی یہ تو وہ لمحات تھے جن کے لئے وہ ہمیشہ ترسا

نی تھی۔ اور آج تو ایکسٹو کا لہجہ بھی نہایت نرم اور پر خلوص تھا ورنہ عام حالات

میں تو معمولی معمولی بات پر جھاڑ دینا ایکسٹو کی عادت میں شامل تھا۔ ایسا معلوم کر پتھر کا ایکسٹوموم کا بن چکا ہے اور جولیا کو اس بات کا اس وقت احساس ایکسٹو آپریشن قہیطر سے نکل گیا ورنہ اب تک تو وہ عمران ہی میں کھوٹا عمران یہ سب کیا ہے تمہاری موت کی خبر نے تو پوری ٹیم کلمہ زخموں کی ڈرینگ ڈھنگ سے ہونے اور جسم میں عنایت پہنچ کی وجہ سے عمران اب پوری طرح ہوش میں آچکا تھا اور ملاقت کے سناہ اس کی رگِ طراقت بھی پھڑک اٹھی تھی اس لئے اس نے جولیا کی طرف سے نظروں سے دیکھنے ہوئے جواب دیا۔

جولی دراصل کل شام ایک جنت نما مقام پر میری نظر ایک گئی۔ اور اس حُود نے میری چاہت کو دیکھتے ہوئے مطالبہ کیا کہ اگر نامی لڑکی کی دم چھوڑ دو تو میں تمہیں اپنی دم پکڑا سکتی ہوں۔ لیکن میں اس کی اس بات کو تسلیم نہ کیا تو وہ مجھے سوچنے کا ٹائم دے کر وہاں چلی گئی۔ اور اس کے جانے کے بعد مجھے جنت کے اس خوبصورت ٹکڑے پر حیرتِ فضول نظر آنے لگی لہذا میں بھی چوڑیاں بھرتا اس کے تعاقب پر ہو گیا۔ اور میں نے قریب پہنچ کر دیکھا کہ شیطان بھی اس حُود کے ہمراہ چلے تھے لیکن میں کسی بات کی پرواہ کئے بغیر اس حُود کا تعاقب کرتا رہا۔ بھی جانتی ہو کہ میں رقیبوں کی ہمراہی کا حامی ہو چکا ہوں یہاں بھی تو نیویر جیسے کو برداشت کرنا پڑتا ہے۔

عمران نے یہ کہنے کے بعد کنکلیوں سے ادھر دیکھا جہر تو یہاں چوڑیاں

تھے چونکہ ان دونوں پر نیند نے غلبہ حاصل کر رکھا تھا اس لئے دونوں ہی منہ کے عجیب عجیب سے پوز بنا کر ادھر ادھر بھول رہے تھے ورنہ اگر تنویر عمر ان کے یہ جملے سن لیتا تو ضرور کوئی نہ کوئی ہنکا مہ کھڑا کرتا۔ جو بیان تو صرف مسکراہٹ پر اکتفا کرتے ہوئے کیا۔

ہاں تو تم دو رقیبوں اور ایک حور کے پیچھے چلتے رہے۔

نہیں جو بیا چلتا نہیں رہا بلکہ ان کی جیب کے پیچھے اپنی مرحوم ٹوسیٹر دوڑاتا رہا شاید ان لوگوں کا خیال مجھے بارڈر کے اس طرف دوسرے ملک میں پھینکنے کا تھا لیکن جب وہ لوگ جہنم کے قریب پہنچے تو اس حور کے آنکھ کے اشارہ نے مجھے اٹھا کر جہنمی شعلوں کے حوالے کر دیا اور پھر جو نہی میرے جسم کو تپش محسوس ہوئی میری آنکھ کھل گئی اور..... اور

شاید جوزف صفر رکھنا لے کر آچکے ہیں لہذا کھانا کھایا جائے اس کہانی کا دوسرا حصہ بعد میں سناؤں گا۔



اس نے چہرے کے زخموں بلکہ مکمل چہرے ہی کو ایک مصنوعی جھلی کے نیچے چھپاتے وہ دانش منزل سے باہر نکلا اور پھر قریب سے گزرتی ٹیکسی رکوا کر سر سلطان کے دفتر کی جانب چل دیا ابھی ٹیکسی دفتر سے کافی ادھر ہی تھی کہ ایک شاندار قسم کی ایئر کنڈیشنڈ امپالانے ٹیکسی کو اوروٹیک کیا تو ٹیکسی کو پھلی سیٹ پر بیٹھا عمران چونک کر ایک دم سیدھا ہو گیا۔

اس کے یوں ایک دم چونکنے کی وجہ نہ تو اوروٹیکنگ تھی اور نہ ہی گاڑی کا قیمتی ہونا۔ کیونکہ اتنے بڑے شہر میں ایک سے ایک شاندار اور قیمتی گاڑیاں موجود تھیں اور جہاں ٹریفک جیونٹیسوں کی طرح ہواؤں کسی گاڑی کا اپنے آگے جانے والی گاڑی سے آگے گزرنے کا کوئی نئی یا عجیب بات نہ تھی ورامل اس کے چونکنے کی وجہ وہ شخص تھا جو اس گاڑی کو ڈرائیور کر رہا تھا عمران کو احساس ہو رہا تھا کہ اس نے اس شخص کو اس سے پہلے کہیں دیکھا ہے۔ اور ذہن پر

زیادہ زور ڈالنے سے اسے کیفے رینو کی وہ شام یاد آگئی جب وہ تازہ اردو مردوں کا تعاقب کر رہا تھا اسے یقین ہو گیا کہ امپالا کا ڈرائیور ان دونوں مردوں میں سے ایک ہے لہذا اس نے ٹیکسی ڈرائیور کو امپالا کا تعاقب کرنے کا کہا۔ اور دونوں گاڑیاں آگے پیچھے مختلف سڑکوں پر دوڑتی ہوئیں دفتر وزارت داخلہ میں داخل ہو گئیں۔

امپالہ کے دفتر میں داخل ہونے پر ٹیکسی ڈرائیور نے سوالیہ نظروں سے ایک لمحہ کے لئے عمران کی طرف دیکھا تھا اور پھر اس کا اشارہ پا کر ٹیکسی کو اندر سے کیا تھا۔ امپالا کو سر سلطان کے دفتر کے سامنے رکتے دیکھ کر عمران نے ٹیکسی ڈرائیور سے کہا۔ دوست تم بھی گاڑی کو امپالا سے تھوڑا آگے جا کر روک دو لگتا ہے آج کی تہاری پوری دباڑی میرے ذمہ ہوگی ویسے فکر نہ کرنا کرایہ معقول ملے گا۔ یہ کہہ کر وہ سر سلطان کے دفتر کے برآمدے کی جانب چل دیا کیونکہ امپالا سے اترنے والا سیٹھ نما انسان برآمدے کی سیڑھیاں چڑھ رہا تھا اس کی عمران کی جانب بینہ نہ تھی۔ اس لئے عمران پوری طرح تونہ دیکھ سکا البتہ اس نے اتنا ضرور محسوس کیا کہ وہ چہرے پر یوں ہاتھ پھر کر جیسے گرد صاف کر رہا ہو وہی ہاتھ اور کوٹ کی جیب میں لے گیا۔ اور پھر دروازے پر بیٹھے اردلی سے اجازت لئے بغیر ہی مکرے میں داخل ہو گیا۔

اردلی کا سر جھکا کر موڈب کھڑا ہونا اور اس کا اجازت لئے بغیر بلا جھجک اندر داخل ہونا اس بات کے آئینہ دار تھے کہ وہ شخص اکثر و بیشتر سر سلطان سے ملنے کے لئے آتا رہتا ہے اور سر سلطان کے بھی اس سے گہرے مراسم ہیں۔

اگر عمران بھی اپنی اصلی شکل میں ہوتا تو۔ اردلی اسے بھی یقیناً اسی خندہ پیشانی سے اندر جلنے دیتا۔ اور اگر وہ اردلی سے زبردستی کہے اندر داخل ہو بھی گیا تو خود سر سلطان اسے دھکے مروا کر باہر نکلوا دیں گے جبکہ اس وقت وہ اندر جانے کی سخت ضرورت محسوس کر رہا تھا آخر اس کی ریڈی میڈ کھوپڑی نے ایک سکیم سوچ ہی لی اور وہ ————— نوکل کال آفس کی جانب بڑھ گیا اور پھر غبرڈ اگل کرنے کے چند لمحے بعد ہی سر سلطان کی آواز آئی۔

ہوم سیکریٹری سپیکنگ۔

جناب میں طاہر یول رہا ہوں۔

طاہر کا نام سن کر سر سلطان نے کنکھیوں سے سیٹھ کی طرف دیکھا جو آنکھیں بند کر کے کرسی پر پھیلا پڑا تھا۔ اور پھر گفتگو میں احتیاطی انداز اختیار کرتے ہوئے کہا۔

کہو کیا کہنا چاہتے ہو میں سن رہا ہوں۔

عمران بھی یہ بات تو سمجھتا تھا کہ میر سلطان گفتگو میں اتنی رازداری کیوں برت رہے ہیں لہذا اس نے بھی نہایت اختصار سے کام لیتے ہوئے کہا

جناب میں صفر نامی اپنا ایک ممبر آپ کے پاس بھیج رہا ہوں چونکہ صفر میک اپ میں ہوگا آپ اسے پہچان تو نہ سکو گے لیکن آپ اسے اندر آنے کی فوری اجازت دیدیں۔

لیکن.....

جناب میں جانتا ہوں کہ آپ اس وقت معروف ہیں لیکن اس کی موجودگی

ہی میں مفدر کا کمرے میں آنا اشد ضروری ہے۔

ٹھیک ہے وہ کتنی دیر میں پہنچ رہا ہے۔

بس جناب آپ اردلی کو ہدایت کر دیں مجھے امید ہے کہ وہ بلڈنگ میں

داخل ہو چکا ہو گا۔ تھینک یو جناب۔

سر سلطان رسیور کرپٹل پر ڈلنے کے بعد کال بیل پر انگلی ماری تو اردلی

فوراً کمرے میں داخل ہو گیا اور سر سلطان اس کی طرف دیکھے بغیر حکم دیا۔

میرا ایک مہمان آرہا ہے اسے اندر آنے دینا۔

بہتر جناب۔

اردلی یہ کہنے کے بعد باہر نکل گیا تو سیٹھ نے کسی پر سنبھلتے ہوئے کہا۔

آپ کے مہمان آرہے ہیں اس لئے مجھے اجازت دیں میں پھر کبھی وقت

آ جاؤں گا حاصل میں تباہ ہونے والے ہسپتال کے متعلق بات کرنے آیا تھا۔

سیٹھ صاحب۔ یہ تو بہت ہی اچھی بات ہے۔ کہ اس قسم کی نیک گفتگو

کسی دوسرے شخص کے سامنے ہو کیونکہ آنے والا میرا خاص عزیز ہے اس لئے

اس کے سامنے اس قسم کی گفتگو ہے آپ کی عزت تو بنے ہی گی۔ لیکن اس میں

بیرہمی عزت ہے اور پھر آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ دیئے سے دیا جلا یا جلتا

ہو سکتا ہے۔ اور لوگ بھی آپ کی گفتگو سے اثر لے کر نیک کاموں میں حصہ

لینا شروع

ابھی سر سلطان کا جملہ پورا بھی نہ ہوا تھا کہ ایک نوجوان کمرے میں داخل

ہوا اور دوسرے سلطان کے قریب بیٹھے شخص کو نگہری نظروں سے دیکھتا ہوا

ایک خالی کرسی پر بیٹھ گیا کیونکہ سرسلطان کے قریب بیٹھے شخص کی وہ شکل ہرگز نہ تھی جو امپالاسے نکل کر سرسلطان کے برآمدے کی سیڑھیوں تک آئی تھی۔
کمرے میں چند لمحے کے لئے مکمل سکوت طاری ہو گیا تھا پھر سرسلطان ہی نے اس مہر خاموشی کو توڑتے ہوئے کہا۔

سیٹھ صاحب یہ ہیں میرے عزیز مسٹر صفدر

اور صفدر صاحب یہ ہیں اس ملک کی مشہور مخیر ہستی سیٹھ باطل والا جو نیکی کے کاموں میں حصہ لینے کے لئے پیش پیش رہتے ہیں لیکن انہیں شہرت سے کوئی دلچسپی نہیں بلکہ نیک کاموں میں یہ شہرت کے سرے سے قائل ہی نہیں اب بھی یہ یقیناً کسی نیک کام ہی کے سلسلہ میں تشریف لائے ہیں۔
سرسلطان یہ کہہ کر خاموش ہو گئے۔ تو سیٹھ باطل والا اور صفدر کے روپ میں عمران نے کافی گرجموشی سے ہاتھ ملائے اور پھر چند لمحے کی خاموشی کے بعد سیٹھ باطل والانے کہنا شروع کیا۔

سلطان صاحب کل رونما ہونے والے حادثات کا ہم کو دلی افسوس ہے اور زیادہ افسوس ناک سانحہ ہسپتال والا ہے اس ظالمانہ اقدام کے ذمہ دار مجرمان کو گرفتار کر کے کیفر کردار تک پہنچانا تو حکومت کا کام ہے میں اس لئے آپ کے پاس حاضر ہوا ہوں کہ تباہ شدہ عمارت کی از سر نو تعمیر کا خرچ میں اپنے ذمہ لینا چاہتا ہوں۔ اور اس سانحہ میں ہلاک ہونے والوں کی لاشیں تیار کی جائیں تاکہ ان کی بھی کچھ مالی امداد کی جائے اس سلسلہ میں آپ دس ہزار روپیہ فی کس کا اعلان کر دیں۔

سیٹھ صاحب یہ آپ کا اتنا بڑا نیک قدم ہے کہ تاریخ عالم کبھی اسے فراموش نہ کر سکے گی۔ بحرِ حال میں ابھی لمبیں مکمل کرنے کا حکم دیتا ہوں اور محکمہ تعمیرات کے ذمہ دار افراد کو بلا کر تعمیرِ عمارت پر بھی ڈسکس کرنے کے بعد کل آپ کو تفصیل سے آگاہ کر دیا جائے گا۔

ٹھیک ہے فی الحال آپ عمارت کی تعمیر کے سلسلہ میں بطور پیشگی یہ ایک کروڑ روپے کا چیک لکھ لیں۔

سیٹھ صاحب یہ آپ کا قوم پر بہت ہی بڑا احسان ہے۔

سر سلطان نے سیٹھ بائبل والا کے ہاتھ سے چیک لے کر دراز میں رکھتے ہوئے کہا تو سیٹھ نے نہایت خندہ پیشانی سے جواب دیا۔

نہیں سلطان صاحب اس میں احسان کی کوئی بات نہیں جب وہ نیلی چھتری والا دیتا ہے تو پھر کیوں نہ حاجتمندوں پر خرچ کیا جائے حلال کی گمانی کو حلال جگہ ہی لگنا چاہیے۔ ورنہ دولت کے تو اور بھی بہت سے معارف ہیں۔

جیک سیٹھ صاحب اگر آپ جیسے دو چار آدمی اور میدانِ عمل میں آجائیں اور اپنی دولت کو تجویروں میں بند رکھنے کی بجائے حاجتمندوں کی ضرورتوں پر خرچ کریں تو میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ اس ملک میں کوئی غریب نہ رہے گا۔ اور ان کی دولت میں بھی کمی نہ آئے گی۔

سلطان صاحب آپ درست کہہ رہے ہیں لیکن ان سانپوں کو کون سمجھائے جو اپنی ناجائز ذرائع سے گمانی دولت پر کنڈلی مار رہے ہیں

اچھا اب مجھے اجازت دیں۔

سیٹھ بائل والا نے پہلے سرسلطان اور پھر عمران سے ہاتھ ملایا اور کمرے سے باہر نکل گیا تو عمران بھی اپنی جگہ سے اٹھا اور چھلانگ لگا کر پشت والے کمرے سے نکل گیا اور سرسلطان کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا کیونکہ اس دروازے کا صرف عمران کو علم تھا اور صفدر تو یوں بھی ان کے کمرے میں پہلی مرتبہ آیا تھا۔ وہ سوچنے لگے کہ صفدر کون ان کے کمرے میں واقع اس دروازے کا کس طرح علم ہوا۔

عمران خفیہ دروازے سے نکل کر ٹیکسی تک پہنچا تو امپالا میں گیٹ سے باہر نکل رہی تھی لہذا اس نے ٹیکسی کی پچھلی سیٹ پر بیٹھتے ہوئے ڈرائیور سے کہا۔

چلو پیارے امپالا کی دم کے پیچھے پیچھے چلو لیکن ہمارا درمیانی فاصلہ اتنا ہونا چاہیے کہ امپالا ہماری نظروں سے اوجھل نہ ہو جائے یعنی امپالا پر نظر رکھتے ہوئے درمیانی فاصلہ زیادہ سے زیادہ رکھو۔

عمران کے اس حکم پر ڈرائیور نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو ایک دم گھبرا گیا اور ہٹکلاتے ہوئے بولا۔

آ..... آپ

چونکہ عمران نے صفدر والا میک اپ ختم کر کے ایک اور مصنوعی چہرہ چڑھا لیا تھا اس لئے ڈرائیور کی گھبراہٹ سے لطف اندوز ہوتا ہوا بولا۔
پیارے ابھی تو میں نے اپنا چہرہ بدلا ہے اگر آواز بھی بدل لی تو تم ٹیکسی چھوڑ کر جاگ جاؤ گے یا مجھے دھکے مار کر نیچے اتار دو گے دراصل مجرموں کو

گرفتار کرنے کے لئے سہیں بھی بہت سے پا پڑیلنے پڑتے ہیں ورنہ خوشی سے کون یہ مدار یوں کے سے کرتب کرتا ہے ۔

عمران بوتلار ہا اور ٹیکسی امپالا کے تعاقب میں مختلف سڑکوں پر دوڑتی رہی کیونکہ یہ تو ٹیکسی ڈرائیور بھی سمجھ چکا تھا کہ اس کے پنجر کا تعلق پولیس کی کسی اعلیٰ ڈیپارٹمنٹ سے ہے جو اتنے امیر آدمی کا تعاقب کر رہا ہے ۔ کیونکہ نیو ماڈل ایر کنڈیشنڈ امپالا اس شخص کی امارت کا زندہ ثبوت تھا لہذا ڈرائیور مزید مؤدب ہو گیا تھا ۔ اور عمران سے زیادہ وہ آگے جاتی امپالا پر نظر رکھے ہوئے تھا ۔

دونوں گاڑیاں آگے پیچھے دوڑتی شہر سے باہر نکل آئی تھیں اور اب کارخ لب دریا واقع کیفے رین بوٹ کی طرف تھا عمران نے مہر خاموشی کو توڑتے ہوئے ڈرائیور سے کہا ۔

میں اس گاڑی کی منزل مقصود سمجھ گیا ہوں ۔ اس لئے درمیانی فاصلہ ور بڑھا لیا تاکہ انہیں کسی قسم کا شک نہ ہونے پائے ۔

عمران کے حکم پر ڈرائیور ایک سیلٹر پر دباؤ کم کرنا شروع کر دیا اور ایسی کی رفتار بتدریج کم ہونی شروع ہو گئی تو درمیانی فاصلہ بڑھنا شروع ہو گیا جب ٹیکسی کیفے رین بوٹ کے پارکنگ شیڈ میں داخل ہوئی تو سب سے پہلے اس کی نظر ایک خصوصی جگہ پر کھڑی امپالا پر پڑی گوکہ امپالا کا دوسری گاڑیوں سے کھڑا ہونا کوئی ایسی بات نہ تھی کیونکہ گاڑی قیمتی ہونے کی وجہ سے ہر مالک اتنی احتیاط تو کرتا ہی ہے کہ کوئی دوسری گاڑی اس

سے لگ کر اس کا حسن نہ بگاڑ دے ویسے پارکنگ سٹیڈ میں اس وقت چند گاڑیاں ہی تھیں اور یہ بات بھی کوئی تعجب خیز نہ تھی۔ کیونکہ اس کیفے میں مغرب کے بعد ہی لوگوں کی آمد شروع ہوتی تھی ایسے وقت میں کچھ عیاش طبع جوڑے ہی تنہائی کی تلاش میں ادھر آنکلتے تھے اور کینوں میں بیٹھ کر من مانی کرتے تھے۔ چونکہ یہ کیمین عیاش امیروں نے مستقل طور پر اپنے نام آلاٹ کرائے ہوئے تھے۔ اس لئے مغرب کے بعد سے صبح تک ان کی ملکیت ہوتے تھے۔

ٹیکسی پارک کرنے کے بعد یہ دونوں بھی کیفے کے ہال میں پہنچ گئے۔ جہاں اکثر میزیں خالی تھیں اس لئے عمران نے ہال میں قدم رکھتے ہی امپالہ کے ڈرائیور سہیل کو تو تلاش کر لیا لیکن سیٹھ کا کہیں پتہ نہ تھا انہوں نے چلے وغیرہ پینے کے پہلے پورا ایک گھنٹہ وہاں صرف کیا مگر اس ایک گھنٹہ میں سیٹھ باٹل والا کی شکل کہیں قطر نہ آئی البتہ اس کی نظریں غیر ارادی طور پر اس کمرے کی جانب اٹھتی رہیں جس کے سفید دروازے کے ساتھ آفس کی پلٹ لٹکی ہوئی تھی اور جب یہ دروازہ کسی صورت بھی نہ کھلا تو اس کی ریڈی میڈ گھوڑی میں دروازہ کھولنے کی سکیم آہی گئی اور وہ کافی کا آرڈر دے کر ہال سے باہر نکل گیا کیونکہ اسے چند یا کم از کم ایک مکھی کی اس وقت سخت ضرورت تھی لیکن ایسا معلوم ہوتا تھا۔ مکھیوں کا وجود پوری دنیا سے ختم ہو گیا ہے۔

پھر کیفے سے کافی دوا ایک نوچے فروش کو دیکھ کر اس کا چہرہ خوشی

نے کھل اٹھا اور دوڑتا ہوا خونچہ فروش کے قریب پہنچا تو کبھیوں کے غول کے
 نول دیکھ کر وہ یوں گھومنے لگا جیسے ہفت اقلیم کی دولت اس کے ہاتھ
 آئی ہو حالانکہ پہلے جھپٹے میں صرف چند کھیاں ہی اس کے ہاتھ آئی تھیں۔
 جنہیں مٹھی میں دبا کر وہ دوبارہ مال میں پہنچا تو کافی کا سامان میز پر رکھا
 باجکا تھا۔ اس نے اپنی کرسی پر آرام سے بیٹھنے کے بعد ایک مکھی دودھ
 دان میں پھوڑ دی جس میں کافی میں لانے کے لئے کریم موجود تھی اور دوسری
 چند کھیاں ادھر ادھر اڑا دیں اور پھر نہایت ہی غصہ سے کاؤنٹر کی طرف دیکھتے
 ہوئے کافی سرو کرنے والے ویٹر کو اشارہ سے بولایا اور جب ویٹر گمان
 سے نکلے ہوئے تیر کی طرح ان کے قریب پہنچا تو اس نے نہایت ہی کزخت
 لہجہ میں کہا۔

اوتندور بیٹے مجھے یہ بتا کہ کیفے ہے یا بوچرٹ خانہ۔

چونکہ اس قسم کے لوگ ہر وقت مارنے مرنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔

لہذا ویٹر نے عمران کے جلوں پر برا سامنہ بناتے ہوئے کہا۔

صاحب جی سترافت کی زبان استعمال کرو ورنہ ہم لوگوں کی زبانیں

تم لوگوں سے کچھ زیادہ ہی گندی ہوتی ہیں

تمہاری صرف زبانیں ہی گندی نہیں بلکہ ماحول بھی گندا ہے ابے

الو کے ٹپھو لوگوں کو کھیاں کھلاتے پلاتے ہو۔

لفظ الو کے پٹھے پر غصہ کی وجہ سے ویٹر کی آنکھیں سرخ ہو گئی تھیں

لہذا اس نے کہا جانے والے انداز میں عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

تم بکواس کرتے ہو تائے صاف ستھرے ماحول میں مکھیاں تمہارا باپ
چھوڑ گیا ہے۔
نڑاخ۔

عمران نے زبان سے کوئی جواب دینے کی بجائے اتنا زوردار طھا
دیٹر کے چہرے پر سید کیا کہ نڑاخ کی آواز سے پورا ہال گونج کر رہ گیا اور
پھر اس نے دیٹر کے سنہلنے سے پہلے ہی اسے اٹھا کر سہیل کی جانب
اچھال دیا جو انہی کی میز کی طرف آ رہا تھا پھر دونوں ہی ایک دوسرے
سے ٹکرا کر چند میزوں کو اپنے ساتھ لیتے ہوئے زمین پر ڈھیر ہو گئے
ابعد عمران نے یوں ہاتھ جھاڑتے ہوئے جیسے اس کے ہاتھوں کو گندگی لگ
گئی ہو کہنے میں موجود لوگوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

بھائیو دیکھو ایک اتنے مہنگے زخموں پر مکھیاں اور دیگر گندگی کھلاتے ہیں اور
اگر اس کی نشاندہی کی جائے تو شرمندہ ہونے یا معذرت کرنے کی بجائے برا
دکھاتے ہیں اب آپ ہی ملاحظہ فرمائیں کہ کریم میں مکھی ہے یا نہیں۔

عمران کے یہ کہنے پر لوگ اپنی میزوں سے اٹھ اٹھ کر یوں اس کی میز
کی جانب آنے لگے جیسے کوئی عجیب و غریب چیز دیکھنے آرہے ہوں۔
وہ دیکھو بھائیو چند مکھیاں اس ٹیبل پر بھی بیٹھی ہیں۔ اب آپ لوگ
ہی انصاف کریں کہ قصور کس کا ہے اور کیا ہم لوگ شہر سے اتنی دور اتنے
مہنگے داموں میں یہ گند ہی کھانے آتے ہیں۔

عمران بات کرتا ہوا نکلیوں سے مسلسل آفس کی طرف دیکھ رہا

جب اتنے شور پر بھی آفس کا دروازہ نہ کھلا تو اسے اندازہ ہو گیا کہ آفس سائڈ
 ف ہے لہذا اس نے ہنگامہ گو مزید بڑھانے کے لئے اپنی جگہ سے ٹپ
 اور ہوا میں اڑتے ہوئے ویٹر کی چھاتی پر اتنی زور سے دونوں لائیں رسید
 کیا کہ فرش سے اٹھتا ہوا ویٹر غوں کی آواز میں نکالتا ہوا نہ صرف فرش
 دوبارہ گر گیا بلکہ اس کے منہ سے خون بہنے لگا جس سے اندازہ ہوتا تھا۔
 ضرب کافی شدید آئی ہے اور اب اس کا جائز ہونا معجزہ ہی ہوگا۔
 ویٹر کو دوبارہ فرش پر گرتے دیکھ کر سہیل نے بھی عمران کی جانب چھلانگ
 ماری لیکن چونکہ عمران اس سے غافل نہیں تھا اس لئے وہ سہیل کے
 ہٹار کیٹ سے ہٹ گیا اور سہیل اپنی ہی جھونک میں چند میزوں کے
 پر قلابازیاں کھاتا ہوا دوڑا جا کر اور عمران نے دیکھا کہ کونٹر پر موجود خوبصورت
 لڑکی نے ٹیلیفون کا ریسیور اٹھا کر کچھ کہا اور پھر ریسیور کرڈیل پر رکھ کر
 بال کی طرف دیکھنے لگی۔

چونکہ عمران بھی یہ بات سمجھ چکا تھا کہ لڑکی نے کسی کو اس ہنگامہ کی
 اطلاع دی ہے لیکن وہ یہ بھی دیکھ رہا تھا کہ چار خونخوار قسم کے ویٹر نیم
 اکرہ کی شکل میں اس کی جانب بڑھ رہے ہیں۔ کیونکہ اس کا بدن پہلے ہی
 اپنی زخمی تھا اس لئے شروع سے اس کی یہ خواہش رہی تھی کہ کوئی اس کے جسم
 سے صبح نہ ہونے پائے اب ان چار درندہ بننا ویٹروں کو اپنی جانب بڑھتے
 دیکھ کر وہ چھلانگ لگا کر اٹھتے ہوئے سہیل کے قریب پہنچا اور پھر اس کے گولہوں
 پر اتنی شاندار فلائنگ لگ رسید کی کہ وہ دوڑتا ہوا درمیان والے ویٹر سے

ٹیکر کر اپنے ساتھ ہی رگیدتا ہوا کونٹر سے ٹکرا گیا اور کونٹر پر رکھا فون اور سامان جھٹکا لگنے کی وجہ سے فرش پر گر گیا اور وہ دونوں بھی کونٹر کے قریب ہی دھیر ہو گئے تو عمران نے ایک لمحہ ضائع کئے بغیر قریبی ٹیبیل اٹھا کر باقی دبیروں کی جانب اچھال دی۔

پھر تو ہال میں موجود کراکری اور کرسیاں کونٹر کی جانب اچھاٹنے یعنی ہال میں موجود سب لوگ عمران کی امداد پر اتر آئے تھے۔ تینوں دبیروں پر زخمی ہو کر فرش پر گر گئے جبکہ کونٹر گرل اپنی جان بچانے کھسکے گئے، کچن میں گھسی گئی جب عمران نے دیکھا کہ اچھا خاصا خوبصورت ہال کا بن گیا ہے تو اس نے ایک میز پر کھڑے ہو کر کہا۔

بھائیو! دبیروں کا غنڈوں کو اپنی غنڈہ گردی کی اچھی خاصی مزہ چکی ہے۔ اور جو کچھ ہم کر رہے ہیں وہ تو مالک کا نقصان ہے۔ بجاپارے کا اس میں کوئی قصور نہیں۔

مالک کا سب سے بڑا قصور یہ ہے کہ اس نے اتنے بدتمیز ملازم رکھے ہیں۔

ٹھیک ہے ٹھیک آپ لوگ اپنے ہاتھ روکیں میں آپ سب لوگو نمائندگی کرتا ہوا مالک سے بات کروں گا چونکہ اس کیفے سے ہم سب لوگو استفادہ کرتے ہیں۔ اس لئے اس کی مشکل بکاوڑنا ہمیں زیب نہیں دیتا بھی ہم شریف شہری ہیں کیفے کے دبیروں کی طرح غصے نہیں عمران کی اس تقریر سے لوگوں کا غصہ کم ہوا تو وہ اپنی اپنی

ٹپنے لگے۔ اور جو کمزور دل واقع ہوئے تھے۔ وہ وہاں سے کھکنے لگے۔
 مکہ عمران آفس سے نکلتے وہ شکل دیکھ چکا تھا۔ جو امپالاس دیکھی تھی۔
 اس نے نہایت چالاکی صلح جو بن بیٹھا۔ اور اپنے اس کردار کی وجہ سے
 ملک کی نظروں میں ایک خاص مقام حاصل کر لیا اب مالک کو یہ خبر تو نہ تھی
 فساد کی جڑ بھی یہی چالاک انسان ہے۔ جب منہ کا مہ ختم ہو گیا تو مالک
 نہایت ممنون نظروں سے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے اپنے پیچھے آنے کا
 مارہ کیا اور دو بارہ آفس میں داخل ہو گیا۔

عمران نے مال میں بیٹھے باقی ماندہ لوگوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔
 بھائیو مالک مجھے دفتر میں بلارہا ہے اگر آپ لوگ اجازت دیں تو میں
 اس سے کوئی بات کر لوں۔

اجازت ہے اجازت ہے۔

مال سے بہت سی آوازیں ابھریں کیونکہ مال میں بیٹھے لوگوں کی نمائندگی ٹیکسی
 ریوور نے سنبھال لی تھی اور لوگوں کو ہر کام پر اکسایا بھی ڈرائیور ہی نے تھا۔
 عمران دفتر میں داخل ہوا تو حیران رہ گیا کیونکہ ایئر کنڈیشنڈ تو پورا
 لیفے ہی تھا لیکن دفتر کے تو کچھ ٹھاٹھ ہی زالے تھے۔ وہ کسی ہوٹل مالک
 میں بلکہ ملک کے پرنڈیڈنٹ کا دفتر معلوم ہوتا تھا۔

موسٹ ویلکم نوجوان۔ اگر تم بیوٹے تو ہمارے خوبصورت کیفے کا خانہ
 اب ہو جاتا لہذا ہم تمہارے بے حد ممنون ہیں۔

عمران نے محسوس کیا کہ یہ محض الفاظ ہیں ورنہ لہجہ سے تو ظاہر ہوتا تھا کہ یہ

شخص بے حد مغرور ہے۔

جناب جو کچھ ہوا ہے وہ بہت بُرا ہوا ہے آپ پولیس کو اطلاع دیں
یہ ہنگامے اس کیفے کی ریت بن جائیں گے۔

نوجوان ہم نہیں چاہتے کہ کوئی باوردی پولیس میں اس کیفے
داخل ہو۔ کیونکہ یہ بھی ریت بن سکتی ہے ویسے ہم محلے کو نشانے بنا
پولیس سے بھی زیادہ طاقت رکھتے ہیں پولیس کا کوئی باوردی آدم
آج تک اس کیفے میں داخل نہیں ہوا۔

گرایا یہ کیفے پولیس کی لسٹ میں نہیں ہے
نوجوان یہ بات نہیں بلکہ اصل بات یہ ہے کہ یہ کیفے اشتراک کی دنیا
پر چل رہا ہے اس سے جو بھی آمدنی ہوتی ہے اس میں سے ہم اپنی ذات پر ایک
پانی بھی خرچ نہیں کرتے بلکہ میزوں، میٹیموں، غریبوں کی امداد کرتے ہیں اور
یہی نہیں بلکہ کسپاہی سے لے کر ڈائریکٹر تک ہر آدمی کو اس کا حقہ ہر ماہ یا
سے لے کر سب عیش و عشرت کیلئے بھی اس کیفے میں آتے رہتے ہر
ان سے کسی قسم کی چارج نہیں ہوتی۔

گرایا انٹیلیجنس بھی اپنا حقہ لیتی ہے۔
انٹیلیجنس کا ڈائریکٹر بھی اپنا حقہ لیتا ہے۔
یہ سن کر عمران کو ایک دھوکہ سا لگا اس کے ابا جان بھی منہ ہلکی لینے لگے
گوکہ یہ بات اس کیلئے ناقابل یقین تھی۔
تاہم اس نے اپنی تسلی کیلئے پوچھا۔

ڈائریکٹر انٹیلیجنس کو اس کا حقہ آپ اس کے گھر بھیجتے ہیں یا

خود آکر وصول کرتے ہیں۔

ان کا حق ہمیشہ سپرنٹنڈنٹ فیاض ہی لے کر جاتا ہے۔

پھر تو ہم سیکرٹری بھی اپنا حق ضرور وصول کرتا ہوگا۔ کیونکہ سب سے ذمہ دار آدمی تو وہی ہوتا ہے۔

نوجوان میں جھوٹ نہیں بولوں گا۔ سلطان منتقلی کی صورت میں کچھ نہیں قبول کرتے اور نہ ہی وہ اس قسم کے انسان نہیں ہاں البتہ خاص خاص موقعوں پر تحفہ کی شکل میں میں ان کے ہاں کچھ پہنچا دیتا ہوں اور وہ بھی بمشکل۔ بھر مال اس قسم کے تحائف کو رشوت تو نہیں کہا جاسکتا۔

تم غلط سمجھے ہو نوجوان رشوت تو کسی بھی نہیں کہا جاسکتا اب غریبا اور مساکین کی جو امداد کرتا ہوں وہ رشوت تو نہ ہوئی نا یعنی جو چیز اپنی مرضی سے تحفہ یا امداد کے طور پر دی جائے وہ رشوت نہیں ہوتی۔

عمران نے اس درندہ نما انسان کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا جناب میں اس معاملہ پر کوئی بحث نہیں کروں گا۔ کیونکہ یہ تو اپنا اپنا خیال ہے۔ اب آپ یہ بتائیں کہ میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں۔

میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیفے کی فضا کو پہلے کی طرح خوشگوار بنانے کے لئے مجھے کیا اقدام کرنا چاہیئے۔

آپ پولیس کو اس معاملہ کی خبر دینا نہیں چاہتے یہ ہے بھی درست کہ پولیس کی مداخلت سے فضا خوشگوار ہونے کی بجائے کیفے کی ساکھ مزید بگڑ جائے گی۔ چونکہ عمران یہ تو سمجھ چکا تھا کہ یہ شخص پولیس کو کیفے کی راہ نہیں دکھانا

چاہتا اس لئے اس نے اس کی مرضی کے مطابق کہا تو وہ نہایت پرہیزگار میں
بالکل بالکل نوجوان میرا یہی خیال ہے۔

اچھا تو پھر آپ ایسا کریں کہ کیفے کا عملہ اور خاص طور پر ویسٹروں کو تبدیل
کر کے منہ ب قسم کے ویسٹر بھرتی کر لیں۔

نوجوان تمہاری یہ بات ہے تو مناسب اور قابل قبول لیکن اس
طرح سے بہت سے لوگ بے روزگار ہو جائیں گے جبکہ اس کیفے کی بنیاد
وجہ ضرورت مندوں کی ضرورتیں پوری کرتا ہے دوسرے نئے آدمیوں
کو اس کام کے لئے ٹرینڈ کرنے میں بھی وقت لگے گا۔

عمران سمجھ گیا کہ یہ شخص عملے کو بھی برطرف نہیں کرنا چاہتا ممکن
ان لوگوں کو جو ٹرینڈ دی گئی ہے واقعی دوسرے لوگوں کو دینے میں
لگے اور پھر یہ بھی ممکن نہیں کہ اعتماد کے آدمی فوراً مل جائیں۔ اس نے
اس نے کچھ سوچ کر کہا۔

تو پھر آپ ایسا کریں کہ آپ آدمیوں کو ذرا منہ ب بنائیں اور
لوگوں کو میں سنبھال لوں گا جو اس وقت کیفے میں بھرے بیٹھے
نوجوان یہ تمہارا ان غریب ملازمین پر بے حد احسان ہو گا۔
چھوڑیے جناب جب آپ ان غریبوں پر اتنا احسان کر کے
تو کیا میں یہ بھی نہیں کر سکتا۔

عمران نے اتنا کہا اور پھر اس کا جواب سنے بغیر ہوا کے جھونکے
طرح باہر نکل گیا جہاں سب لوگ اس کی واپسی کے منتظر تھے لہذا اس

ٹرکے قریب کھڑے ہو کر تقریر کرنے کے سے انداز میں کہا۔
 بھائیو کیفے کے مالک نے وعدہ کیا ہے کہ آئندہ کیفے کا کوئی آدمی
 جس کسٹم کے ساتھ جیمیزی سے پیش نہیں آئے گا جس نے ذرا بھی جیمیزی
 لاہرہ کیا اسے فوراً کان سے پکڑ کر کیفے سے باہر نکال دیا جائے گا۔
 تقابنے گا کہوں کو خواہش کے پیش نظر اب بھی پورے عمل کو برطرف
 نہ کے لئے تیار تھا لیکن میں نے ہی ان لوگوں کے سٹیوں پر دلتی نہیں
 چاہی۔ تماشہ ختم ہو چکا ہے بچہ لوگ ایک مرتبہ زور سے تالی
 میں۔ یہ کہنے کے ساتھ ہی اس نے ڈرائیور کو آنکھ کا اشارہ کیا اور باہر
 باب چلانگ لگا دی۔

یار ڈرائیور بھائیجان تم تو بہت بہادر آدمی ہو اور چالاک بھی کس
 صورتی سے لمحوں میں اتنے لوگوں کے لیڈر بن بیٹھے
 عمران نے درڑتی ہوئی ٹیکسی سے باہر دیکھتے ہوئے کہا تو ڈرائیور نے
 میلے کچیلے کائی جے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے جواب دیا۔
 اپنی سالاکا ہے کیا دے ہے۔ آپ سالانے کتنا سالاکوگ کوٹیاخوں
 رح اڑا دیا۔

عمران نے فقط سالاکا پر برا سامنہ بنایا لیکن پھر یہ سوچ کر کہ اس کا تکیہ
 م ہی سالاکا ہے منہ کا پوز درست کر لیا۔
 تمہارا نام کیا ہے۔

جناب ماں باپ نے اپنا کا نام کالے فغان رکھا تھا۔ بعد میں سالاکا

کالو ہو گیا اور اب ادھر اڈا پر سب سالہ اچھی کو کالو استناج بوتا ہے۔
 عمران نے کالے ادسائے کے قلیے پر غور کرتے ہوئے پوچھا۔
 کالے خاں کیا تم پولیس کی ملازمت کرو گے۔

چھوڑو جناب اپنی سالہ پڑھا کھا کر ہر ہے۔ جو ملازمت ملے اور یوں
 بھی استناج اس کام میں بڑے مجھے ہیں۔ بھر کا پورا ٹیکسی ڈرائیور سالہ
 اپنے کو استناج بولتا اور اپنی پر پیٹلے کو قبول کرتا ہے۔ پھر استناج اس
 نویری ہو کر کے پھڑے میں کون پڑے۔ جس روح استناج اپنی کا گاڑی
 چلانے کا دل نہ ہو تو نہ پانی کر کے پورا دن اڈے پر پڑا رہتا ہے اور سام
 کو ہر ٹیکسی ڈرائیور سالہ پانچ کا نوٹ اپنی کے کدو میں رکھ کر چلتا پنتا ہے
 اڈے استناج کچھ مدت پوچھو اس روح اپنی کو ڈیل کمائی ہو جاوے ہے۔
 پھر استناج ہم سالہ بے ایمان نہیں جو روح ایسا کرے بس کبھی کبھی استناج !
 ٹیکسی ڈرائیور موڈ میں اگر خوب باتیں سنا رہا تھا راستہ ختم ہو گیا لیکن
 اس کی باتیں ختم نہیں ہوئیں عمران نے دانش منزل کے سامنے ٹیکسی رکواتے
 ہوئے اس کی جانب اس کی اجرت سے کچھ زیادہ ہی پیسے بڑھائے تو کالے
 نے گردن ہلاتے ہوئے کہا۔

چھوڑو جناب پولیس والوں سے کیا کرایہ لینا اگر ایک چالان کر دیا
 تو اپنی سولے کی کئی دہائیوں کا چھوڑا ہو جائے گا۔
 لیکن کرایہ نہ لینے کی صورت میں تم شام کو گھر کیا دو گے۔

جناب اپنی اڈے پر جا کر بول دے گا کہ آج اپنی کی گاڑی پولیس کی

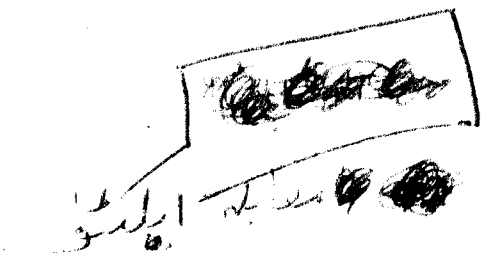
بیگار میں گئی تھی بس سب ٹیکسی ڈرائیور اپنی کو پانچ پانچ روپیہ دیں گے
 کیونکہ جناب اپنی کا یہ اصول ہے جس کی ٹیکسی پولیس بیگار میں جاتی ہے اسے
 پانچ پانچ روپیہ دیا جاتا ہے۔

کالو تم یہ پیسے ضرور رکھو گے کیونکہ میں نے تم سے اجرت دینے کا وعدہ
 کیا تھا۔ اور آئندہ روزانہ تمہاری ٹیکسی میرے استعمال میں رہے گی۔ بس تم
 اڈے پر ذرا گپ شپ کر کے ادھر آ جایا کرو گے اور ماں کل میں تمہیں ایک
 ایسی چٹ دے دوں گا کہ آئندہ کوئی بھی شخص تمہاری ٹیکسی کا چالان
 نہیں کرے گا۔ اور تم سالانہ مجھے — کرے گا۔

عمران نے آخری جملے ڈرائیور ہی کے لیے بلکہ آواز میں ادا سمجھے اور
 نوٹ بس کی طرف اچھل کر دانش منزل میں داخل ہو گیا۔

ڈرائیور نے ایک بیڑی جلائی اور مسکراتا ہوا ٹیکسی آگے بڑھائے گیا۔





ڈاکٹر کمپٹ آف انٹیلیجنس بیورو سر رحمن کا اردلی دروازہ کھول کر جو نہی
 سپرنٹنڈنٹ آف انٹیلیجنس فیاض کے کمرے میں داخل ہوا تو فیاض کو ایسا
 محسوس ہوا کہ سر رحمن کا اردلی نہیں بلکہ موت کا فرشتہ ہے اس نے خوفزدہ
 سی سوالیہ نظروں سے اردلی کی طرف دیکھا تو اس نے فیاض کو سیورٹ مارنے
 کے بعد کہا -

جناب آپ کو بڑے صاحب یاد فرما رہے ہیں -
 ہوں - فیاض نے یوں دردناک سی ہوں کو کھینچا جیسے اندر سے
 پھوٹ گیا اور اردلی سے بولا -
 تم چلو میں ابھی آتا ہوں -

ڈاکٹر کمپٹ سر رحمن کا پیغام اس کے لئے خطرے کا الارم بنی ثابت
 ہوتا تھا چونکہ سرحد چوکی پر آتشزدگی اور ہسپتال کی تباہی کی وجہ سے دوسرے

افسران کے ساتھ وہ بھی سخت بے آرام رہا تھا اس لئے آرام کی غرض سے دفتر سے جلنے کا کوئی بہانا سوچ ہی رہا تھا کہ بیگم اجل پہنچ گیا لہذا اردو کے جلنے کے بعد اس نے کھڑے ہو کر وردی کی کرسیں درست کی کا ندھ پر لگے کمراسوں کو ادھر ادھر کر کے سیٹ کیا کیپ سر پر جانے کے بعد سامنے لگے قدام آئینہ میں اپنا تنقید نظروں سے جائزہ لیا کیونکہ سر رحمن ٹرسپن کے بہت زیادہ قائل تھے۔ کوئی دن کا ماتحت سامنے جاتا تو صبح سے پہلے ان کی نظر اس کی وادی پر پڑتی تھی اور وردی میں تھوڑی سی خامی بھی ان کے لئے ناقابل برداشت ہو جاتی تھی۔

لہذا وہ وردی کی جانب سے مطمئن ہونے کے بعد فرش پر بھاری بھر کم جوتوں کی آواز پیدا کرتا ہوا سر رحمن کے دروازے پر جا گر رک گیا اور دروازہ پر کھڑے اردلی نے اندر داخل ہو کر سر رحمن کو اس کی آمد کی اطلاع دی تو سر رحمن نے سامنے رکھی ٹائل پر تپریں جمائے جھائے ہی اندر آنے کی اجازت دے دی لہذا اردلی کے باہر نکلتے ہی کمرے میں داخل ہوا اور بیکبارگی اس کی دونوں ایڑیاں بچ اٹھیں۔ اس سیلوٹ کی آواز پر سر رحمن نے ٹائل سے گردن اٹھائی اور آنکھوں پر لگی نظر کی دینر سی عینک اتار کر میز پر رکھنے کے بعد ایک کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا تو کیپن فیاض سٹا سٹا سا گردن جھبکا کر کرسی پر بیٹھ گیا تو سر رحمن نے چند لمحے اس کے تھکے تھکے سے چہرے کی طرف دیکھنے کے بعد کہا۔

سرحدی چوکی اور ہسپتال والا کیس پانی کمان کی جانب سے ہماری ڈسپانز

منتقل ہو گیا ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ تم جلد مجرموں کو قانون کے حوالے کر دو گے خواہ وہ تحت المیزانی میں کیوں نہ ہوں۔

لیکن جناب ارطقی ہوئی را کھ اوسلے کے ڈھیر سے اتنی جلدی مجرموں کو نکالنا آنا آسان.....

ابھی کیپٹن فیاض کی بات پوری بھی نہ ہوئی تھی کہ چلیزی خون ایک دم جوش میں آ گیا اور سر رحمن دباڑے۔

فیاض مت بھولو کہ تمہاری تنخواہ دیگر ٹھاٹھ کے اخراجات قومی خزانہ سے پورے ہوتے ہیں اور قوم ان کے بدلے تم سے کام مانگتی ہے۔ اگر تمہارے ہو تو ریزائن دے کر گھر میں آرام کرو۔

سر رحمن کے ان جملوں پر اور خاص طور پر نقطہ ریزائن پر تو وہ بری طرح گھبرا گیا اور مہکتے ہوئے بولا۔

سر میرا مطلب ہے کہ مجھے کچھ وقت دیا جائے اور برائے چہرہ بانی پر مشورہ بھی دیا جائے کہ تفتیش کا آغاز سرحدی چوکی سے کیا جائے یا ہسپتال سے۔

فیاض تم ایک ذمہ دار افسر ہو اس لئے جہاں سے مناسب سمجھو تفتیش شروع کر دو رہا معاملہ ٹائم کا تو..... چند لمحے غور کرنے کے بعد بولے ایک ہفتہ کافی رہے گا۔

گو کہ فیاض کی نظر میں ایک ہفتہ کچھ بھی نہ تھا لیکن وہ سر رحمن کے جلال کے سامنے اس کا اظہار نہ کر سکا اور یوں جی اسے تو آٹھ دن کی

بجائے آٹھ ماہ بھی مل جاتے تو کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔ اس کی تمام امیدیں تو
 عمران کی ذات سے تھیں۔ لہذا اس نے سوچا کہ وہ عمران کی منت خوشامبرگہ کرے۔
 اس بات پر مجبور کرے گا کہ ایک ہفتہ کے اندر مجرموں کو بے نقاب کر دے۔
 فیاض کی خاموشی کو سررحمن نے تسلیم کرنا سمجھتے ہوئے اپنے سامنے
 رکھی فائل اس کے حوالے کر کے اسے حکم دیا کہ اس کی فوٹو سٹیٹ کاپی کروا
 کر اپنے پاس رکھے اور اصل فائل ریکارڈ روم میں محفوظ کر دے۔

گویا یہ سررحمن کی جانب سے اسے جاننے کی اجازت تھی لہذا اس نے
 کھڑے ہو کر دونوں اڑیاں سیلوٹ کے اندر نہیں اُغرا کر رکھتا ہوا سررحمن
 کے کمرے سے نکل گیا۔ پھر کچھ ہی دیر بعد اس کی جیب عمران کے فیلٹ
 کی جانب اڑی جا رہی تھی۔

بیل کی پہلی آواز پر ہی سلیمان نے تھوڑی سی کھڑکی کھول کر باہر دیکھا کیونکہ
 وہ عمران کے لئے سخت بے چین تھا لیکن دروازے پر عمران کی بجائے
 کیپٹن فیاض کو دیکھ کر اس کی تیوری پر بل پڑ گئے۔ اور اس نے اس طرح آہستگی
 سے کھڑکی بند کر دی کہ نہ فیاض کو کھڑکی کھلنے کا علم ہو سکا اور نہ ہی بند ہونے
 کا البتہ اس دو واقعے میں وہ دو تین مرتبہ کال بیل بجا چکا تھا۔ سلیمان کا دل
 نو نہ چاہ رہا تھا کہ فیاض کو فیلٹ میں داخل ہونے دے لیکن پھر کچھ سوچ
 کر مکر اتے ہوئے دروازہ کھول کر نہایت مہذب لہجہ میں بولا۔

آؤ کیپٹن صاحب۔ اندر تشریف لے آؤ۔

سلیمان کے اس لب و لہجہ پر فیاض نے دونوں ہاتھوں سے آنکھیں میل

ڈرائس کیونکہ وہ یقین کرتا چاہتا تھا کہ اس کے سامنے واقعی سلیمان کھڑا ہے یا اس کی آنکھیں دھوکا دے رہی ہیں لیکن جب آنکھیں مسلنے کے بعد سامنے سلیمان ہی نظر آیا تو اسے اپنی آنکھوں پر یقین آگیا لیکن سماء پر بحال یقین نہیں آ رہا تھا اور وہ سوچ رہا تھا کہ مانا کہ اس کے سامنے سلیمان ہی کھڑا ہے لیکن یہ انداز گفتگو ہرگز سلیمان کا نہیں ہو سکتا کہ ناگ سلیمان کی آواز دوبارہ اس کے کانوں کے پردوں سے ٹکرائی۔

ارے کیٹن صاحب باہر کھڑے کیا سوچ رہے ہیں۔ اندر تشریف لے آئیں نا۔

اب تو فیاض کو اس کی آواز پر بھی یقین کرنا پڑا اور وہ سلیمان کی اس مہربانی کے متعلق سوچتا ہوا فلیٹ میں داخل ہو گیا۔

کیٹن صاحب آپ تشریف رکھیں میں آپ کے لئے چائے کا انتہ کرتا ہوں لیکن صاف کر دینا ۰۰۰۰۔ چائے میں ذرا دیر لگے گی کیونکہ صاف کئی روز سے گھر سے غائب ہیں۔ ادھر بیس نہر کھانے کے لئے بھی یہ نہیں اس لئے کسی پڑوسی سے قرض لے کر چائے کا سامان لانا ہو گا۔

سلیمان کے یہ الفاظ سن کر فیاض نے بے چینی سے کرسی پر پہلو بدلا کیونکہ اب اسے سلیمان کے تمام خلوص اور مہربانیوں کی وجہ کا علم ہو گیا تھا اس لئے اس نے اندر وہ سیڑیوں سے اپنی پاکٹ میں پڑے پرس کی جاکھ دیکھا جس کا وزن کم ہونے والا تھا اور پھر سلیمان کی طرف دیکھنے ہوئے کہ سلیمان تمہاری جہان نوازی کا شکریہ مجھے چائے کی بالکل حاجت نہ

میں تو بس عمران سے ملنے کے لئے آیا تھا۔

کیوں کوئی ام کیس الجھ گیا ہے۔

سلیمان ہمیں تو ملتے ہی الجھے ہوئے کیس ہیں اور۔

اور عمران صاحب اسے چٹکی بجانے میں سلجھا دیتے ہیں۔

سلیمان نے فیاض کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی اس کی زبان سے اچک لی لیکن فیاض بھی یہ جانتا تھا کہ سلیمان اس کی کمزوریوں سے واقف ہے اور اس کی رسائی بھی ان کے ڈائریکٹر سررحمن تک تھی اس لئے قد سے خوشامدانہ لہجہ میں بولا۔

سلیمان بھائی یہ تو تم جانتے ہی ہو کہ مجھے کتنے الجھے ہوئے کیس ملتے

ہیں اگر عمران میری مدد نہ کرے تو اتنے بہت سے کیس میرے لئے درد سر بن جائیں غضب خدا کا ایک کیس ختم نہیں ہوتا کہ دوسرے کی فائل مل جاتی ہے۔

آخر میں بھی تو انسان ہوں اور مجھے بھی کچھ آرام کرنے کا حق ہے میں کسی

مشین کا پرزہ نہیں ہوں جو مسلسل چلتا رہوں جبکہ مشین کو بھی ریٹ

کی ضرورت ہوتی ہے یہ تو سلیمان بھائی تمہاری مہربانی ہے جو عمران

کو میرا ہاتھ بٹانے پر مجبور کرتے رہتے ہو۔

کیپٹن صاحب آپ فکر نہ کریں جب بھی صاحب گھر میں تشریف لائے

میں انہیں کہوں گا مہینے بھر کے خرچ کا انتظام کر کے میری تھیلی پر رکھیں۔

اور آپ کا ہاتھ بٹانے کے لئے کمر باندھ لیں۔

سلیمان صاحب عمران کو پیسوں وغیرہ کے چکر میں الجھانے کی بجائے فوری

طور پر میرے کام کے لئے مجبور کریں۔
صاحب کو دوبارہ بھیج کر کیا میں زہر کھاؤں گا۔

اور اس کا انتظام میں کروں گا۔

فیاض نے یہ الفاظ ہونٹوں میں دہرائے تھے۔ لیکن سلیمان نے کچھ کچھ
ہوئے پوچھا۔

یہ کیا کہہ رہی کیٹن صاحب۔

اور فیاض نے گہرا کر جلدی سے کہا سلیمان صاحب میرا مطلب ہے
کہ تمہارے خرچ کا میں انتظام کئے دیتا ہوں۔

فیاض نے یہ کہتے کے بعد جیب سے پرس نکال لیا اور وزنی پرس
پر نظر پڑتے ہی سلیمان کی آنکھیں خوشی سے چمک اٹھیں لیکن اس نے
ماتھ پختے ہوئے کہا۔

کیٹن فیاض آپ کیوں اپنے خون پینے کی کمائی ضائع کرتے ہیں گھر
خرچ عمران صاحب کی ذمہ داری ہے وہ جہاں سے جی چاہے لائیں
لفظ خون پینے کی آدائیگی کے وقت سلیمان کے چہرے کی جھریاں
ذرا گہری ہو گئی تھیں جس سے اندازہ ہوتا تھا کہ وہ مسکرا رہے۔

سلیمان تم یہ بتاؤ کتنی رقم سے کام چل جائے گا۔

فیاض نے فیصد گن انداز میں پوچھا تو سلیمان نے سمجھ میں نہ آنے والی
زبان میں چند سیکنڈ حساب لگانے کے بعد کہا۔

جناب چھ ہزار روپیہ سے جیسے تیسے چھینے گزارا جا سکتا ہے۔

چھ ہزار کا سن کر فیاض کی پیشانی پر پینے کے ننھے ننھے قطرے نمودار

ہو گئے اس وقت اس کا دل چاہ رہا تھا کہ سلیمان کو رقم دینے کی بجائے اٹھا کر فلیٹ سے باہر پھینک دے لیکن یہ ایسا کام تھا جس کے متعلق سوچا نہ جاسکتا تھا لیکن عمل نہیں کیا جاسکتا تھا۔ کیونکہ عمران کی امواد کے بغیر ہر وقت اس کی سپرنٹنڈنٹ ٹی خطرے میں پڑی رہتی تھی اور عمران تکسینہ کا ذریعہ سلیمان ہی تھا لہذا اس نے سو سو کے تیس نوٹ سلیمان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

سلیمان یہ تین ہزار رکھ لو ختم ہونے پر اور مل جائیں گے۔
جناب آپ تو یونہی تکلیف گرا رہے ہیں۔ بھلا اس تکلیف کی کیا ضرورت تھی۔

سلیمان نے یہ کہتے ہوئے فیاض کے ہاتھ سے نوٹ جھٹک کر قمیض کے نیچے۔ میلی سی بیڈھی کی جیب میں رکھ لئے اور یہ کہتا ہوا باورچی خانہ کی طرف چل دیا آپ جھٹیں کیٹن صاحب میں آپ کے لئے چائے لاتا ہوں۔
نہیں سلیمان بازار سے سامان لانے میں دیر ہو جائے گی جبکہ مجھے بہت ضروری کام سے جانا ہے۔

کیٹن صاحب اب ہم لوگ اتنے بھی کننگے نہیں ہیں کہ ایک کپ چائے کا سامان بھی گھرنے ہو۔

یہ بات فیاض بھی سمجھتا تھا کہ سامان گھر میں ضرور ہو گا محض سلیمان نے اس کی مجبوری سے فائدہ اٹھایا ہے۔



سیٹھ باٹل والا انسان نہیں بلکہ چھلاوہ معلوم ہوتا تھا۔
 بیروپوں اور اس کے ڈرائیور سہیلی نے عمران کی نظر میں اس
 مشکوک آدمی تھی لیکن محض شک کی بنا پر کسی کو مجرم نہیں گردانا
 تھا۔ اور سیٹھ باٹل والا کی جڑیں تو یوں بھی اتنی گہری تھیں کہ اگر عمار
 سو فیصد مجرم تسلیم کر لیتا تو تب بھی ٹھوس ثبوت کے بغیر اس پر
 بہت مشکل تھا اور جب کہ اتنے جان لیوا حالات کے باوجود ابھی وہ
 تھا جہاں سے چلا تھا یہ تو سیٹھ نے سہیلی کو بطور ڈرائیور استعمال کر کے
 آپ کو مشکوک کر لیا تھا۔ اس نے سوچا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ سہیلی
 کے دوروپ ہوں یعنی ادھر اس کا تعلق جرائم پیشہ لوگوں سے ہو
 اپنی سیفی کے لئے سیٹھ باٹل والے جیسے بارسوخ آدمی کی ڈرائیونگ
 ہوتا کہ وقت آنے پر سیٹھ اسے بچا سکے۔

جبنا حالات پر سوچ رہا تھا اس کا دماغ اتنا ہی الجھا جا رہا تھا اور ایک دوسری کڑی کے ساتھ کسی صورت بھی نہ مل رہی تھی۔ پھر بنانے کب تک میں کھویا رہتا کہ جوزف نے اس کے کمرے میں آکر ٹیکسی کے آنے کا وعدہ کیا۔

جوزف تم ٹیکسی ڈرائیور سے کہو کہ میں ابھی آتا ہوں۔
کہنے کے بعد وہ ایک لمبی سی انگریزی لے کر اٹھا اور جوزف سے چند لمحوں کے بعد گلیٹ پر پہنچ گیا جہاں کالو اپنی ٹیکسی لئے موجود تھا جو انی عمران سے باہر نکلا کالو نے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔ صاحب جی سلام۔ اور کالو نے ٹیکسی کا پچھلا گلیٹ کھول دیا تو عمران نے سیٹ پر بیٹھنے کے بعد اسے گلیٹ کا ایڈریس بتا کر چیونگم کا ایک پس منہ میں ڈالا اور آنکھیں بند کر دیں۔

چیونگم کو دانتوں سے دبائے لگا۔
ابھی ٹیکسی اس کے گلیٹ سے کافی ادھر ہی تھی کہ اس کی نظر فیاض پیر پر پڑی تو اس نے جلدی سے کہا۔

ٹیکسی یہیں روک لو اب میں اس جیب کا تعاقب کرنا ہے۔

..... لیکن صاحب جی یہ تو پولیس کی جیب ہے۔

الوداد! کیا پولیس والوں کا تعاقب کرنا گناہ ہے یا خوف کھا رہا ہو؟
میں صاحب جی اگر آپ حکم دیں تو کالو شیطان کا بھی تعاقب کر سکتا ہے۔
کالو نے یہ کہتے ہوئے جیب سے چند ہی قدم ادھر ٹیکسی روکی اور
گلیٹ کھول کر لوں کھڑا ہو گیا جسے ٹیکسی میں کوئی ٹیکنیکل خرابی پیدا
ہو ابھی اسے انجن کی تاروں سے پھیر چھڑا کرتے زیادہ دیر نہ گزری

تھی کہ کیٹن فیاض ملیٹ سے نکلا اور کالو نے پورا منہ کھول کر پہلے فیاض کی طرف اور پھر عمران کی طرف دیکھنے کے بعد کہا -

جناب جی - یہ یہ تو کپتان صاحب ہیں - اس کا مطلب یہ ہوا جناب جی کہ آپ بہت بڑے آفیسر ہیں سالانہ کا مکدر (مقدر) بھی کتنا بیچ (تیز) ہے جو اتنے بڑے آفیسر سے پالا - - - -

ابھی کالو کا جملہ پورا بھی نہ ہوا تھا کہ فیاض کی بیپ زن کی آواز پیدا کرتی ہوئی ٹیکسی کے پاس سے گزر گئی اور کالو نے اس کے تعاقب میں ابھی ٹیکسی چلائی ہی تھی کہ ایک کوٹھی کے قریب سے ایک مرسیڈیز جیپ اور ٹیکسی کے درمیان حائل ہو گئی تو عمران نے جلدی سے کہا -

کالو ٹیکسی کو اس انداز سے آگے بڑھاؤ کہ مرسیڈیز والوں کو تعاقب کا شک نہ ہو جیپ کا تعاقب اب مرسیڈیز والوں کا کام ہے میں تو صرف مرسیڈیز والوں کا خیال رکھتا ہوں -

بہت بہتر سرکار کالو ایسے انداز سے گاڑی چلائے گا سالہ مرسیڈیز کو بالکل کھربنا میں ہوگی سرکار اور اگر سالوں نے کوئی لمبا گھڑا کیا تو کالو دادا ایک سیٹی پر پورے شہر کی ٹیکسیاں اکٹھی کر لے گا سرکار

عمران جانتا تھا کہ اگر وہ کالو کی ہر بات کا جواب دیتا رہا تو کالو مسلسل بولتا رہے گا - جبکہ وہ خاموش ہو کر اُٹندہ کے لئے کوئی لائحہ عمل تیار کرنا چاہتا تھا - ناگہاں مرسیڈیز ایک ٹیلیفون بوٹھ کے قریب رکتے دیکھ کر کالو نے تھوڑا سا سرگھما کر عمران کی طرف دیکھا تو عمران نے کہا -

کاوسپرنٹمنڈنٹ کو جانے دو اب ہم نے مرسیڈیز والوں ہی سے
رستی کرنی :.....

ابھی عمران کی بات پوری بھی نہ ہوئی تھی کہ ایک رٹ کی مرسیڈیز سے نکل
اٹیلیفون بوتھ میں ہوا کے جھونکے کی طرح داخل ہو گئی اور عمران باوجود
لوشش کے اس کی شکل نہ دیکھ سکا۔

رٹ کی نے ٹیلیفون بوتھ میں داخل ہو کر نمبر ڈائل کر کے ریسورکان سے
لگایا تو دوسرے بل پر ہی اس کے کانوں سے ایک جانی پہچانی آواز
کرائی۔

ٹائیگر سپلنگ

باس میں ناز بول رہی ہوں۔

کہو تازہ میں سن رہا ہوں۔

مرا ایک معمولی سے فلیٹ کے سامنے سپرنٹنڈنٹ انٹیلجنس فیاض
جیب کھڑی دکھی گئی اور فیاض تقریباً آدھ گھنٹہ اس فلیٹ میں رہا
بغالباً وہ کیفے رین بو کی طرف آ رہا ہے۔

نازیہ فلیٹ آج تک ہمارے فہرست میں کیوں نہیں آیا کیونکہ جس فلیٹ
کیپٹن فیاض نے آدھا گھنٹہ صرف کیا ہے وہ معمولی آدمی کا فلیٹ نہیں ہو
ناب تمہارا سب سے پہلا فرض یہ پتہ چلانا ہے کہ اس فلیٹ میں کوئی
نش پذیر ہے۔

سر کیا یہ بات فیاض ہی سے معلوم کرنا مناسب نہ رہے گی۔

نہیں نازاٹا، اگر ایسا کوئی کام کرنے کا عادی نہیں جس میں ایک فی صد بھی مشکوک ہو۔ اور جو چیز آج تک نیا فی ہمارے نوٹس میں نہیں لایا اس کی حقیقت بتانے کی بجائے ممکن ہے۔ مزید محتاط ہو جائے اور ہم یہ بالکل نہیں چاہتے لہذا اس کی تفصیل تم لوگوں کو ہی معلوم کرنی ہوگی۔
تم ایسا کرو کہ یہ ڈیوٹی سہیل کے ذمہ لگا کر خود سہیل کو اڑپنچ جاؤ اور اینڈ آل۔

دوسری جانب سے خون بند ہونے کے بعد نازر سیور کر پڈل پر لوکھ کر بوتھ سے باہر نکلی تو چہرہ سلٹنے کی طرف ہونے کی وجہ سے عمران نے اسے پہلی نظر ہی میں پہچان لیا اب دونوں کاڑیاں ایک دوسرے پھر آگے پیچھے دڑ رہی تھیں اور ان کا رخ ایک بار پھر عمران کے فلیٹ ہی کی جانب تھا پھر فلیٹ سے کچھ ادھر مرسیڈیز رکنے پر آدمی باہر آیا وہ سہیل تھا جسے عمران نے پہچاننے میں دیر نہ لگائی۔

چونکہ مرسیڈیز ایک لمحہ کے لئے ہی رکی تھی۔ اس لئے کالو نے سوالیہ نظروں سے عمران کی طرف دیکھا اور عمران نے اس کی نظروں کا مطلب سمجھتے ہوئے کہا۔
یار کالو یہ چڑیا تو بہت ہی حسین ہے اس کا تعاقب کرو دل چاہتا ہے کہ اس کے پیر کاٹ کر اپنے دل کے بچرے میں بند کر لوں۔
وہ مارا استیاج یہ کام تو کالو کے بائیں ہاتھ کا ہے۔

ٹھیک ہے۔ کالو تم اس چڑیا کا تعاقب شروع کر دو اور پھر جہاں بھی موقع ملے بائیں ہاتھ کا کر سنمہ دکھا دو۔

عمران کے اس حکم پر کالو نے فخریہ انداز میں گردن کو تھوڑا سا خم دیا اور

ٹیکسی کی سپیڈ بڑھانی شروع کر دی اور پھر جوہنی قدرے سنسان علاقہ آیا
اس نے راستہ لینے کے لئے مارن بجایا تو مرسیڈیز نے بڑے آرام سے اسے

دیا لیکن دوسرے ہی لمحے شاید اسے اپنی غلطی کا احساس ہو گیا ہو گا کیونکہ

بدم ٹیکسی کی رفتار کم ہونا شروع ہو گئی تھی۔ اور پھر کچھ ہی آگے سنسان

ی جگہ پر ٹیکسی سڑک کے درمیان ایسے زاویے سے رک گئی کہ کسی بھی گاڑی

کے لئے آگے جانے کا راستہ نہ رہا لہذا - - - - - عمران کالو سے پہلے ہی

ٹیکسی سے اترا اور مرسیڈیز کے قریب جا کر اسپرٹنگ سیٹ کی دوسری سائیڈ

الادروازہ ایک جھٹکے سے کھولنے کے بعد مرسیڈیز میں سوار ہو گیا اور جب تک

سپرٹنگ سیٹ پر بیٹھی ناز حالات کو سمجھتی وہ اپنا چھوٹا سا ریوالور اس کی پسلیوں

سے لگانے کے بعد چٹکارا۔

ناز اگر زندگی اگر چاہتی ہو تو خاموشی سے میرے حکم پر سکاڑی چلاتی رہو۔

آ..... آپ میرا نام کس طرح جانتے ہیں۔

ناز میں نام کے علاوہ تمہارے متعلق اور بھی بہت کچھ جانتا ہوں اگر میرے

کہنے پر عمل کر دو گی تو مجھے اچھا دوست پاؤ گی بصورت دیگر میں اپنی بات منواتا

غوب جانتا ہوں مانا کہ تمہاری پارٹی کے ہاتھ بہت لمبے ہیں۔ لیکن یقین کریں

کہ وہ مجھ تک کبھی نہیں پہنچ سکتے۔

چونکہ ناز کا تعلق جرائم کی دنیا سے تھا۔ اس لئے وہ جانتی تھی کہ اس

کے پیچھے میں ایسے حالات پیدا ہوتے ہی رہتے ہیں اس لئے اس نے سوچا کہ

بعض اوقات طاقت کی بجائے حکمتِ عملی سے کام لینا زیادہ بہتر ہوتا ہے۔ اس نے عمران کے کہنے پر مرسیڈیز واپس موڑ لی اب اس کا رخ دانش منزل کی طرف تھا چونکہ عمران نے کال کو حکم نہیں دیا تھا اس لئے اس نے بھی ٹیکسی مرسیڈیز کے پیچھے ہی موڑ لی تھی۔

پہلے مارن کی آواز سن کر گیٹ جوزف ہی نے کھولا تھا۔ مرسیڈیز اندر داخل ہو کر رک گئی تو عمران نے جوزف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

ٹیکسی ڈرائیور سے کہو کہ اب وہ چھٹی کمرے اور تم اس گاڑی کو گیارہ میں بند کر دو۔ اور پھر بے تکلفی سے ناز کا نرم و ملائم ہاتھ پکڑ کر آپریشن روم میں داخل ہو گئے۔

مس ناز میرا خیال ہے نایک تمہاری انتظار میں ہو گا اور ممکن ہے کہ دیر ہونے کی وجہ سے تمہارا نام غداروں کی لسٹ میں لکھا جائے اور میں نہیں چاہتا کہ مہسن میری وجہ تم غدار قرار پا کر جیلانک قسم کی موت سے دوچار ہو لہذا تم اپنے باس کو فون کر دو کہ ایک گاڑی تمہارا تعاقب کر رہی ہے اور تم اسے ڈاج دے کر ہی آ سکو گی۔

چونکہ یہ بات بھی ناز کی فیور میں جاتی تھی اس لئے اس نے بغیر کسی اعتراض کے ممبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے اور عمران وہ ممبر ذہن نشین کرنے لگا جب وہ ممبر ڈائل کر چکی تو عمران نے ایک مرتبہ پھر کہا یاد رکھو کہ کوئی چالاکی دکھانے کی کوشش مت کرنا کیونکہ تم ایسی جگہ پر ہو جہاں تمہاری کوئی بھی چالاکی یا دھونڈائی تمہیں کوئی فائدہ پہنچانے کی بجائے نقصان پہنچا سکتی ہے۔

ناز نے عمران کی طرف دیکھا اور پھر ایک دم ماؤتھ پیس میں کہا۔

باس میں ناز بول رہی ہوں

سر چونکہ ایک گاڑی میرا تعاقب کر رہی ہے اس لئے میں اسے
ڈاج دینے کی کوشش میں مصروف ہوں۔

ٹھیک ہے ناز جب تک اپنی اس کوشش میں کامیاب نہ ہو سیڈ کوٹر
تاریخ نہ کرنا ہاں البتہ سیڈ کوٹر عرصہ پر آ سکتی ہو اور اینڈ آل دوسری

جانب سے سلسلہ منقطع ہونے کے بعد ناز نے ریسیور کو ڈیل پر رکھنے کے بعد عمران
کی طرف دیکھا اور پھر اس پر حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے کیونکہ عمران دونوں ٹانگیں
میز پر رکھے گہری نیند سو رہا تھا اور اس کے حلق سے خارج ہونے والے
خراٹے ساؤنڈ پروف کمرے میں بم کے دھماکے ثابت ہو رہے تھے۔
ناز چند لمحے تو آنکھیں پھاڑے عمران کی طرف دیکھتی رہی اور پھر کچھ سوچ

کر ایک دم اپنی گریٹھیاں میں ہاتھ ڈال کر ریسیور نکالا اور پلک جھپکتے
میں عمران کی جانب فائر جھونک دیا چونکہ عمران ادھر سے غافل نہ تھا اس
لئے کرسی اور میز سمیت فرش پر لڑھک گیا۔ اور رائیڈ اس کے جسم کو چھوئے
بغیر دیوار سے ٹکرا کر ٹھنڈا ہو گیا۔ عمران فرش سے اٹھ کر کپڑے جھاڑتا ہوا بولا۔
مس ناز یہ پٹاخہ کس نے چلایا کمبخت نے میری میٹھی نیند کا خانہ خراب
کر کے رکھ دیا اب اگر میں بھی اس کی نیندیں حرام نہ کر دوں تو میرا نام عمران
..... اور سوری شیطان نہیں مجھے صرف اتنا بتا دو کہ یہ پٹاخہ کس نے

چلایا ہے۔

مسٹر یہ پٹاخہ نہیں بلکہ یہ منہا سا کھلونا تمہاری زندگی کے پٹاخے
بجاسکتا ہے۔

اچھا یہ بات ہے تو اسے احتیاط سے رکھئے مس ناز شبنم برات
پر کام آئے گا۔

مسٹر میں تمہیں آخری وارننگ دیتی ہوں کہ میری راہ سے اہٹ
جائیں ورنہ.....

ناز نے ورنہ سے آگے جلا مکمل کرنے کی بجائے ۔۔۔ ریو اور کارخ
عمران کی طرف مڑتے ہوئے خوشخوار آنکھوں سے اس کی طرف دیکھا۔

جالیے مس ناز میں ان نقلی ریو الوروں سے ڈرنے والی شے نہیں
میری اماں جان تو کہا کرتی تھیں کہ بیٹا اصلی ریو الوروں سے بھی نہیں ڈرنا
چاہیے۔

مسٹر میں تین تک گنوں گی اگر اس دوران میں تمہنے دروازہ نہ کھولا
تو اپنی موت کے خود ذمہ دار ہو گئے۔

دیکھئے ناز صاحبہ اس گننے گنانے کے چکر میں پڑنے کی بجائے جو دل
میں آئے کریں کیونکہ اگر آپ تین کی بجائے تین سو تک گنیں گی تو
کم از کم میں اپنے ہاتھ سے تب بھی دروازہ نہیں کھولوں گا۔

اچھا تو پھر مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ یہ گننے کے ساتھ ہی ناز
نے اپنی انگلی کو ٹیکر پر حرکت دینا شروع کر دی اور نتیجہ میں پانچ آوازیں

گوئیں کہ مگر یہی میں دفن ہو گئیں کیونکہ ہر فائر کے بعد عمران اپنی جگہ تبدیل کر لیتا تھا۔ اور نازدو بارہ نشانہ قائم کر کے فائر کرتی انجام کار چھ راؤنڈ میں سے ایک راؤنڈ بھی اس کے جسم کو نہ جھوسکا تو وہ خالی ریو اور ایک طرف اچھالنے کے بعد فرش پر بیٹھ کر لمبے لمبے سانس لینے لگی تو عمران نے اس کے قریب آ کر نہایت ہمدردانہ لہجہ میں کہا۔

محترمہ اگر تمہارا ریو اور خالی ہو گیا ہے تو پریشان ہونے کی کوئی بات نہیں یہ تو میرا ریو اور جب سے نکال کر نازکی جا رہا ہے۔

ہوئے مم۔۔۔ کیا۔

جیک کر لو پوری چھ گولیاں اس کے جسم میں موجود ہیں ذرا آرام سے نشانہ لگانا معلوم ہوتا ہے تمہارا استاد بہت ہی اناڑی ہے جو پہلے چھ راؤنڈ ضائع کر چکی ہو۔

ناز نے ریو اور فرش سے اٹھا کر پہلے ریو اور اور پھر حیرت زدہ نظروں سے عمران کی طرف دیکھا وہ سوچ رہی تھی کہ یہ انسان ہے یا کیا بلا ہے جو چھ راؤنڈ سے اتنی آسانی سے بچنے کے بعد اب اپنا ریو اور بھی اس کے حوالے کر دیا۔ لہذا وہ ریو اور میز پر رکھنے کے بعد بولی۔

مسٹر کیا تم یہ بتانے کی تکلیف گوارہ کرو گے کہ تم ہو کیا چیز۔

محترمہ آپ بھول رہی ہیں کہ میں نے اپنے آپ کو شیطان بتایا تھا اور شیطان جتنی طاقتوں کا مالک ہے وہ تم بھی جانتی ہو۔

عمران نے یہ الفاظ اپنی اصل زبان میں ادا کئے تھے اس لئے نازیوں

اس کی جانب دیکھنے لگی۔ جیسے کچھ یاد کرنے کی کوشش کر رہی ہو عمران نے اسے حیرت زدہ دیکھ کر اس کی مشکل مزید آسان کرنے کے لئے کہا۔

ناز صاحبہ زیادہ حافظے پر زور ڈالنے کی کوشش نہ کریں میں آپ کو یاد دلاتا ہوں کہ کیفے رین بومیں ہماری ملاقات ہوئی تھی اور پھر میں تمہاری ان سیاہ زلفوں کا قیدی بن کر سرحدی چوکی تک پہنچ گیا تھا لیکن تم مفقوتانہ مظالم کا مظاہرہ کرتے ہوئے نہ مرنے کی بجائے یہ موجود محافظوں کو بھی ختم کر دیا اس کے بعد میری جھلس اور کھانہ کی کھال ہسپتال پہنچی تو تم نے میری لاش کو تباہ ویرباد کرنے کے لئے ہسپتال کے کیموں میں لے جوالے کر دیا۔

شاید تمہاری خواہش یہ تھی کہ میری کہیں حد بھی نہ بنے پائے تاکہ تمہیں لوگ بدنام کریں۔ بحر حال چونکہ میرا عشق سچا تھا اس لئے دوسرا حجم لے کر تمہارے سامنے موجود ہوں۔ اب شاید مجھے اور زندگی تو نہ ملی سکے کیونکہ قیامت کے بعد ملنے والی زندگی میں نے محض تمہارے لئے اسی دنیا میں مانگ لی۔

عمران کہانی سن رہا تھا اور ناز گم سم بیٹھی سن رہی تھی جب وہ خاموش ہو کر نواز نے بے یقینی کی سی حالت میں کہا۔

مسٹر میں اتنی ہیوقوف بھی نہیں کہ تمہاری ان باتوں پر یقین کروں جبکہ واقعی عمران کی لاش ہسپتال کے بلے کے ڈھیر میں دفن ہو چکی ہے۔ چونکہ عمران کو مجرموں تک پہنچنے کے لئے ناز کے تعاون کی بے حد ضرورت تھی اور وہ یہ بھی جانتا تھا کہ ناز کو اس کے ساتھ ایک خاص قسم کا لگاؤ ہے۔ اس لئے

کہ وہ خود کو ناز پر ظاہر کر دے تو ناز یقیناً خوشی سے اس کا ساتھ دینے کے لئے تیار ہو جائے گی ورنہ دوسرا طریقہ تو وہ جانتا ہی تھا لہذا اس نے اپنے ہرے سے مصنوعی تھلی اتارنے ہوئے کہا -

ناز صاحبہ چچا کنفیویشن کا قول ہے کہ کم از کم مردوں کو تو ہرگز جھوٹ نہیں بولنا چاہیے۔ کیونکہ اس سے عورتوں کی حق تلفی کے ساتھ ساتھ باضمہ بھی خراب ہو جاتا ہے -

جونہی ناز کی نظر عمران کے چہرے پر پڑی مارے حیرت اور خوف کے اس کی چیخ نکلی گئی اور اس نے خوفزدہ نظروں سے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ عمران آخر تم کس چیز کے بنے ہوئے ہو جو تم پر کوئی چیز اثر نہیں کرتی۔ ناز شاید یہ بات تمہیں معلوم نہیں کہ چچا لقمان حکیم میرے خالہ زاد کزن تھے۔ اور انہوں نے جو آبجیات تیار کیا تھا وہ میں ایک رات چوری کر کے پی گیا تھا لہذا وہ تو اپنے تیار کردہ آبجیات سے محروم ہو کر موت کے آہنی پنجوں میں جکڑے گئے لیکن مجھے حیات ابدی مل گئی۔ اب چونکہ میں نے مرنا نہیں ہے اس لئے مجھ پر کوئی چیز اثر انداز نہیں ہوتی -

عمران کی یہ بات سن کر ناز نے چونکتے ہوئے عمران کے چہرے کی طرف دیکھا جہاں حاکتیس اور مصومیت قوس و قزح کے رنگوں کی طرح دست و گریبان تھیں اور وہ مزید کوئی سوال کرنے کی بجائے صرف مسکرا کر رہ گئی اور چند لمحے تبسم کی بجلیاں گرانے کے بعد بولی -

لقمان کے بھتیجے و کزن صاحب اب آپ مجھ سے کیا کام لینا چاہتے ہیں -

اگر ناگوارِ خاطر نہ گزرے تو اپنے باس کا کچھ اتہ پتہ بتا دیں۔

عمران شاید تمہیں معلوم نہیں کہ پارٹی مشن کے خلاف زبان کھولنا غداری ہے۔ اور غداری کی سزا اتنی بھیانک ہے جس کے تصور ہی سے زمین و آسمان گھومتے نظر آنے لگتے ہیں۔ بحرِ حال تم میرے دل کی گہرائیوں میں اس حد تک اتر چکے ہو کہ میں تمہاری کوئی بھی خواہش رد نہیں کر سکتی اس روز اگر میرا ساتھی ہیڈ کوارٹر کی جانب سے صادر ہونے والے حکم پر عمل کرتا ہوا تمہاری طرف مگر نیڈ نہ چینکتا تو میں تمہیں بچانے کی خاطر مظلوم ہونے کا فیصلہ کر چکی تھی۔ یقین کرو عمران اس زندگی سے بہت تنگ ہوں لیکن ایسی دلدل میں چھس چکی ہوں کہ نکلتا محال نظر آتا ہے۔ جب بھی اس دلدل سے نکلنے کی ہمت باندھتی ہوں دشتِ ناک موت نظروں کے سامنے ناچنے لگتی ہے۔ میں مرنے سے ڈرتی نہیں لیکن اتنی دشتِ ناک موت بھی نہیں مرننا چاہتی تم نہیں جانتے عمران میری ذرا سی لغزش پر وہ لوگ بھوکے کتوں کی طرح پیسے میرے جسم کو چھینھور دیں گے اور پھر کئی روز تک میرے جسم سے بوسیدہ کاٹ کر مجھے انتہائی اذیت میں مبتلا رکھ کر بچانے کب ختم کریں گے۔ ہمارا۔ باس کچھ ایسا وحشی ہے۔ کہ انسانوں کو اذیت میں مبتلا کر کے خوشی سے تھپتھپے لگاتا ہے اور بلکہ کئی مرتبہ تو میں نے اسے اپنے دشمنوں کا خون تک پیتے دیکھا ہے۔ عمران ہمارا باس انسان نہیں بلکہ وحشی درندہ ہے۔ خدا کے لئے مجھے اس درندہ سے بچاؤ عمران نے دیکھا کہ مارے خوف کے ناز کا خوبصورت سا جسم تھر تھر کاہنے لگا تھا لہذا اس نے اسے تسلی دیتے ہوئے چند مزید سوال کئے

لیکن یاس کی اصل حقیقت کے متعلق ناز کچھ نہ تبا سکی اور نہ ہی اس کی اصل رہائش گاہ بھی بکے متعلق ناز کو کچھ علم تھا البتہ وہ اتنا جانتی تھی کہ باس ہیڈ کوٹر میں نہیں رہتا تھا اور نہ ہی سیکنڈ ہیڈ کوٹر کیسے رین بومیں اس کی رہائش تھی وہ کہاں رہتا تھا اس کے متعلق کوئی کچھ نہ جانتا تھا۔

عمران کو یہ تو یقین ہو چکا تھا کہ ناز نے اسے جو کچھ بنایا ہے اس سے زیادہ وہ کچھ نہیں جانتی اس لئے اس نے ناز کو مزید کچھ باتیں سمجھائیں اور پھر تھوڑی دیر بعد مرسیڈیز دانش منزل سے نکل کر عمران کے فلیٹ کی طرف دوڑ رہی تھی جو نہی مرسیڈیز فلیٹ کے قریب سہیلی مرسیڈیز کو پہچان کر اس کے قریب آتا ہوا بولا۔

ناز کیا بات ہے تم اتنی جلدی واپس کیوں آگئی ہو۔
باس نے آپ کو ہیڈ کوٹر بلا یا ہے۔

ناز نے یہ کہتے ہوئے ماتھ بڑھا کر اپنے برابر والا دروازہ کھول دیا اور سہیلی مزید کوئی سوال کئے بغیر سیٹ پر بیٹھ گیا کیونکہ وہ تو نگرانی جیسے خشک کام سے پہلے ہی بہت بور ہو رہا تھا۔ اور پھر سہیلی اس وقت بھی چونکا جب ناز دانش منزل کے گیٹ پر مرسیڈیز روک کر گیٹ کھلوانے کے لئے مارن بجا رہی تھی نازیہ تم مجھے کہاں لے آئی ہو۔

سہیلی یہ سوال تمہیں بہت پہلے کرنا چاہیے اب بہتری اسی میں ہے کہ حالات سے سمجھو تا کہ لوورنہ تم ایسی اذیت میں بھی مبتلا ہو سکتے ہو جس کے سامنے ہمارے ظالم باس کے مظالم شرمندہ سے نظر آئیں گے۔

”نازیں بزدل یا غدار نہیں ہوں۔“

یہ کہہ کر سہیل نے فوراً اپنی جیب سے ریوالور نکال لیا دوسرے لمحے اس کے ریوالور والے ہاتھ پر اتنی زبردست ضرب پڑی کہ ریوالور ڈش بورڈ سے ٹکرائے کے بعد اس کے قدموں میں گر گیا اور اس کے کانوں سے ایک خوفناک سی آواز ٹکرائی۔

دوست، ریوالور اٹھانے والی طاقت نہ کرنا اور نہ تمہارے ہاتھ سے ریوالور گرانے والا ہاتھ تمہاری گردن بھی توڑ سکتا ہے۔
اس آواز پر سہیل نے گردن گھما کر چھپے کی جانب دیکھا تو خوف سے ہٹلاتے ہوئے بولا

ت ت تم
دوست اگر مجھے پہچان لیا ہے تو میں بتا دیتا ہوں کہ جس کو تم نے سرحدی چوکی پر ختم کیا تھا۔ میں اس کا بھوت ہوں اور تو تم بھی جانتے ہو گے کہ بھوت پر کوئی چیز اثر انداز نہیں ہوتی۔

ابھی سہیل خوفزدہ نظروں سے عمران کے چہرے کی طرف دیکھ ہی رہا تھا۔ کہ دانش منزل کا گیٹ کھل گیا اور ناز نے مرسیڈیز اسی جگہ پر ٹپکے کر روک دی جہاں پہلے روکی تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد ہی یہ تینوں ایک مرتبہ پھر آپریشن روم میں موجود تھے اور سہیل بڑی دلیری سے کہہ رہا تھا۔

میں نازی کی طرح بزدل یا غدار نہیں تم میرے جسم کے ٹکڑے بھی کہہ دو تب بھی میری زبان کھلوانے میں کامیاب نہ ہو گے۔

ویسے حقیقت تو یہ ہے کہ سہیل کی معلومات بھی ناز سے زیادہ نہ تھیں، لے عمر ان نے اس کی زبان کھلوانے کی کوشش نہیں کی مدد نہ اس کے منے تو پتھر بھی بولنا شروع کر دیتے تھے۔ بیچارے سہیل کی توجہات لیا چونکہ اب تک عمران نے اسے اپنا کمال نہیں دکھایا تھا اسی لئے بلی اس قدر جبرأت کا مظاہرہ کر رہا تھا۔

دوست نے الحال مجھے تمہاری زبان کھلوانے کی ضرورت بھی نہیں کیونکہ جانتا ہوں کہ تمہاری معلومات ناز سے زیادہ ہرگز نہ ہوں گی ویسے یہ یاد رہے اگر مجھے تمہاری زبان کھلوانے کی ضرورت پیش آگئی تو تمہارے بڑے بھائی نے لگس لگے۔ یہ کہنے کے بعد عمران نے ایک سوئچ پر انگلی رکھ دی اور نتیجہ، ہوڑی دیر بعد ہی جوزف دونوں ہاتھوں میں ریوالور نکڑے آپریشن روم میں خل ہوا تو عمران نے کہا۔

جوزف یہ ہمارا حمان ہے اس کو جہان خانہ میں پہنچا دو اگر یہ شرافت ہے رہے تو اس کی ضروریات کا خیال رکھنا تمہارا فرض ہے اگر کوئی گڑ بڑ کرے ہم بھی اسے دال آٹے کا جھاؤ بنا سکتے ہو۔ اور پھر ایک دم سہیل کی طرف بھٹتے ہوئے بولا۔

میرا خیال ہے کہ میرا فاضل دوست مسٹر سہیل شرافت کا ثبوت دے گا کہ ان لمبے اور مضبوط بازوؤں سے محفوظ رہے گا ورنہ جوزف جتنا شکل سے خوفناک ہے اس سے کہیں زیادہ اس کی سزا میں خوفناک ہوتی ہیں۔ اس کے دونوں ہاتھوں میں ریوالور محض نمائشی نہیں بلکہ یہ ایک ہی وقت میں دو مختلف سمتوں میں فائر کر سکتا ہے۔ اور یہ اس کی زندگی کا دیکار ڈھکے کہ آج

تک اس کا کوئی راؤنڈ ضائع نہیں کیا بلکہ اس کا فیصلہ ہے کہ جس دن اس کا ایک بھی راؤنڈ ضائع کیا اسی دن بلکہ اسی وقت دوسرا راؤنڈ یہ افریقی ہاتھی اپنی چھاتی میں اتار لے گا۔ ہاں تو جوزف اب تم اسے لے جاسکتے ہو۔
او کے پاس۔

جوزف نے فوجی انداز میں دونوں ایڑیاں پوری طاقت سے فرش پر بجا ئیں اور سہیل کو گردن سے پکڑ کر یوں اوپر اٹھا لیا کہ سہیل کے دونوں پاؤں زمین سے اٹھ کر ہوا میں لہرانے لگے۔
جوزف کے آپریشن روم سے نکل جانے کے بعد عمران خود سہیل کا میک اپ کرنے لگا۔



ناز کی زبانی تعاقب کا سن کر باس ذرا پریشان ہو گیا تھا ٹیلیفون رابطہ
 مہم ہونے کے بعد اس نے اپنے ایک ساتھی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تیرا ب ناز
 سرے میں ہے تم شہر کی سڑکوں پر تلاش کر کے اس کی حفاظت کرو اور کار
 نصب ڈرائیور آن رکھتے ہوئے مجھے تازہ ترین حالات سے آگاہ کرتے
 دو گے۔

او کے باس۔

تیرا ب نامی نوجوان 'کھڑا' ہو کر قدرت جھکتا ہوا میٹنگ ہال سے
 گیا اب یہ اس کی خوش قسمتی تھی کہ وہ جونہی اتفاقہ طور پر دانش منشا
 فریب پہنچا اس کی نظر اپنی مرسیڈیز پر پڑی جسے ناز ہی ڈرائیور کر رہا
 ہی ٹائم تھا جب عمران کے کہنے پر ناز اپنے ساتھی سہیل کو لینے جا رہا
 تھا۔ اگر ناز کی نظر امپالا پر پڑ جاتی تو وہ اسے فوراً پہچان لیتی لیکن تیرا ب نے

امپالا ناز کی نظر سے بچانے کے لئے پیچھے ہی روک لی تھی اور پھر اس کا تقابلاً کرتا ہوا عمران کے فلیٹ تک پہنچا وہاں اس نے سہیل کو مرسیڈیز میں سواا ہوتے دیکھا اور دوبارہ مرسیڈیز کا تقابلاً کرتا ہوا دانش منزل پہنچ گیا جہاں مرسیڈیز دوبارہ دانش منزل میں داخل ہو گئی تو اس نے امپالا ایسی جگہ روک جہاں سے وہ تو گیٹ پر نظر رکھ سکتا تھا لیکن گیٹ سے نکلنے والے اسے نہ دیکھ سکتے تھے۔ چونکہ تراب تمام حالات سے بدریغہ ٹرانسمیٹر اپنے باس کو آگاہ کر رہا تھا۔ جب اس نے مرسیڈیز دوبارہ دانش منزل میں داخل ہونے کی اطلاع دی تو اس کے باس نے گھبراتے ہوئے سے لہجہ میں کہا۔

تراب ناز اور سہیل کی پوزیشن مشکوک ہو چکی ہے میں محسوس کر رہا ہوں کہ ہمارے یہ دونوں ساتھی دشمنوں سے ساز باز کر چکے ہیں اور اس سبب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ ناز نے اپنے تقابلاً کا محض جھوٹ بولا ہے جبکہ تمہاری اطلاع کے مطابق تمہیں ایسی کوئی بات نظر نہیں آئی جو ناز کی اطلاع کی تصدیق کرتی ہو۔

میں باس یہی بات۔

تراب گو کہ ناز ہمیں بہت عزیز ہے لیکن اپنے مشن سے بڑھ کر نہیں اس سے پہلے کہ ناز یا سہیل کسی سرکاری آدمی یا ہمارے دیگر کسی دشمن کو بچا بیٹھ کر اوپر کا راستہ دکھائیں تمہیں حق پہنچتا ہے کہ انہیں ہی راہ سے ہٹا دو اور کے باس اگر ایسا ہوا تو میں انہیں گولی مار کر ختم کر دوں گا۔

ٹھیک ہے لیکن مجھے آخری حالات سے آگاہ کرنے کے بعد یہ اقدام

کرنا - اور

ابھی تراب کو اپنے باس سے رابطہ منقطع کئے زیادہ دیر نہ گزری تھی۔ کہ وہی مرسیڈیز دانش منزل سے دوبارہ برآمد ہوئی چونکہ تراب امپالا سے اتر کر گیٹ کے بہت قریب آگیا تھا اس لئے اس نے مرسیڈیز میں سہیل کو پہچان لیا جو کہ درحقیقت عمران تھا اور پھر دوڑتے ہوئے امپالا میں سوار ہو کر مرسیڈیز کا تعاقب شروع کر دیا۔ گو کہ مرسیڈیز والا مشن سٹیڈ کوارٹر جلنے ہی کا تھا لیکن ناز احتیاطاً سیدھی راہ سے جانے کی بجائے غلط ملط راہوں سے جا رہی تھی لہذا تراب نے ٹرانسمیٹر کے قریب منہ کر کے کہنا شروع کیا۔

ہیلو باس تراب کانگ ہیلو باس تراب کانگ
دو تین مرتبہ یہی جملے دہرانے پر اس کی سماعت سے اس کے باس کی آواز ٹکرائی۔
ٹرانسمیٹر کانگ دس سائیڈ۔

باس مرسیڈیز اسی کو ٹھٹھی سے برآمد ہو کر پھر سڑکوں پر دوڑ رہی ہے اور میرا خیال ہے کہ یہ ادھر ادھر کے راستوں سے گھوم کر سٹیڈ کوارٹر ہی آنا چاہتی ہے اس کے اندر ناز اور سہیل نظر آ رہے ہیں لیکن باس یہ بات ذہن کو نہیں لگتی کہ مخالف ناز اور سہیل کو اتنی جلدی رہا کر دیں مجھے تو یہ معاملہ مشکوک ہی نظر آ رہا ہے اور

تراب مجھے تمہارے خیال سے اتفاق ہے اور اب میں زیادہ

رسک نہیں لینا چاہتا اس لئے جس طرح بھی ممکن ہو انہیں ختم کر دو لیکن گریٹیڈ بامر مجبوری استعمال کرو گے جہاں تک ممکن ہو ہنگامہ کئے بغیر ہی انہیں ختم کرنے کی کوشش کرو کیونکہ گریٹیڈ استعمال کرنے سے ہنگامہ زیادہ ہو جائے گا جبکہ ہمارے ہاتھوں پہلے ہی کافی ہنگامہ ہو چکا ہے۔۔۔۔۔ اور اوکے باس میرے پاس سائیلیکٹر لگا ریو اور موجود ہے میں اسی سے انہیں ختم کرنے کی کوشش کروں گا اور

شاہنشاہ تراب سی کوشش ہوئی چاہیے اور اینڈ آل چونکہ تراب سینئر ٹی کی وجہ سے سہیل سے کھار کھاتا تھا اور اس خوبصورت چڑیا ناز کا رجحان بھی زیادہ سہیل ہی کی طرف تھا جبکہ وہ ناز پر دل و جان سے عاشق تھا اور آج سہیل کو ختم کرنے کا موقع اس کے ہاتھ آگیا تھا پھر وہ اس موقع سے کیوں نہ فائدہ اٹھاتا لہذا اس نے امپالا کی سپیڈ بڑھانے کے ساتھ ساتھ جیپ سے ریو اور نکال کر پوری مضبوطی سے اپنی گرفت میں لے لیا۔

پچھلے سے ہارن کی آواز سن کر ناز نے مرسیڈیز کو سڑک کے انتہائی کنارے پر کرتے ہوئے شیشے میں دیکھا تو ایک دم بوکھلا گئی اور گھبرائے لہجے میں کہا۔

عمران صاحب پچھلے سے آنے والی گاڑی ہمارے ہی سپیڈ کو اڑا کر کی چونکہ اس عرصہ میں امپالا مرسیڈیز کے برابر آچکی تھی لہذا ناز کا جملہ پورا ہونے سے پہلے ہی امپالا میں سے ایک گولی آئی اور ناز کی

پڑی میں سے گزرتی ہوئی دوسری طرف نکل گئی گو کہ فائر کرنے والے نے
 بچا کر ہی فائر کیا تھا لیکن فائر کے ساتھ ہی ناز تھوڑی سی اسپرنگ
 چمک گئی اور گولی عمران کو لگنے کی بجائے ناز کی کھوپڑی میں داخل ہو گئی۔

اس کے بعد امپالا سے ایک فائر اور بھی ہوا تھا لیکن اس وقت عمران
 میٹ سے نیچے گر چکا تھا اور ناز کے بری طرح زخمی ہو جانے کی وجہ
 سے مرید نرادرادھر لہرانے لگی تھی لہذا امپالا تیزی سے آگے گزر گئی۔
 عمران نے نہایت چالاکی سے کام لیتے ہوئے اچھل کر اسپرنگ سنبھال
 لیا لیکن اس وقت تک ناز آخری چمکی لے چکی تھی۔

ناز کے یوں ختم ہو جانے کا عمران کو بے حد صدمہ ہوا۔ لیکن چونکہ امپالا

نہایت تیزی سے ایک موڑ مڑ چکی تھی۔ اس لئے عمران اس کا تعاقب کر کے
 قاتلوں کا پتہ بھی نہ لگا سکتا تھا لہذا اس نے نہایت حسرت سے ناز کے مردہ
 جسم کی طرف دیکھا اور اگلے موڑ سے مرید نرادرادھر کا رخ دانش منزل کی جانب
 کر لیا کیونکہ اس نے ہیڈ کوارٹر کے متعلق ناز سے کچھ معلوم نہ کیا تھا اس لئے
 ناز کی موت کے ساتھ ہی مجرم ایک مرتبہ پھر پردے میں چلے گئے تھے۔ اس
 کیس میں تو وہ بالکل بے دست و پا ہو کر رہ گیا تھا۔ جب بھی مجرموں کے قریب
 پہنچنے کے قریب ہوتا تو وقت ایسی کروٹ لیتا کہ وہ اپنے آپ کو وہاں
 کھڑا پاتا جہاں سے چلا تھا اس کا ذہن بار بار سیٹھ ہٹل والا پر جاتا تھا لیکن
 سیٹھ ہٹل والا اتنا معمولی آدمی نہیں تھا کہ شک کی بنا پر اس پر ہاتھ ڈالا
 جاسکتا بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ مجرم ہونے کے باوجود بھی اسے مجرم ثابت

کرنا بہت ہی مشکل کام تھا کیونکہ سیٹھ باٹل والا اس سے بھی بڑا کرگٹ تھا جو قدم قدم پر رنگ بدلتا رہتا تھا اس لئے یہ یقین کرنا بہت مشکل ہوتا تھا کہ اصل سیٹھ باٹل والا کس وقت کہاں ملے گا۔

گوکہ ابھی ایک مہرہ سہیل عمران کے قبضہ میں تھا لیکن سہیل کے متعلق اسے کوئی زیادہ خوشی فہمی نہ تھی۔ بلکہ اسے یقین تھا کہ سہیل کی معلومات مارے سے بھی کمزور ہوں گی تاہم اس کے ذریعہ سیٹھ کو ارٹھر کا توبہ لگ ہی سکتا تھا لیکن اتنے چالاک اور محتاط مجرموں کے درمیان ہمیں بدل کر جانا جو معمولی شک کی بنا پر اپنی بہترین ساتھی کو گولی کا نشانہ بنا سکتے ہیں خود کو اثر دہش کے منہ میں دینے کے مترادف تھا۔

لیکن عمران کا تعلق ایسی ٹیپا رٹمنٹ سے تھا جہاں رسک لینے ہی پڑتے تھے بلکہ اس کی کامیابی کا دار و مدار زیادہ تر رسک پر ہی تھا ورنہ تھا تو وہ بھی ایک انسان۔

گاڑی جتنی تیز رفتار سے دانش منزل کی جانب دوڑ رہی تھی اس کا ذہن اس سے بھی کہیں تیزی سے حالات کی گڑیاں جوڑا اور توڑ رہا تھا لیکن اب تک کوئی جوڑ بھی فٹ نہ بٹھا تھا حتکہ اسی جوڑ توڑ میں الجھا ہوا وہ دانش منزل کے گیٹ پر پہنچ گیا لیکن اسے کچھ احساس نہ تھا کہ وہ کس وقت دانش منزل کے گیٹ پر پہنچا اور کس وقت مارن بجایا اسے تو اس وقت ہوش آیا تھا جب جوڑ فٹ پورا گیٹ کھول چکا تھا۔

اس نے گیراج کے پاس گاڑی روکنے کے بعد باہر نکل کر کہا۔

جو زف گاڑی میں ایک لاش موجود ہے اسے احترام کے ساتھ
ایئر کنڈیشنڈ کمرے میں پہنچا دو بنانے کب تک اسے رکھنا پڑے لیکن
یاد رہے کہ لاش کی حالت میں کوئی فرق نہیں آتا چاہیے۔ یعنی خون وغیرہ
صاف کر کے اس کی حالت بدلنے کی کوشش نہ کرنا۔
اوکے باس ایسا ہی ہوگا۔

جو زف نے یوں لا پرواہی سے جواب دیا جیسے عمران نے اسے
انسانی لاش کے متعلق نہیں بلکہ کسی شکار کئے ہوئے پرندے کی لاش
کے متعلق کہا ہوا اور پھر عمران کے جانے کے بعد وہ لاش کو کندھے پر ڈال
کر ایئر کنڈیشنڈ کمرے کی طرف چل دیا اسے اگر حیرت تھی تو محض
اس بات پر تھی کہ یہی لیڈی کچھ دیر پہلے ہی تو اس کے باس کے ساتھ
زندہ سلامت گئی تھی اتنی جلدی لاش میں کس طرح تبدیل ہو گئی کیا اس
کی کسی گستاخی پر بسنے خود ختم کیا ہے؟

اس کا ذہن بار بار اسی نقطہ پر گھوم رہا تھا لیکن جب اس کی سمجھ
میں کچھ نہ آیا تو اس نے یوں سر کو جھٹک دیا جیسے سوچوں میں دماغ خرج
کرنا اس کا کام نہیں بلکہ اس کا کام تو اپنے باس کے ہر حکم پر عمل کرنا ہے۔
ادھر عمران جو زف کو حکم دینے کے بعد تیزی سے اس کمرے کی
جانب بڑھ گیا جس میں سہیل موجود تھا چونکہ ناز کی موت نے اسے
اعصابی طوع پر کافی کمزور اور پریشان کر رکھا تھا اس لئے اس نے کمرے میں
داخل ہونے پر سہیل کی جانب توجہ دینے بغیر انٹرکام کا رسیور اٹھا کر کہا۔

طاہر تم فوراً ڈرائنگ روم میں آؤ۔

اور پھر دوسری جانب سے جواب سے بغیر جوہنی اس نے رسیور رکھا
سہیل نے نہایت خونخوار انداز میں اس کی جانب پھلانگ لگا دی گو کہ عمران
نے اپنے آپ کو اس کی زد سے بچانے کی بے انتہا کوشش کی لیکن پھلانگ
اس قدر اچانک اور جارحانہ تھی کہ وہ اپنے آپ کو بچنے میں پوری طرح
کامیاب نہ ہو سکا بلکہ جھٹک لگنے کی وجہ سے کمرسی بہت ہی الٹ گیا۔

چونکہ گرتے وقت اس کے سر کا پھللا حصہ بری طرح دیوار سے ٹکرایا تھا۔
اس لئے اس کی نظروں کے سامنے نیلے پیلے ستارے سے نہجئے لگے لیکن
وہ یہ بات اچھی طرح جانتا تھا کہ اگر وہ چند لمحوں میں ان رنگ برنگے ستاروں
کا تاج دیکھتا رہتا تو مجرم اس پر پوری طرح غالب آ جائے گا۔

اس کے ساتھ گرتے ہوئے مجرم بھی گیا تھا لیکن اسے کوئی چوٹ وغیرہ نہیں
آئی تھی اس لئے وہ نہایت ہی خوفناک انداز میں بازو پھیلا کر اس کی جانب
بڑھ رہا تھا پھر جوہنی مجرم نے قریب پہنچ کر چیتے کی سی جھٹ لگائی عمران
ایک دم فلا بازی کھا گیا اور نتیجہ میں اس مرتبہ مجرم دیوار سے ٹکرا گیا لیکن
چونکہ دیوار سے مجرم کے ہاتھ ٹکرائے تھے اس لئے اسے زیادہ چوٹ
تو نہ لگی لیکن اس کے سنبھلنے سے پہلے ہی اچھل کر افسانے اس کی گردن
کے گرد اپنے ہاتھوں کا شکنجہ تنگ کر کے اس کی کمر پر اتنا زور دار گھٹنے
مالا کہ مجرم ڈگڑاتا ہوا پچھے کی جانب جھک گیا اور عمران نے اس کی ناک پر گھونٹ
رسید کرے ایک جھٹکے سے جھوڑ دیا جس کے نتیجہ میں مجرم کئی پتنگ کی طرح

ادھر ادھر لہرانے لگا اس کے ڈگمگاتے قدم تبارہے تھے کہ وہ اب گرا کہ
تب گرا لیکن مجرم بھی کافی سخت جان واقع ہوا تھا اس لئے کچھ دیر ادھر
ادھر لہرانے کے بعد دیوار کا سہارا لے کر اپنے ڈگمگاتے قدموں کو روکنے
کے بعد اپنی آستینیں سے ناک سے بہنے والا خون صاف کرنے لگا۔ عین
اسی وقت بلیک زیرو کمرے میں داخل ہو گیا اور عمران نے - بلیک زیرو
کی جانب دیکھتے ہوئے کہا -

طاہر اس سے پوچھو کہ ان کا ہیڈ کو اڑ کہاں واقع ہے لیکن اسے یہ بات
ذہن نشین کرادو کہ ناز ہیڈ کو اڑ کا ایڈریس بتا چکی ہے اور ہمیں یہ یقین بھی
ہے کہ اس نے غلط بیانی نہیں کی ہوگی تاہم ہم اس کے بیان کی روشنی میں
تسلی کرنا چاہتے ہیں اگر ان دونوں کے بیانات مل گئے تو یقیناً دونوں
سچے ہوں گے بصورت دیگر تصدیق کرنے پر جو شخص جھوٹا ہوا اسے
ہمایت ہی بھیانک قسم کی سزا کے لئے تیار رہنا چاہیے -
میں کچھ بھی بتانے کو تیار نہیں جو آپ لوگوں کا دل چاہے کہ گزریں -

بلیک زیرو کے بدلنے سے پہلے ہی مجرم نے جواب دیا تو عمران نے اچھل
کر اس کے دو بازو پکڑ کر کمر کی جانب ٹکھنچ کر ایسا جھٹکا مارا کہ مجرم کی چیخ نکل گئی
اور پھر عمران نے بلیک زیرو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا -

طاہر ہمارے پاس اتنا وقت نہیں کہ اس کی فضول باتوں میں ضائع
کیا جائے اسے سامنے والے ستون سے باندھ کر ترکیب نمبر ۱۵ استعمال
کر دے تو اس کے بڑے بھی سب کچھ بتانے کے لئے تیار ہو جائیں گے کیونکہ
ترکیب نمبر ۱۵ ایسا تیر بہدف نسخہ ہے جو گونگوں کو بھی بولنا سکھا دیتا ہے

اد کے سر

بلیک زیرو نے یہ کہنے کے بعد مجرم کے دونوں بازو نائیلن کی دوڑی سے کمر پر کٹنے کے بعد اسے ستون کے ساتھ باندھ دیا اور پھر اس کے سامنے گرہ لگا لیا خیال ہے بولتے ہو یا ترکیب بمبر دس پر عمل کیا جائے۔ جو دل چاہے کرو مجھ سے یہ امید ہرگز نہ رکھو کہ میں بھی نازی طرح اپنی پارٹی سے غداری کروں گا۔

مجرم کی زبان سے یہ الفاظ نکلتے ہی کمرے میں چٹان چٹان کی آوازیں ابھرنے لگیں کیونکہ بلیک زیرو نے اس کے چہرے پر طمانچوں کی بارش شروع کر دی تھی۔ گویا مجرم کا چہرہ ششہ کا کک بنا ہوا تھا۔ دائیں سے طمانچہ پڑتا تو بائیں گھوم جاتا اور بائیں سے طمانچہ پڑتا تو دائیں گھوم جاتا۔

طاہر کیا ایفٹ رائٹ شروع کروا رکھی ہے بھلے آدمی یہ ترکیب تو شریفوں پر استعمال کی جاتی ہے میں نے تمہیں حکم دیا تھا کہ یہ کچھ زیادہ ہی دل گردے کا مالک معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے اس پر ترکیب بمبر دس کا منتر پڑھا جائے کیونکہ لاتوں کے جوت لاتوں ہی سے مانا کرتے ہیں باتوں کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔

اد کے سر میں تو اس کا لحاظ کرتا ہوا سوچ رہا تھا کہ شاید معمولی منتری سے یہ کیل میں آجائے لیکن معلوم یہ ہوتا ہے کہ یہ بد قسمت انسان ترکیب بمبر دس استعمال کروا کر رہے گا۔

بلیک زیرو یہ کہتے ہوئے مجرم کو ستون سے کھولا اور پھر کھینچتا ہوا

آپریشن روم میں لے گیا عمران بھی ان کے ساتھ ہی آپریشن روم میں داخل ہوا تھا وہ تو کرسی پر آرام سے بیٹھ گیا لیکن بلیک زیرو نے مجرم کو دوبارہ ستون سے باندھ کر قریبی میز سے ایک چاقو اٹھایا اور کڑر کی خوفناک آواز کے ساتھ چھانچ لبا اور تقریباً دو اینچ چوڑا بلیڈ سانپ کی زبان کی طرح ادھر ادھر لہرانے لگا۔

مجرم نے غزاری والا چاقو کھلنے کی خوفناک آواز پر گردن اٹھا کر دیکھا اور پھر اس کی آنکھوں میں خوف کے سائے لہرانے لگے بس یہ ایک ہی لمحہ تھا دوسرے لمحے مجرم نے یوں گردن جھکالی جیسے ہر منرا اٹھنے کے لئے خود کو تیار کر لیا ہو۔

بلیک زیرو نے کھلا ہوا چاقو میز پر رکھنے کے بعد الماری سے ایک بوتل نکالی جس میں سرخ سرخ سفوف سا تھا اور مجرم کے قریب آ کر بولا۔
دوست! سے بھی غور سے دیکھ لو یہ بہت ہی تیز قسم کی مرجوں کا سفوف ہے اور اتنا باریک پسا ہوا ہے کہ زخموں کے معمولی ریشوں میں بھی آرام سے گھس جاتا ہے۔

مجرم نے جوہنی گھبرا کر بوتل کی جانب دیکھا بلیک زیرو آٹا فانا ایک بڑی سی چٹکی بھر کر اس کی آنکھ میں ڈالتے ہوئے کہا۔
ہر کام کی آزمائش شرط ہے لہذا اس عمل کے بعد تمہیں یقین آ جائے گا کہ

میں جو کچھ کہہ رہا ہوں وہ بالکل درست ہے حالانکہ بلیک زیرو نے پچھلے جملے فضول ہی ادا کئے تھے کیونکہ آنکھ میں مرجوں کا سفوف پڑنے کے بعد

اسے کچھ سننے یا دیکھنے کا ہوش ہی نہیں تھا وہ تو ستون سے ٹکا ہوا بری طرح تڑپ رہا تھا۔ اور اس کی سب سے بڑی بد قسمتی یہ تھی کہ ہاتھ بندھے ہونے کی وجہ سے آنکھیں مل بھی نہ سکتا تھا حالانکہ سفوف ایک آنکھ میں پڑا تھا اور شدید جلن کا احساس دونوں آنکھوں میں تھا۔

ابھی مجرم اسی اذیت میں مبتلا تھا کہ بلیک زیرو نے میز سے چاقواٹھا کر اس کی ران سے ایک پاؤ کے قریب گوشت کا ٹکڑا علیحدہ کر کے زخم پر دہی سفوف ڈال کر اسے بندشوں سے آزاد کر دیا البتہ ہاتھ کھولنے سے پہلے دونوں ہاتھوں پر بھی مرجوں کا سفوف چھڑک دیا تھا۔

چونکہ بندشوں سے آزاد ہونے کے بعد ہاتھوں کا جلن کی جگہ پر پینچنا قدرتی عمل تھا اس لئے اس کی تکلیف یا جلن میں کمی ہونے کی بجائے اضافہ ہونے لگا اور ڈگر لگتا ہوا مجرم تین تین فٹ اونچا اچھلنے لگا۔ ادھر اس کی ران سے جدا ہونے والا گوشت کا ٹکڑا بھی گرم اور تازہ بنا زہ ہونے کی وجہ سے فرش پر ادھر ادھر اچھل رہا تھا عجیب خوفناک منظر تھا لیکن عمران اس خوفناک منظر کو اتنی دلچسپی سے دیکھ رہا تھا جیسے بچہ مداری کا تاشہ دیکھ رہا ہو۔

دوست جب تمہاری تمہت جواب دے جائے تو ہمیں آگاہ کر دینا تمہیں اس تکلیف سے نجات دلا دی جائے گی ورنہ ٹھیک پانچ منٹ کے بعد ترکیب کے اگلے حصے پر عمل کیا جائے گا امید یوں ترکیب نمبر دس مکمل ہو جائے گی لیکن یہ یاد ہے کہ ترکیب کے آخری حصے پر عمل کرنے کے بعد

ی وہاں سے ضرورت کے مطابق کیفے رین بو منتقل کرتے رہتے ہیں۔
 ہاں کیفے کے خفیہ تہہ خانوں میں مال رکھا جاتا ہے اور گاہکوں کی ضرورت
 کے مطابق سپلائی کیا جاتا ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ تمہارا کوئی گاہک کوٹھی نمبر ۱۲ سے واقف
 نہیں۔

بالکل نہیں۔

تمہارے باس کی رہائشگاہ کہاں ہے۔

اس کا مجھے کوئی علم نہیں اور میرا خیال ہے کہ نازیبا کسی بھی نمبر کو علم نہ
 دگا ویسے چھوٹے شب کے نو بجے تک باس کوٹھی نمبر ۱۲ میں لازمی موجود
 رہتا ہے۔ بقیہ ٹائم وہ آرام، لوگوں کو ملنے ملنے، یا کیفے رین بو میں صرف
 کرتا ہے۔

اچھا کبھی تم نے اپنے باس کو اس کی اصل شکل میں بھی دیکھا ہے۔
 عمران کے اصل سوال پر مجرم نے یوں چونک کر عمران کی طرف دیکھا
 کہ اس کے سر پر سینگ نکل آئے ہوں اور پھر چند لمحے خالی خالی نظروں
 دیکھنے کے بعد بولا۔

میں آپ کا مطلب نہیں سمجھ سکا۔

پونکہ عمران بھی سمجھ گیا تھا کہ ان کا باس کبھی اصل شکل میں ان لوگوں
 نے نہیں آیا اس لئے اس نے کہا۔

میرے دوست یہ تو تم بھی سمجھ گئے ہو گے کہ ہماری معلومات تم سے

بھی زیادہ ہیں اور تمہیں یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ تمہارا باس اب زیادہ
 ورتک قانون کو دھوکا نہ دے سکے گا۔ کیونکہ اس کے مظالم کا پیمانہ بڑھ
 ہو کر چھلکنے والا ہے اگر تم ہمارے ساتھ پورا تعاون کرتے رہے تو تمہیں
 سلطانی گواہ کا درجہ دے کر بچایا جاسکتا ہے۔ ویسے اگر تم یہاں سے
 جانا چاہو تو جاسکتے ہو۔ لیکن یہ یاد رکھو کہ اس کو ٹھی سے باہر تمہارے
 لئے کوئی جائے پناہ نہیں کیونکہ تمہارا وہ ٹائیگر باس تمہاری اور ناز کی طرف
 سے پوری طرح بدگمان ہو چکا ہے جبکہ یہ بات تم بھی اچھی طرح جانتے
 ہو کہ تمہاری ٹائن کے مجرم معمولی سی مشکوکی کی بنا پر بھی اپنے بہترین اور
 با اعتماد ساتھی کو گولی کا نشانہ بنا دیتے ہیں اور تمہارے درندہ صف
 باس نے بھی ایسا ہی کیا ہے۔

پھر چند لمحے غلوؤں میں گھورنے کے بعد عمران نے دوبارہ کہنا شروع
 کیا۔

بیپاری ناز تمہارے باس کی درندگی کی بھینٹ چڑھ کر اپنی زندگی سے
 ماتھ دھو بیٹھی ہے اور تمہارے ساتھ تمہاری تلاش میں پاگل کتوں کی طرح
 گلیوں اور سڑکوں پر مارے مارے پھر رہے ہیں۔

نہیں ایسا نہیں ہو سکتا ناز جیسی معصوم اور دکھی لڑکی نہیں مر سکتی۔

میرے دوست مجھے انوس ہے کہ وہ معصوم لڑکی اپنے تمام دکھوں
 کو سینے میں چھپائے تمہارے درندہ صفت باس کی سفاکی کی بھینٹ چڑھ چکی
 ہے۔ اور یقین دلانے کے لئے میں تمہیں اس کی لاش دکھا سکتا ہوں جسے

کھڑے میرے ساتھی اٹھائے لئے ہیں۔ اور مزید ثبوت چاہتے تو کوٹھی
 کے باہر نکل کر دیکھ لو کوٹھی کے پورے دروازے تمہارے لئے کھلے ہیں لیکن
 تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ تم اپنی مظلومیت کی کہانی سننے کے لئے مجھے
 زندہ کبھی نہ مل سکو گے۔

بس کیجئے مجھے آپ کی ہر بات پر یقین آ گیا ہے۔

مجرم سہیل اپنے دونوں ہاتھ کانوں پر رکھ کر یوں چنچا کہ اس کی
 ران کے زخم میں بھی میٹھا میٹھا درد پیدا ہو گیا لیکن اس کے دل میں اس
 وقت ایسا درد اٹھ رہا تھا جس کے سامنے ران کے اس درد کی کوئی ویلیو
 نہ تھی اور ہیر پڑ بڑبائی ہوئی آنکھوں سے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے التجا کی۔
 اگر آپ مجھے ناز کی لاش دکھا دیں تو آپ کا مجھ پر بڑا احسان ہوگا۔
 اس کا مطلب یہ ہرگز نہ لیں کہ مجھے آپ کی بات پر اعتماد نہیں بلکہ حقیقت
 یہ ہے کہ میں اس مظلوم لڑکی کی لاش اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہتا
 ہوں۔ اس کا اور میرا ایک مدت تک ساتھ رہا ہے

آئیے ...

عمران یہ کہتا ہوا اپنی کرسی سے اٹھ کر آپریشن روم کا دروازہ کھول
 کر باہر نکل گیا بلیک زیرو اور سہیل بھی اس کے پیچھے پیچھے ہی آپریشن
 روم سے نکلے تھے جب یہ تینوں اس ایر کنڈیشنڈ سٹمرے میں داخل ہوئے
 جس میں ناز کی لاش پڑی تھی تو سفید چادر میں لپی لاش دیکھ کر سہیل کی نوچ ج
 ہی نکل گئی۔ جبکہ عمران اور بلیک زیرو بھی بے حواس و مدہ نظر آ رہے تھے۔

سہیل لاش کے قریب جا کر عقیدت کے طور پر جھکا اور پھر اس کی سفید براتی سی چادر کو چھو کر کہا۔

نازمین جانتا ہوں کہ تم نے اتنے خطرناک مجرموں میں رہ کر بھی اپنی عصمت کو داغدار نہ ہونے دیا اب میں تمہاری اسی عصمت کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ تمہارے قاتلوں کو کسی طرح بھی معاف نہ کروں گا۔ اور میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ تمہارا سب سے بڑا قاتل وہ درندہ صفت انسان ہی ہے جس کا میں آج تک بحیثیت باس احترام کرتا چلا آیا ہوں لیکن اگر آپ وہ میرے سامنے آجائے تو میں اپنے ریو اور کی چھ گو لیاں اس کے سینے پر اتارنے کے بعد دانتوں سے اس کی بوٹیاں توج لوں۔

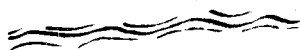
عمران جانتا تھا کہ اس وقت سہیل جذبات کے کلائمکس پر پہنچا ہوا ہے۔ اگر واقعی اس کا باس اس کے سامنے آجائے تو جو کہہ رہا ہے اس پر عمل کرنے کی ضرورت کوشش کرے گا۔ لہذا اس نے سہیل کے کاںڈھے پر ہاتھ رکھ کر کہا

دوست تمہارے باس کے ہاتھ اتنے لمبے ہیں کہ تم اس تک کسی صورت نہیں پہنچ سکتے ہاں اگر تم اس ظالم انسان کو کیفر کردار تک پہنچانا چاہتے ہو تو قانون کی مدد کرو کیونکہ قانون ہی کی ایسی بالادستی ہے کہ وہ لمبے سے لمبے ہاتھوں کو بھی توڑ کر رکھ دیتا ہے۔

عمران صاحب میں ناز کی لاش کو گواہ بنا کر دعوہ کرتا ہوں کہ آپ کی بات پر عمل کرتے ہوئے قانون سے پورا پورا تعاون کروں گا۔

سہیل یہ کہہ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا اور عمران بلیک زبرد سے
یہ کہہ کر کمرے سے باہر نکل آیا۔

جب یہ دل کی بھر اس نکال لے تو تاز کا خفیہ طریقہ سے پورے احترام
کے ساتھ کفن و دفن کا انتظام کیا جائے۔



بہت سے کتابوں کے خالق تھے، افسانہ نگار و شاعر

قدوس خان آفریدی

کی

بہترین غزلوں کا مجموعہ

مسکراتے زخم

سفید کاغذ - بہترین گٹ اپ قیمت صرف - ۱۰/- روپے
آج ہی طلب فرمائیں

آفریدی پبلی کیشنز، نجف بلاک، علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

امیالا وائے مجرم نے مر سیڈیز پر مارنگ کرنے کے بعد نتیجہ معلوم
کئے بغیر ایک دم سیڈیز بڑھادی اور پھر کوٹھی نمبر ۲۱ میں جا کر ہی دم لیا۔
امیالا کو پارک کرنے کے بعد میٹنگ ہال میں پہنچا تو سب ہی لوگ اس کے
اتنی جلدی واپس لوٹ آنے پر حیرت زدہ نظروں سے اس کی جانب
دیکھا اس کا اندازہ بتا رہا تھا کہ وہ کامیاب لوٹا ہے جب وہ فخر سے
چلتا ہوا کرسی پر بیٹھ گیا تو باس نے سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھا
لیکن باس کی زبان ہلنے سے پہلے وہ بولا۔

میرے اتنی جلدی لوٹ آنے پر آپ لوگوں کو یقیناً حیرت ہوگی
لیکن میں یقین دلاتا ہوں کہ ناکام نہیں لوٹا مگر تراب ہم تفصیل سننا
پسند کریں گے۔

ریوالونگ چیئر پر بیٹھا اس کا باس غرایا تو تراب نے ایک طائرانہ نظر

پنے ساتھیوں پر ڈالنے کے بعد کہنا شروع کیا۔

باس آپ اسے اتفاق ہی کہہ سکتے ہیں کہ میں نے جلد ہی اپنی مرسیڈیز کو ایک کوٹھی سے نکلتے دیکھ لیا جس کی اگلی سیٹوں پر ناز اور سہیل بیٹھے تھے۔

چونکہ میں نے اپنی گاڑی آڑ میں کر لی تھی اس لئے یا جلدی کی وجہ سے وہ امپالا کو نہ دیکھ سکے بلکہ کوٹھی سے نکلتے ہی انہوں نے مرسیڈیز کی سپیڈ بڑھا

دی ابھی

تراب یہ باتیں تو تم بذریعہ ٹرانسمیٹر بھی بتا چکے ہو ہم آخری بات سننا چاہتے ہیں۔

باس نے تراب کو درمیان ہی میں ٹوک کر کہا تو تراب نے ایک لمحہ

خاموش رہنے کے بعد دوبارہ کہنا شروع کیا۔

باس میں نے امپالا کو مرسیڈیز کے برابر لا کر دو فائر کئے اور مجھے یقین

ہے کہ میرے دو اڈن فائر کامیاب رہے کیونکہ میں نے دونوں فائروں کے

جواب میں دونوں کو سیٹوں سے گرتے اور مرسیڈیز کو روکھڑاتے ہوئے

خونناک انداز میں کھڈ کی جانب جاتے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔

چونکہ مجھے سے پولیس کی گاڑیوں کے خونناک سائروں کی آواز آرہی تھی۔

اس لئے میں وہاں پہنچنے کا ریسک نہیں لے سکا۔ کیونکہ مجھے یقین

تھا کہ اگر میں پولیس کے ہاتھ لگ گیا تو اپنے ہی کسی ساتھی کے ہاتھوں

میرا بھی وہی انجام ہو گا جو میرے ہاتھوں ناز اور سہیل کا ہو چکا ہے۔

ولیسے مجھے یقین ہے کہ جن پولیس گاڑیوں کے سائرن میں نے سنے تھے وہ

نازد وغیرہ کی رہبری ہی سے آسری تھیں۔ اب وہ ان کی لاشوں کو کرنا کام واپس جا چکی ہوگی۔ تراب نے پولیس والا محض جھوٹ بولا لیکن اس کے پاس نے یقین کرتے ہوئے کہا۔

تراب کیا تم یہ بتا سکتے ہو کہ گولیاں ان کے جسموں کے کون سے حصوں میں لگیں۔

سر میں پورے وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں ناز کی کھوپڑی سے گواہ ہوئی تھی سہیل کے دل میں گھسی تھی۔

اگر تمہارا یہ بیان درست ہے تو وہ دونوں یقیناً ختم ہو چکے ہوں گے اور یوں اگر پولیس یہاں تک پہنچ بھی جائے تو ہمارا کچھ نہیں بگاڑے گا۔ ناز اور سہیل کو تو محض اس لئے ختم کر دیا گیا ہے کہ سب ممبروں کو معلوم ہو سکے کہ غداروں کی سزا محض موت ہے۔

اب ایک مسئلہ یہ ہے کہ آیا اس فلیٹ کو ایسی کون سی اہمیت حاصل ہے جس میں سپرنٹنڈنٹ فیاض گیا تھا اور جس کی نشاندہی ناز نے کی تھی اس مسئلہ کا حل یہ ہے کہ اس فلیٹ میں جو بھی موجود ہوا سے زندہ کو اڑھ پھینچا جائیے۔ تاکہ مجھے بھی معلوم ہو کہ اس معمولی سے فلیٹ میں ایسی کون سی شخصیت ہے جس کے پاس فیاض جاتا ہے اور وہ اب تک ہماری نظروں سے اوجھل ہے۔

باس نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد تراب اور مشکل کی جانب باری باری دیکھتے ہوئے کہا۔

اس مشن کے لئے میں تم دونوں کو منتخب کرتا ہوں۔ تراب میں جاتا ہوں کہ تم تھکے ہوئے ہو لیکن اس فلیٹ کو تم دیکھ چکے ہو ۔ ۔ ۔ ۔ اس لئے تمہارا جانا ضروری ہے۔

او کے باس ہم تیار ہیں۔

تم رات کی تاریکی میں فلیٹ میں داخل ہو گے اس کے نمبر وغیرہ کی تسلی دن کی روشنی میں کر سکتے ہو۔

ٹھیک ہے باس ایسا ہی ہو گا دونوں نے قدرے جھک کر جواب دیا اور باس نے انہیں مزید کچھ کہنے کی بجائے یہ میٹنگ درخواست کرنے کا حکم صادر کر دیا۔ اور تراب اور منگل اپنے مشن پر روانہ ہو گئے۔ یوں تو تراب اور منگل نے دن کی روشنی ہی میں اپنے باس کے بتائے نمبر کے مطابق فلیٹ کی تسلی کر لی تھی لیکن فلیٹ میں داخل ہونے کے لئے انہیں اپنے باس کے حکم کے مطابق رات کے سلائے گھرے ہو جانے کا انتظار تھا۔

پھر جونہی گھڑیوں نے شب کے دس بجائے ایک گاڑی ایک درخت کے سائے میں رکی اور گاڑی سے دوسلے نکل کر عمران کے فلیٹ کی جانب بڑھنے لگے دروازے کے قریب پہنچ کر ایک سایہ تو دیوار سے لگ کر کھڑا ہو گیا اور دوسرے نے کال بیل کے بٹن پر انگلی رکھ دی۔ بیل کی مسلسل ٹرن ٹرن پر سلیمان بڑبڑا کر اٹھا اور دیوار گیر کلاک چرتھر پڑتے ہی سوچنے لگا کہ رات کے اس وقت کون ہو سکتا ہے۔ پھر اس کے ذہن نے خود ہی جواب دیا

اس دقت عمران صاحب کے سوا کون ہو سکتا ہے۔ چونکہ یہ بھی عمران کے لئے بہت پریشان تھا۔ اس لئے عمران کا خیال آتے ہی جی جلائی اور ایک دم دروازہ کھولتے ہوئے شکایت آمیز لہجہ میں بولا۔

صاحب آپ اتنے دن سے

اور پھر اس کی بات ادھوری رہ گئی کیونکہ اس کے منہ پر اتنا زور دار طمانچہ پڑا تھا کہ اگر طمانچہ مارنے والا سایہ اسے فوراً اپنے بازوؤں میں نہ لے لیتا تو وہ چکر کھا کر یقیناً زمین پر گر گیا ہوتا۔

اس مکان میں اور کون ہے۔

سائے نے اس کے گرد باہوں کا شبیخہ مضبوط کرتے ہوئے غراہٹ آمیز لہجہ میں پوچھا۔

مجرم نے اسے اس قدر دیا یا تھا کہ اسے اپنا سانس رکنا اور ہڈیاں چٹخنی ہوئی محسوس ہوئیں اور اس نے بمشکل تمام رک رک کر کہا۔

بھائی صاحب یہ خاندانی کنواروں کا فلیٹ ہے اس لئے میرے علاوہ یہاں چڑھیا کا بچہ بھی نہیں۔

منگل تم اس فلیٹ کی تلاشی لو اگر اس بوڑھے کی بات جھوٹ ثابت ہوئی تو میں اس کی ہڈیوں کا سرمہ تبادلوں گا۔

دباؤ پڑنے کی وجہ سے سلیمان کو اپنا سانس رکنا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔

لیکن اتنی تکلیف اس مجرم کے ہاتھوں سے نہیں پہنچی تھی جتنی لفظ بوڑھے پر پہنچی اور اس نے برا سا منہ بنا کر کہا۔

اے میاں ذرا زبان سنبھال کر بات کرو بڑھے ہوں گے تمہارے اچھلے میں تو ابھی کنوارہ ہوں اور میں یہ بازو بھی ذرا ڈھیلے کرو میری کوئی کنواری ہڈی تڑخ نہ جائے۔

مجرم کو سلیمان کے ان الفاظ اور منہ کے پوز پر غصہ آنے کی بجائے ہنسی آگئی اور پھر اس نے واقعی اپنی بازوؤں کا حلقہ قدرے ڈھیلا کر دیا۔ چونکہ اس دوران میں منگل بھی فلیٹ کی تلاشی لے کر ناکام واپس آچکا تھا اس لئے دونوں مجرم سلیمان کو درمیان میں لینے کے بعد اس کی دونوں سائیکلوں کی پسلیوں پر ریوالتور رکھ کر امیالا کی جانب روانہ ہو گئے۔ سلیمان کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ یہ سب کچھ کیا ہو رہا ہے۔ اور یہ لوگ اسے کہاں لے جا رہے ہیں بلکہ اسے ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ یہ حقیقت نہیں بلکہ خواب ہے اور پھر اس بات کی تصدیق کرنے کے لئے کہ آیا واقعی یہ حقیقت ہے اور وہ جاگ رہا ہے اس نے پوری طاقت سے اپنے بازو پر چٹکی کاٹی چونکہ دونوں مجرموں کے بازو بھی اس کے بازوؤں سے لمبے ہوئے تھے اس لئے ایک مجرم بری طرح تڑپ اٹھا اور پھر تڑاخ کی آوازیں کے سکوت کو ڈسٹرب کرتی ہوئی دور تک پہنچ گئی۔

ہوا یہ تھا کہ سلیمان نے اپنے بازو کی بجائے مجرم کے بازو پر چٹکی کاٹی تھی اور نتیجہ میں مجرم نے اس کے چہرے پر طمانچہ

رسید کر دیا تو دوسرے مجرم نے کہا۔

منگل میں یہ فضول قسم کی ہنگامہ آرائی پسند نہیں کرتا جانتے ہو تمہارے

اس لہانچہ کی آواز کہاں تک پہنچی ہے۔

شراب یہ بڑھا بھی بہت فتنہ ہے اس نے میرے بازو پر اتنی زوردار چٹکی کاٹی ہے جس کی جلن اب تک محسوس ہو رہی ہے۔

بھائی تو قسم لے لوجو میں نے شرارت کی ہو میں نے تو صرف یہ معلوم کرنے کے لئے کہ یہ سب خواب ہے یا حقیقت اپنے بازو پر چٹکی کاٹی تھی.....

ابھی سلیمان کی بات پوری بھی نہ ہوئی تھی کہ ایک مجرم فقائیں اڑتا ہوا دور جاگرا۔



بہاولنگر والوں کیلئے

خات کے آفریدی کے تمام ناول قیمت اور کرایہ پر ہم سے حاصل کریں

دیگر ہم قسم کے ناول، ڈائجسٹ بھی کرایہ اور قیمت پر مل سکتے ہیں
آپ کے ادبی ذوق کی تسکین کے ہمارا نصب العین ہے

منجانب

پروپرائیٹر شمع لائبریری، مظفر ٹریڈ بہاولنگر

چونکہ عمران نے جوزف کی یہ ڈیوٹی نکائی ہوئی تھی کہ وہ گاہے بگاہے جا کر فلیٹ اور سلیمان کی خیریت معلوم کرتا رہے اور ٹائم رات کا مقرر کیا تھا کہ دن کے اجالے میں اس کا ہاتھ جلیا جسم کسی کی نظر میں نہ آ جائے۔ لہذا اپنی اسی ڈیوٹی کے تحت وہ جوہنی عمران کے فلیٹ کے قریب پہنچا اسے تین سائے کار کی جانب بڑھتے نظر آئے اسے یہ تو اندازہ نہ ہو سکا تھا کہ یہ سائے کون ہیں کیونکہ محکمہ برقیات نے سٹریٹ لائٹ بند کر کے ان پر خاص کرم کیا تھا۔ تاہم جوزف دبے قدموں سایوں کی پشت کی جانب سے قریب ہو رہا تھا کہ سلیمان کی آواز پہچان کر آپے سے باہر ہو گیا اور آپے سے باہر ہونے کی زیادہ وجہ وہ طمانچہ تھا جو سلیمان کے چہرے پر پڑا تھا۔

چنانچہ جوزف کا آپے سے باہر ہونا کسی قیامت سے کم نہیں ہوتا لہذا اس کی ایک ٹانگ کو درخت ہوئی اور فضا میں اڑتے ہوئے مجرم

کو ایسا محسوس ہوا جیسے اس کی کمر پر پہاڑ ٹوٹ پڑا ہو۔

چونکہ جوزف کا رنگ رات کی تاریکی سے بالکل میچ کرتا ہوا تھا اس لئے ماسوائے سفید دانتوں کے اس کا پورا سراپا رات کی تاریکی میں ڈھل گیا تھا لہذا تاریکی میں سفید سفید دانت عجیب جیسا ناک منظر پیش کر رہے تھے۔ اپنے ساتھی منگل کو ہوا میں اڑتا دیکھ کر مجرم تراب نے جوزف کی طرف دیکھا تو خوف کی وجہ سے اس کے جسم میں ایک سردی لہر دوڑ گئی لیکن تراب کے پاس زیادہ وقت نہیں تھا کیونکہ وہ سیاہ پہاڑ اس کی طرف چھلانگ لگا چکا تھا اس لئے وہ سلیمان کو گھسیٹتا ہوا زمین پر گر گیا اور جوزف اپنی ہی جھونک میں اڑتا ہوا کاتی آگے گزر کر مجرم منگل سے جا ٹکرایا جو ابھی زمین پر سے اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا اور چٹان نما انسان جوزف کے ٹکرنے کی وجہ سے اسے اپنے ساتھ اٹھائے دوبارہ زمین پر گر گیا۔

جوزف نے مجرم سے جان چھڑانے کے لئے گرتے ہی اس کی ناک پر گھونسا رسید کیا اگر جوزف کا یہ آہنی گھونسا مجرم کی ناک پر پڑ جاتا تو نہ صرف ناک بلکہ مجرم کا پورا جسم ہی پچک کر رہ جاتا لیکن یہ جوزف کی بد قسمتی ہی تھی کہ تاریکی کی وجہ سے نشانہ خطا ہو گیا اور اس کا گھونسا مجرم کی ناک پر پڑنے کی بجائے اتنی زور سے نچتے سرک پر پڑا کہ جوزف کا پورا بازو جھنجھٹا کر رہ گیا اور پھر اس کے سنبھلنے سے پہلے ہی مجرم نے زمین پر لیٹے لیٹے جوزف کی دونوں رانوں کے درمیان نازک جگہ پر پوری طاقت سے گھونسا مارا تو جوزف کو ایسا محسوس ہوا جیسے آگ میں سرخ کی ہوئی لہے کی بہت سی سلاخیں اس کے جسم میں

داخل کر دی گئی ہوں -

مجرم کا یہ وار نہایت دانشمندانہ تھا - اگر وہ اس نازک جگہ سے علاوہ جوزف کے جسم کے کسی بھی حصے پر وار کرتا تو ذرا بھی اثر نہ ہوتا لیکن اس اخلاق سوز اور سفاکانہ وار نے جوزف کو بے ہوشی کی حد تک پہنچا دیا - مگر وہ بھی افسر لقیہ کے جنگلوں کا پروردہ جوزف تھا جس نے اپنے مد مقابل سے ہار تسلیم کرنا سیکھا ہی نہ تھا لہذا اس نے درد کی وجہ سے کانپتے ہاتھوں سے مجرم کو اپنے جسم سے نوج کر علیحدہ کیا اور ایک طرف اچھال کر آگے جاتے سایہ کی جانب پھلانگ لگا دی جو سلیمان کو کندھے پر ڈال کر دوڑتا ہوا ایک طرف کو جا رہا تھا گوکہ سلیمان بھی پوری آزادی سے اپنے ہاتھ پاؤں استعمال کر کے مجرم کی گرفت سے آزاد ہونے کی کوشش کر رہا تھا لیکن ایسا معلوم ہوتا تھا مجرم پر سلیمان کی لانتوں اور گھونسوں کا کوئی اثر نہیں ہو رہا -

چونکہ جوزف نے مجرم منگل کو بھی دور ہوتے سلسے کی جانب ہی اچھالا تھا اور پھر خود بھی ادھر ہی پھلانگ لگا دی تھی اگر جوزف کا ٹارگٹ مجرم منگل ہوتا تو جوزف کی زبردست پھلانگ کی لپیٹ میں آ کر اس کی بہت سی ہڈیاں ٹوٹ چکی ہوتیں لیکن وہ تو اس سے بچ کر اگلے مجرم تک پہنچنا چاہتا تھا جو سلیمان کو اٹھائے بھاگ رہا تھا -

چونکہ اب سب کی آنکھیں تاریکی میں دیکھنے کی عادی ہو گئی تھیں - اسلئے مجرم منگل بھی جوزف کے ارادوں کو بھانپ چکا تھا لہذا وہ اپنے

ساتھی کو گاڑی تک پہنچنے کا موقع دینے کے لئے جوزف کے سامنے آ گیا اور اڑتا ہوا جوزف ایک مرتبہ پھر مجرم منگل سے ٹکرا کر سڑک پر ڈھیر ہو گیا۔ لیکن چونکہ اس مرتبہ مجرم سوچ سمجھ کر جوزف سے ٹکرایا تھا اس لئے اسے چوٹ جوزف سے قدرے کم ہی آئی ادھر جوزف نے بھی اس مجرم سے الجھنے کی بجائے اسے جھٹک کر دور پھینک دیا۔ اور آگے کی جانب چھلانگ لگا دی لیکن مجرم تراب اس وقت تک سلیمان سمیت امپالا میں سوار ہو چکا تھا۔ اور جوزف کو گاڑی کی موجودگی کا احساس ابنجن اسٹارٹ ہونے کی بلکی سی آواز سن کر ہی ہوا تھا ورنہ اس سے پیشتر تو وہ مجرموں سے اس قدر الجھا رہا کہ گاڑی کو دیکھنے کا موقع ہی نہ ملا اور یوں بھی امپالا بڑے سے درخت کے گہرے سائے میں کھڑی تاریکی کا ایک حصہ ہی بنی ہوئی تھی۔

گوکہ ماسوائے سلیمان کے ریوالور تینوں کے پاس تھے اور بلکہ جوزف کے پاس تو حسب عادت دو ریوالور تھے لیکن ریوالور نکالنے کا اب تک کسی کو موقع نہ ملا تھا لہذا امپالا ہلکی سی ہچکی لے کر اسٹارٹ ہو گئی جوزف نے ہوسٹر سے ریوالور نکال کر اس کی جانب فائر کر دیا لیکن جوزف کو یہ علم نہ ہو سکا تھا کہ یہ قیمتی امپالا مکمل طور پر فائر پروف ہے خشک اس کے وہیلوں پر بھی باہر کی طرف فائر پروف دھیل کپ چڑھے ہوئے تھے۔ فائر کے باوجود جوزف نے امپالا تیری سے اپنی طرف آتے دیکھا تو وہ حیران رہ گیا کیونکہ وہ تو آنکھیں بند کر کے بھی صحیح نشانہ لگا سکتا تھا۔ جبکہ اس نے اپنی دانست کے مطابق فائر کا نشانہ لے کر فائر کیا تھا لہذا ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ فائر کے جواب

میں مار پھٹنے کا زور وار دھا کہ ہوتا لیکن امپالا سرخ سرخ آنکھیں جھپکتی اس کی جانب تیزی سے بڑھ رہی تو اس نے امپالا کی سپڈ لائیٹ کی جانب فائر کیا اور اچھل کر امپالا کے مار گیلٹ سے چند گز دور جا کھڑا ہوا۔

گوکہ جوزف کا یہ فائر کامیاب رہا تھا یعنی چھناکے کے ساتھ امپالا کی ایک آنکھ بند ہو گئی تھی لیکن اس کی سپیڈ میں کوئی خاص فرق نہیں پڑا تھا۔

ادھر مجرم منگل نے امپالا کی طرف دوڑ لگا دی لیکن جوزف ایک ہی چلاؤ میں منگل تک پہنچ گیا اور تراب کا دروازہ کھولنے کے لئے بڑا ہوا ہاتھ ایک دم رک گیا۔ کیونکہ سچو ایشن کے لحاظ سے اسے خطرہ پیدا ہو گیا تھا کہ یہ دیوہیکل انسان اس کے ساتھی سے بھی پہلے امپالا میں داخل ہو جائے گا۔ اور اس خیال ہی سے مارے خوف کے اس کے دو ٹنگے کھڑے ہو گئے۔ کیونکہ وہ اس کی طاقت کا مظاہرہ تو دیکھ ہی چکا تھا جبکہ ان کے باس کی بھی یہ ہدایت تھی کہ اگر کسی وقت تمہارا عزیز سے عزیز ساتھی بھی حریف کے قابو جائے اور اسے بچانے کی کوئی صورت نہ ہو یا پھڑانے کی کوشش میں دشمن کی ناکامی کا خطرہ ہو تو حریف سے بھی پہلے اپنے ساتھی کو ختم کرنے کی کوشش کرو۔ ورنہ حریف کے ہاتھوں میں پہنچا ہوا دوست زیر دست دشمن بھی ثابت ہو سکتا ہے۔ لہذا اس نے گاڑی کا شیشہ توڑا سانچے گرایا اور ریوالتور کی نالی باہر نکال کر مار کر دیا چونکہ یہ دونوں اس کے فائر کی زد میں تھے اور جوزف جسامت کے لحاظ سے مجرم سے زیادہ تھا اس لئے تراب نے جوزف کی کھوپڑی کا نشانہ لے کر فائر کیا تھا اگر جوزف جا بجا تو مجرم منگل کو اسی گولی

کا ہدف بنوا سکتا تھا لیکن وہ مجرم کو مارنے کی نسبت زخمہ گرفتار کرنا چاہتا تھا اس لئے وہ مجرم کو رگیدنا ہوا زمین پر ڈھیر ہو گیا۔

اور پھر ان کے سنبھلنے سے پہلے ہی امپالا والے مجرم نے دوسرا فائر کر دیا اور یہ گولی اس کے اپنے ساتھی منگل کے دماغ میں گھس گئی کیونکہ منگل نے جوزف سے پہلے ہی اٹھ کر امپالا کی جانب چھلانگ لگادی تھی اور یہی جلد بازی اس کے لئے مہلک ثابت ہوئی۔

گوکہ مجرم تراب نے یکے بعد دیگرے دو فائر اور بھی کئے تھے جو جوزف کے ادھر ادھر سے گزر گئے اور مجرم اپنے فائروں کا انجام معلوم کئے بغیر امپالا کو تیزی سے دوڑاتا ہوا رات کی تاریکی میں گم ہو گیا۔

جوزف نے امپالا کے پیچھے دوڑ بھی لگائی تھی لیکن ایک انسان اور اور مشینری میں کیا مقابلہ لہذا وہ چند قدم ہی دوڑا تھا کہ اس کے کانوں میں پولیس کی پیٹرولیم گاڑی کے خوفناک سائرن کی آواز پڑی جو اسی طرف آرہی تھی اور آواز سنتے ہی وہ سمجھ گیا کہ مجرم اپنے ہی ساتھی کو گولی کا نشانہ بنا کر کیوں فرار ہو گیا ہے۔ چونکہ وہ بھی پولیس کے چکر میں نہیں پڑنا چاہتا تھا اس لئے دوڑتا ہوا مجرم تک پہنچا اور جب اس کی نبض پر ہاتھ رکھا تو معلوم ہوا کہ مجرم کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر چکی ہے۔ لہذا اس نے لاش وہیں چھوڑی اور دوڑتا ہوا عمران گے فلیٹ میں داخل ہو گیا جس کا دروازہ چوہٹ کھلا ہوا تھا ابھی اس نے فلیٹ کا دروازہ بند کیا ہی تھا کہ پولیس کی پیٹرولیم گاڑی لاش کے قریب پہنچ کر رک گئی۔

مجرم تراب امپالا کو مختلف سڑکوں پر دوڑتا ہوا کوٹھی نمبر 21
 میں پہنچا تو صبح کے آثار نمودار ہو چکے تھے لیکن کوٹھی کی ہر چیز اسی حالت
 میں تھی جس میں وہ چھوڑ کر گیا تھا۔ اور جب بے ہوش سلیمان کو کاندھے
 پر ڈالے وہ ٹینگ حال میں داخل ہوا تو اس پر حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹ
 پڑے کیونکہ حال میں اس کے ساتھ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ معہ باس کے
 بدستور بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے چہروں پر شب بیداری کے آثار نمایاں
 نظر آ رہے تھے گو کہ شب بیداری ان لوگوں کے لئے کوئی نئی بات نہ تھی۔
 کیونکہ مجرمان کی تو راتیں ہی جاگتی ہیں اور دن سوتے ہیں۔
 باس آپ کھبت تک سوئے نہیں۔

تراب ہمیں اپنے ساتھیوں کا اپنی جان سے زیادہ خیال رہتا ہے۔
 اور ہم اپنے کسی بھی ساتھی کو اہم مشن پر بھیجنے کے بعد کبھی بھی نہیں سوتے

ہاں البتہ یہ یقیناً نئی بات ہے آج ہم تمہاری واپسی کے انتظار میں
میٹنگ ہال میں بیٹھے رہے۔

حقیقت یہ ہے کہ آج مجرموں کا باس اپنے اندر ایک عجیب سی
بے چینی و بے کلی محسوس کر رہا تھا لیکن اس نے لفظوں میں اس بے کلی
کو چھپاتے ہوئے الفاظ ہی کے ذریعہ اپنے ساتھیوں کو مکھن لگانے
کی کوشش کی تو تراب نے بے ہوش سلیمان کو فرش پر لٹاتے ہوئے
کہا۔

باس اپنے خادموں پر یہ آپ کا خصوصی کرم ہے جس کے لئے
ہم سب آپ سے بے حد مشکور اور ممنون ہیں۔
تراب مجھے اسی ممنونیت والی باتیں ہرگز پسند نہیں کیونکہ اسی
باتیں انسان کے اندر جذبہ خود داری ختم کر دیتی ہیں۔ اور ہاں تم اس
بوڑھے کو کہاں سے اٹھائے لائے ہو اور کہا یہ زخمی ہے یا ختم ہو گیا
ہے اور مشکل کہاں ہے۔

باس اس بوڑھے کو میں نے ہاتھ کی ضرب سے کچھ دیر کے لئے خاموش
کیا ہے۔ جلد ہی ہوش میں آ جائے گا۔ البتہ مشکل.....
تراب نے یہ کہہ کر پوری روئداد اپنے باس کی گوش گزار کر دی تو اس
نے دوہراؤں میں گھورتے ہوئے کہا۔

میں اپنے ساتھی مشکل کا اپنے ہی ہاتھوں ختم ہو جانے کا از حد افسوس
ہے لیکن ہم جیسے لوگوں کی تاریخ ایسے ہی واقعات سے بھری نظر آتی ہے بہت

سی جانوں کو بچانے کے لئے تھوڑی جانوں کو قربان کرنا ہی پڑتا ہے باس
مجھے بھی مشکل کی موت کا بے حد افسوس ہے اگر پٹرولیم گاڑی کی آواز قریب نہ
آ جاتی تو میں اسے بچانے کی پوری کوشش کرتا۔

تراب حالات کے تحت ہمیں اس کی موت سے زیادہ اس کی زندگی
کا افسوس ہو گا کہیں وہ زندہ تو پولیس کے ہاتھ نہیں لگ جائے گا۔
سوال ہی پیدا نہیں ہوتا باس کیونکہ کوئی اس کی کھوپڑی میں گھسی ہے اور
تراب یہ اچھی طرح جانتا ہے کہ جسم کے کس حصہ میں گولی کتنا کام دکھاتی
ہے۔ میرا خیال ہے کہ مشکل اگر زندہ بھی رہا تو بمشکل تیس سیکنڈ تک ہے
گا اس سے زیادہ ہرگز نہیں رہ سکتا۔

پھر ایک دم سب سلیمان کی جانب متوجہ ہو گئے جو زم زم تالین پر بیٹھا
حیرت زدہ نظریں مال میں گھمار رہا تھا اور تھوڑی دیر یہ عمل دہرانے کے بعد
وہ بڑبڑانے کے سے انداز میں بولا۔

ارے ہمارے چھوٹے سے فلیٹ میں اتنا بڑا مال کس نے بنا دیا اور یہ
لوگ

بڑے میاں صرف یہ کمرہ ہی بڑا نہیں بلکہ جس کوٹھی کا یہ کمرہ ہے وہ کوٹھی
بھی بہت بڑی ہے اگر تم چاہو تو بقایا زندگی اس کوٹھی میں آرام و آسائش
سے گزار سکتے ہو۔

سلیمان نے لفظ بڑے میاں پر منہ کارا سا ہنسنے لگا تھا لیکن زندگی
کا ایک بڑا حصہ عمران کے ساتھ گزارنے کی وجہ سے چکا تھا کہ وہ کسی

پارٹی کے ہتھے چڑھ چکا ہے۔ اس لئے خوشامدانہ لہجہ میں بولا
سرکار خاندانی باورچی ہوں کئی پشتیں صاحب لوگوں کی کوٹھیوں کے سرور
کو اڑھڑوں میں گزاری ہیں اس لئے بڑی کوٹھیوں میں دل نہیں لگے گا۔

اچھا اب جس فلیٹ میں تم رہ رہے ہو وہ کس کا ہے۔

عمران صاحب کا سکار

کیا فیاض کو جانتے ہو۔

سرکار سپرنٹنڈنٹ صاحب کو کون نہیں جانتا اور جب سے عمران
صاحب غائب ہوئے ہیں میرا تمام ختیج وہ ہی پورا کر رہے ہیں۔

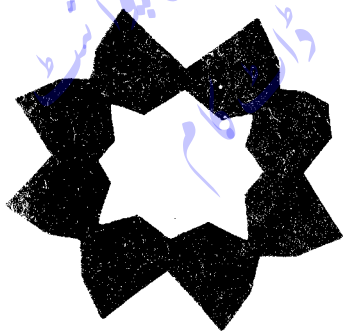
اچھا تو عمران کب سے غائب ہے۔

اور پھر سلیمان نے انگلیوں پر حساب لگانے کے بعد عمران کے غائب ہونے
کی جو تاریخ بتائی اس سے مجرموں کے باس کو پورا یقین ہو گیا کہ سلیمان کہیں
بھی غلط بیانی سے کام نہیں لے رہا اور سلیمان کے چہرے سے بھی صداقت
عیاں تھی۔

چونکہ مجرموں کے ذہن کے مطابق عمران کی تو لاش بھی ختم ہو چکی تھی۔
اس لئے اس نے عمران والے معاملہ میں زیادہ بحث کرنا مناسب نہیں
سمجھا اور سلیمان سے بھی کوئی قیمتی بات معلوم ہونے کی توقع نہ تھی اس لئے
اس نے تراب سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

ہم نے ایک فضول سے آدمی کے لئے یونہی وقت اور اپنا ایک ساتھی

ضائع کیا البتہ ذہن میں جو خلش اور تجسس پیدا ہو گیا تھا وہ ختم ہو گیا
 گو کہ یہ شخص بے ضرر سا انسان ہے ہم اتنی جلدی آزاد بھی نہیں کر سکتے
 بحر حال اسے یہاں کوئی تکلیف نہیں ہونی چاہیے پھر مناسب وقت پر جب
 مشکل کی لاش کی تفتیش پولیس کی جانب سے ختم ہو گئی تو اسے چھوڑ دیا جائے
 گا۔ اور پھر سلیمان سے مخاطب ہوتا ہوا بولا۔
 اگر تم نے بھی یہاں سے بھاگنے یا کسی قسم کی شرارت کی کوشش
 کی تو مبتلائے عذاب ہو جاؤ گے۔



چوزف کی زبانی سلیمان کے اغوا کا سن کر عمران سخت پریشان ہو گیا تھا۔ کیونکہ وہ مجرموں کے ہتھکنڈوں اور تشدد سے پوری طرح واقف تھا جبکہ سلیمان جیسا بوڑھا اور سیدھا سادھا انسان نہ تو زیادہ دیر تک مجرموں کا تشدد برداشت کر سکتا تھا اور نہ کوئی اور ہی چالاکی دکھا سکتا تھا۔

چونکہ سلیمان کے اغوا کے سلسلہ میں مجرموں نے اپنا ایک آدمی تک ضائع کر دیا تھا لہذا اتنا بڑا رسک معمولی بات کے لئے ہرگز نہیں لیا ضرور کوئی اہم بات ہے جو مجرم سلیمان سے معلوم کرنا چاہتے ہیں۔

وہ اہم بات کیا ہے ؟

یہاں آ کر عمران کی سوچوں کا سلسلہ یکدم رُک گیا۔

کیا مجرموں کو میرے زندہ ہونے کا شک ہو گیا ہے۔ اور وہ سلیمان سے اسی کی تصدیق یا تردید چاہتے ہیں۔

اس نقطہ پر پہنچ کر اسے افسوس ہوا کہ وہ اب تک سلیمان کے سامنے ٹھیکوں نہیں گیا۔
 کیونکہ سلیمان سیدھا سادھا جھوٹ سے نفرت کرنے والا انسان ہے اگر وہ
 اس کے سامنے گیا ہوتا تو وہ اس کی زندگی کی تصدیق کر کے کم از کم خود پر
 نازل ہونے والے عذاب میں کمی کر دیتا۔ انکار کی صورت میں مجرم اس
 پر زیادہ سے زیادہ تشدد کریں گے۔

تشدد کرنا اور سہنا عمران کی ڈیپارٹمنٹ کے لئے کوئی اہم بات نہیں
 تھی لیکن سلیمان والے معاملہ نے اسے بوکھلا کر رکھ دیا تھا اس لئے
 اس نے فوراً کارروائی کرنے کا فیصلہ کر کے انٹرکام کے ذریعہ بلیک زیرو
 کو اپنے کمرے میں بلا کر پہلے سلیمان کے اغوا کی خبر سنائی اور تمام نشیب و
 فراز سے آگاہ کر کے میک اپ روم میں گھس گیا۔ اور بلیک زیرو
 جو بیا کو بحیثیت ایکسٹو بنڈریوٹیلیفون عمران سے حاصل کردہ ہدایات دینے لگا۔
 اور پھر کچھ ہی دیر بعد سہیل کے میک اپ میں عمران ایک ٹیکسی کے ذریعہ
 کوٹھی نمبر ۱ کی جانب اڑا جا رہا تھا۔ گیٹ کھلوانے میں اسے زیادہ دشواری
 پیش نہ آئی اور پھر سوچ سمجھ کر چورنگا ہوں سے ادھر ادھر دیکھتا ہوا میننگ
 ہال کی طرف بڑھنے لگا۔ چونکہ سہیل نے اسے تفصیلی حالات سے آگاہ کر
 دیا تھا اس لئے اسے میننگ ہال تک بھی پہنچنے میں تکلیف نہ ہوئی۔
 میننگ ہال میں پہنچنے کے بعد اس نے پہلی نظر ہی میں اندازہ کر لیا کہ سب
 مجرم ماسوائے اپنے باس کے ہال میں موجود ہیں اس نے رسٹ وائج پر نظر
 ڈالی تو ابھی باس کے یہاں آنے میں چند منٹ دیر تھی اور یہ بات وہ جانتا

تھا کہ سب مجرم ناز اور سہیل کو مردہ سمجھے ہوئے ہیں اور اب اسے زندہ سلامت سامنے پا کر سوال لگتی پوچھاڑ کر دیں گے لہذا ان سوالات سے بچنے کے لئے اس نے میٹنگ ہال میں داخل ہوتے ہیں خود پر بدحواسی طاری کر لی تھی اور پھر کسی پر گرنے کی سی پوزیشن میں بیٹھے ہوئے آنکھیں بند کر کے نحیف سی آواز میں بولا تھا۔ پانی۔

مجرم اس کے گرد جمع ہو گئے اور کچھ پانی لینے دوڑ پڑے اور جب پانی بمشکل تمام کے منہ میں ڈالا گیا تو آگے جانے کی بجائے واپس باہر نکل آیا۔ دراصل وہ ایکٹنگ کر رہا تھا اور اس ایکٹنگ کا مقصد تمام مجرموں کی توجہ اپنی جانب مبذول کر کے پروگرام کے مطابق سیکرٹ سروس ممبران کو کوٹھی میں داخل ہونے کا موقع دینا تھا اور یہ موقع بھی باس کے آنے کے بعد دینا تھا جس کا وقت اس نے بلیک زیرو تباہی دیا تھا۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔

اپنے باس کی خوفناک آواز پر تمام مجرم سمٹ کر ایک طرف ہو گئے باا..... یہ سہیل ہے۔

ہوں۔۔۔ تمہارے کہنے کے مطابق سہیل مر چکا تھا۔ اور اگر تمہاری بات پر یقین کیا جائے تو یہ سمجھا جاسکتا ہے کہ یہ قبر سے نکل کر دوڑ آیا ہے۔ اور نفوٹ دی دیر بعد ناز بھی پہنچ جائے گی اور پھر پولیس.....

بس..... باس..... میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ ناز کی کھوپڑی میں گولی لگی تھی اور سہیل کے سیٹ سے لڑھ جانے کی وجہ سے میں یہ نہیں

دیکھ سکا کہ گولی اس کے کہاں لگی تھی لیکن یہ وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اگر میرا نشانہ غلط نہیں ہوا تھا تو گولی سہیل کے دل میں لگنی چاہیے تھی۔ لہذا.....

لیکن.....

ترا ب گھبرانے کی ضرورت نہیں تمہارا بیان پہلے بھی درست تھا اور اب بھی درست ہے صرف مسئلہ یہ ہے کہ یا اس وقت ناز کے ساتھ سہیل نہیں تھا یا شخص سہیل نہیں ہے ویسے قیافہ یہی بتاتا ہے کہ ناز کے ساتھ سہیل کے میک اپ میں کوئی اور شخص ہو گا اور اب یہ اصل سہیل ہے یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ بھی سہیل کا۔ کا ڈی پی کیٹ - - - - -

ہی ہو کر حال اگر یہ سہیل کی نقل ہے تو ہمیں سب سے پہلے اس کا میک اپ صاف کرنا ہو گا۔

چونکہ یہ سب باتیں عمران بھی سن رہا تھا اور مجرم کی چالاکی پر اسے حیرت بھی تھی اور دل ہی دل میں نہیں بھی رہا تھا کہ میک اپ دور کرنے والے سلسلہ میں انہیں کس قدر نثر مند لگتا ہو گی کیونکہ اس کا میک اپ ایسا نہ تھا کہ معمولی کوشش سے صاف کیا جاسکتا لیکن اس کے پاس اتنا وقت نہ تھا کہ ان ضروریات میں ضائع کیا جاتا۔ کیونکہ اس کے اندازے کے مطابق پروگرام کے تحت کوٹھی اور کیفے رین بو کا پوری طرح محاصرہ ہو چکا ہو گا۔ اور عمبران سیکرٹ سروس کوٹھی میں داخل ہو چکے ہوں گے۔ اہذا اس کے ہونٹوں سے آہ سی نکلی۔

پانی -

مجرموں نے فوراً اس کے حلق میں قطرہ قطرہ پانی گرا کر انہیں شہ رخ کر دیا۔

اور چند قطرے اندر جلنے کے بعد اس نے آنکھیں کھول کر چند لمحے پہلے خالی کرسی کی جانب دیکھا تو اب اس پر لحیم شمیم شخص بیٹھا نظر آیا جو پوری توجہ سے اسی کی جانب دیکھ رہا تھا اور عمران کو آنکھیں کھولتے دیکھ کر بولا۔

سہیل میرا خیال ہے کہ اب تم اس قابل ہو چکے ہو گے کہ پوری کہانی سنا سکو کیونکہ ترازب کے بیان کے مطابق تم اور ناز مرچکے ہو۔
میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے جو تیری فضول باتوں میں ضائع کیا جائے سفاک انسان۔

یہ ایک دھماکہ تھا جو ہال میں موجود تمام مجرمان کی سماعت پر ہوا انہیں یقین نہیں آ رہا تھا کہ یہ الفاظ سہیل کی زبان سے نکلے ہیں۔

ابھی مجرمان یقینی اور بے یقینی کی پوزیشن میں پھنسے ہوئے تھے کہ عمران نے اپنی جگہ سے باس کی جانب چھلانگ لگا دی لیکن مجرم بھی اتنا بیوقوف یا بے خبر نہیں تھا جو عمران کی لیٹ میں آ جاتا لہذا وہ عمران سے بھی پہلے چھلانگ لگا کر ایک طرف جا گھڑا ہوا اور عمران محض خالی ریڈ لونگ چیر ہی سے ٹکرا کر وہ گیا اور پھر جھٹکا لگنے کی وجہ سے کرسی کے کھوم جانے پر گھر گیا۔

گوکہ اس نے اٹھنے میں دیر تو نہ کی تھی۔ تاہم مجرم اتنی سی دیر سے فائدہ اٹھاتا ہوا اپنی جیب سے ریوا اور نکال چکا تھا چونکہ عمران نے بھی مجرم کے ماتھ میں ریوا اور ۔ ۔ دیکھ لیا تھا اس لئے مجرم کی رگ پر رکھی انگلی کو حرکت ہونے سے پہلے ہی اس نے مجرم کی جانب دوبارہ چھلانگ لگا دی اور نتیجہ میں مجرم کے دیوا اور سے نکلنے والا راؤند عمران کی

جائے اسی کے ایک ساتھی کی چھاتی میں داخل ہو گیا اور مجرم عمران کی زیر دست
مڑ لگنے کی وجہ سے اچھل کر چند فٹ دور جاگرا اور اس کا ریوالور اس کے
تھ سے نکل کر اس سے بھی مزید چند فٹ دور جاگرا۔

چونکہ جو لیا بھی ٹائم مقررہ کے مطابق موسیکرٹ سروس ممبران ،
مرسٹان ، آئی جی پولیس اور دیگر سول اور پولیس حکام حال میں داخل ہو چکی
تھی۔ اور پھر دو ریچھ نا انسانوں کو نہایت جارحانہ انداز میں ٹکراتے دیکھ کر وہ
لوگ دروازے کی آڑ میں ہر گئے تھے کیونکہ جو لینے مال میں قدم رکھتے ہی مال کی
پھلی جانب کھلنے والی کھڑکی کے ادھر سیاہ نقاب لہراتا دیکھ لیا تھا۔

جو لیا کو یہ تو علم تھا کہ آپس میں ٹکراتے والے دونوں شخصوں میں ایک عمران
ہے اور پھر ایک دم اس کے ہونٹوں سے دہی دہی چیخ نکل گئی کیونکہ پیچھے کھڑے
جرموں میں سے ایک نے عمران کی جانب نائر کرنا چاہا کیونکہ عمران اپنے
حریف سے اکھبہوا الہی پوزیشن پر آگیا تھا۔ جہاں سے مجرم باسانی اسے گولی
کا نشانہ بنا سکتا تھا۔

ابھی جو لیا کی چیخ کی بازگشت ختم بھی نہ ہوئی تھی کہ مال میں ایک چیخ بلند ہوئی
جسے جو لیا نے عمران کی چیخ پر ہی معمول کیا لیکن غور سے دیکھنے پر معلوم ہوا کہ
عمران تو اپنے مد مقابل پر گھونے برسا رہا ہے البتہ عمران پر حملہ کرنے والا مجرم
اپنے بائیں ہاتھ سے دائیں ہاتھ کو سہارا دیے کھڑا تھا اور اس کا ریوالور اس
سے چند قدم دور پڑا اس کی بکیسی کا مذاق اڑا رہا تھا۔

پھر جو لیا کی نظریں کھڑکی کی جانب اٹھیں تو وہاں کھڑکی کا شیشہ توڑ کر

ایکسٹو کے مضوم سیاہ ریوالور کی لمبی سی بیرل سائپ کے پھن کی طرح ادھر
ادھر لہراتی نظر آئی اور جو لیا کا سینہ خوشی سے پھول گیا کہ اس کے آئیڈیل نے

اس کے پیار کو بچا لیا تھا بچہ نے جو لیا ان رنگین سپنوں میں کب تک کھوئی رہتی کہ ایک سو کچھٹی پچھٹی سی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی جو مجرموں سے کہہ رہا تھا۔ اگر کسی نے بھی اپنی جگہ سے حرکت کی تو میرے ریو اور کی گولی بے دریغ اس کے سینے میں اتر جائے گی میں جانتا ہوں کہ آپ سب لوگوں کے پاس ریو اور یا پستل ہیں اب میں گنتا شروع کرتا ہوں لفظ تین تک اگر آٹھ ریو اور فرش پر نہ پہنچے تو آپ لوگوں میں سے کسی کو بھی یا سب ہی کو گولی ماری جاسکتی ہے۔ اگر آپ لوگ اپنی جان بچانا چاہیں تو ریو اور نہ پھینکیے۔ والے ساتھی کوا۔ ہی ہاتھوں سے ختم کر دیں۔

بلیک زیرو نے یہ کہنے کے بعد گنتا شروع کر دیا ابھی وہ ایک کے بعد دو تک ہی پہنچا تھا کہ پورے آٹھ ریو اور فرش پر پہنچ گئے۔

جو لیا ان سب لوگوں کو گرفتار کر لو ہاں ان دونوں ریکھوں کو ابھی ان کے حلق پر چھوڑ دو کیونکہ بلیک زیرو تو جانتا تھا کہ عمران مار کھانے والا نہیں بلکہ وہ تو مجرم سے انجور گرا رہا ہے جب چاہے گا اس کی گردن دو توج لے گا۔

چونکہ عمران کی توجہ بھی تھوڑی دیر کے لئے بلیک زیرو کی باتوں کی طرف ہو گئی تھی اس لئے مجرم نے اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے عمران کی جانب چھلانگ لگا دی۔

دراصل مجرم کا دھیان عمران سے زیادہ اس دروازے کی طرف تھا جو بال کہ کسی دوسرے کمرے، مکان یا سڑک سے ملتا تھا۔

چونکہ عمران تو مجرم کے چھلانگ لگاتے ہی بیٹھ گیا تھا اس لئے مجرم اس کے سر کے اوپر سے اڑتا ہوا اس دروازے سے ٹکرایا اور پھر آٹا فانا دروازہ کھول کر دوسری طرف چھلانگ لگا دی۔ لیکن اس کا مد مقابل عمران تھا جسے وارڈ

اتنا آسان نہ تھا لہذا وہ شاندار لانگ بمب کا مظاہرہ کرتا ہوا مجرم تک پہنچا اور
ایک ٹانگ پکڑ کر گھسیٹتا ہوا دوبارہ ہال میں لے آیا۔

چونکہ مجرم کی ایک ٹانگ عمران کی گرفت سے آزاد تھی اس لئے مجرم وہ
ت پوری طاقت سے عمران کے جسم کے مختلف حصوں پر مار رہا تھا لیکن عمران
بے فوادی انسان پر ان لاتوں کا کوئی اثر نہ ہو رہا تھا۔

اس نے ہال میں پہنچ کر ٹانگ کو میں متدرمر مڑا کر مجرم خوفناک چغلیں مارتا
ہوا ادھر ادھر بٹا کھائے لگا۔ سب حیران تھے کہ آخر یہ کون شخص ہے بلکہ خود
سر سلطان بھی اس کی حرکات پر حیرت زدہ تھے اور اس وقت انہیں عمران بہت
یاد آ رہا تھا کیونکہ اس شخص کی حرکات بالکل عمران کی سی لگتی تھیں۔

مسٹر بائل والا اب تمہارا تمام طلسم ٹوٹ چکا ہے اس لئے میرا خیال
ہے کہ تیراقت سے اس کو ٹھٹھی اور کیفے رین بو میں موجود خفیہ تہہ خانوں کی نشاندہی
کر دو جس میں بذریعہ سمکھنگ در آمد و برآمد کرنے والا سامان موجود ہے۔

تمہاری اطلاع کے یہ بھی کوشش گزار کر دوں کہ نہ صرف تمہارے تمام ساتھی گرفتار
ہو چکے ہیں بلکہ یہ کوٹھی اور کیفے رین بو پوری طرح پولیس کے محاصرے میں آچکا
ہے اس لئے اگر تم کچھ نہیں بتاؤ گے تو پولیس خود ہی ان خفیہ تہہ خانوں کا تہہ نکلے
گی۔ اگر تمہارے اتنے بڑے فراڈ کی تہہ تک پہنچا جاسکتا ہے تو تہہ خانوں تک پہنچنا
تو کچھ بھی مشکل نہیں۔

تمام بائل والا سن کر دہاں موجود سب ہی افسران کے ذہنوں کو زبردست
جھٹکے لگے تھے کیونکہ سب حکام تو مسٹر بائل والا کو نہایت ہی مخیر اور ہمدرد اور نیک

انسان کی حیثیت سے جانتے تھے جس کا یہ روپ اس کے بالکل ہی برعکس تھا۔ جبکہ سرسلطان کو باطل والا کے ساتھ ساتھ عمران کی آواز نے بھی سخت حیران کر دیا تھا کیونکہ عمران کی آواز کو وہ لاکھوں میں پہچان سکتے تھے اپنی سماعت پر تو شک کرنے کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا۔

لہذا سوالیہ نظروں سے سرسلطان نے جو یا کی طرف دیکھا اور یہ اتفاق ہی تھا کہ اسی لمحے جو یا کی نظریں سرسلطان کی طرف اٹھ گئی تھیں اور سلطان کی نظروں کا مطلب سمجھ کر جو یا مفرد اور تنویر کو اشارہ کر کے عمران اور مجرم کی جانب بیڑھ گئی پھر مفرد اور تنویر نے مجرم کی باہر کمر پر باندھ دیں اور جو یا نے یہ کہتے ہوئے — عمران اب اس ڈرامہ کو ختم کر دو۔ جمیٹ کر اس کا مصنوعی چہرہ نونج یلا — اور عمران یہ کہتا ہوا — جو یا کی بجی مجھے سب بزرگوں کے سامنے بے نقاب کر دیا اگر اتنی ہمت ہے تو کبھی اپنے اکیٹو کا نقاب نونج کر دیکھا اُدھر اُدھر بعبوں میں اپنا چہرہ چھپانے لگا۔ چند لمحے یہ ناکام ہی کوشش کے بعد بولا۔

ہاں بھی سیٹھ بالٹی اور سوری باطل والا جب میرا مصنوعی چہرہ اتر چکا ہے تو تم بھی اپنا یہ گہنگار چہرہ اتار کر مخیر آدمی والا چہرہ سامنے لے آؤ تاکہ سب بزرگوں کو علم ہو سکے کہ تم اپنی ناجائز کمائی سے بھریوں روپے رفاع عام میں خرچ کرنے کے علاوہ کوڑوں تحائف کی شکل میں چھوٹے بڑے حکام تک پہنچا چکے ہو اور ہر سرکاری آدمی تمہاری پارسائی کے آج تک گن گاتا رہا ہے۔ عمران بچانے تم کیا کو اس کر رہے ہو میں کسی سیٹھ باطل والا کو نہیں جانتا۔

اس سامنے دائے دروازہ کے ذریعہ تم جسے کوٹھی میں جانا چاہتا تھا اس کے
 گیٹ پر پہنچ کر سب کو معلوم ہو جائے گا کہ یہ کوٹھی سینڈ باٹل والا گیٹ ہے جو
 تھیر اور نیک سیرت انسان تھا لیکن موجودہ چہرہ چڑھا کر وہی نیک انسان
 یا خونخوار درندہ بن جاتا تھا جس کے سر ^{مٹا} جی چوکی پر جل کر مرنے والوں ہسپتال
 نے ملے میں دب کر مرنے والوں کے علاوہ دیگر سینکڑوں بگینا ہوں کے خون
 سے رنگین ہیں۔ دوست تم اور تمہارے آدمی تو یہی سمجھتے تھے کہ تم لوگوں نے
 مران کی لاش کو بھی ہسپتال کے ملے میں دفن کر دیا ہے لیکن تمہارے آدمیوں
 کو یہ خبر نہ ہو سکی کہ ٹائم بم چلنے سے پہلے ہی عمران کی لاش اپنے قدموں سے دوڑتی
 ہوئی عمارت سے اتنی ہی دور ہو گئی تھی جتنے خود ہم رکھنے والے دور ہوئے تھے۔
 عمران نے یہ کہنے کے بعد مجرم کے سر پر یوں ہاتھ پھیرنا شروع کر دیا جیسے
 اس کے سر پر چھٹی کر کے اقرار جرم کے لئے رضا مندر کر رہا ہو۔ لیکن مجرم عمران
 کا مطلب سمجھ چکا تھا اس لئے وہ اپنا سر ادھر ادھر ہلا کر اس سے بچنے کی کوشش
 کر رہا تھا۔ اور پھر مجرم نے وہ کر دیکھا جس کی خود عمران کو بھی امید نہ تھی یعنی اس
 نے ہاتھ مکر پر بندھے ہونے کے باوجود ایک جھٹکے سے فرش پر لیٹنے کے بعد اپنی
 دونوں ٹانگیں پوری طاقت سے عمران کی چھاتی پر ماریں۔
 چوٹ اتنی اچانک اور زبردست تھی کہ باوجود کوشش کے عمران
 اپنے آپ کو سنبھال نہ سکا اور حلق سے اوں غوں کی آوازیں خارج کرتا ہوا
 پھلی دیوار سے ٹکرا گیا اور یہ چوٹ مجرم کی لاتوں سے بھی بہت زیادہ تھی اس
 لئے عمران کی چھاتی کے درد کے ساتھ ساتھ اس کا سر بھی بری طرح چکرانے

لگا تھا۔ لیکن وہ جانتا تھا کہ ایسے وقت کی معمولی سی غلطی بھی بعض اوقات مجرموں کو قانونی کے ہاتھوں سے بہت دور لے جاتی ہے۔ جبکہ سٹر باٹل والا کے لئے تو بہت ہی چالیں تقابلی فقاب کشائی سے پہلے وہ چند منٹ کے لئے ان کے ہاتھوں سے نکل جاتا تو پھر اسے مجرم ثابت کرنا بہت مشکل ہو جاتا جبکہ افسران بالا کے چہرے بتا رہے تھے کہ اتنی باتوں کے باوجود انہیں مجرم کے سیٹھ باٹل والا ہونے پر یقین نہیں آ رہا تھا۔

لہذا عمران اپنی تکلیف کی پرواہ نہ کرتا ہوا مجرم کے قریب پہنچا اور چہرہ اس کے سر کے لیے لیے بال پکڑ کر جھٹکا دیا تو چہرے پر چڑھا مصنوعی چہرہ مدد دگ اور داڑھی کے اس کے ہاتھ میں آگیا اور نیچے سے نکلنے والے چہرے کو دیکھ کر وہاں موجود سب لوگوں پر سکتہ سا طاری ہو گیا۔ کیونکہ نیچے سے نکلنے والا چہرہ سیٹھ باٹل والا کا چہرہ تھا جو کسی بھی افسر کے لئے تعارف کا محتاج نہ تھا۔

چونکہ ان افسران میں کیپٹن فیاض بھی موجود تھا اس لئے عمران نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

کیپٹن فیاض چونکہ اس کیس کو آپ ڈیل کر رہے ہیں اس لئے یہ سیٹھ باٹل والا آپ کا مجرم ہے اس لئے اسے ہتھکڑیوں کے ساتھ ساتھ بیڑیاں بھی پہنا دیں کیونکہ یہ تو آپ سب ہی سمجھ چکے ہیں کہ مجرم بہت چالاک ہے۔ مگر یہ بھی بل میں گھس گیا تو حکومت تو تمہارے خلاف جو ایکشن لے گی سو لے گی۔ میں بھی تمہارے خلاف دعوے دائر کر دوں گا کیونکہ مجرم نے میرے

ٹوٹنے اور گنوارے باورچی کو اغوا کر کے میرے باورچی خانے کی تمام رونقیں
مٹ کر دی ہیں اور جس دن سے میں سلیمان کے پکائے ہوئے بدمزہ کھانوں سے
روم ہوا ہوں میری جھوٹ ہی اڑ گئی ہے اور پھر ایک دم مجرم کی جانب
عوم کر بولا۔

ہاں تو مسٹر باٹلی..... اوسوری..... باٹل والا تم بازی پوری طرح
مار چکے ہو اس لئے یہاں در لوگوں کی طرح اپنی مار کو تسلیم کرتے ہو گئے سب سے
پہلے میرا باورچی مجھ سے ملا دو اور اس کے بعد کوٹھی اور کیفے رین بوس کے
تہہ خانوں میں چھپا سمگلنگ کا مال گورنمنٹ کے نمائندوں کے حوالے
کر دو۔ اور۔۔۔۔۔

اور ابھی عمران کی بات ختم بھی نہ ہوئی تھی کہ ہال کے بائیں سائڈ
والا دروازہ کھلا اور ایک سیاہ نقاب پوش کے ساتھ سلیمان کمرے میں داخل
ہوا۔

عمران چونکہ یہ کیس انٹیلیجنس والوں کا ہے اور ہمارا کام یہاں ختم ہوتا
ہے۔ اس لئے ٹیم کے آدمیوں کو لے کر یہاں سے نکل جاؤ یہ خالص ایکسٹو
کی آواز تھی جو کہنے کے بعد اسی دروازے سے واپس چلا گیا جس دروازے
سے سلیمان کو لے کر آیا تھا

ختم شد